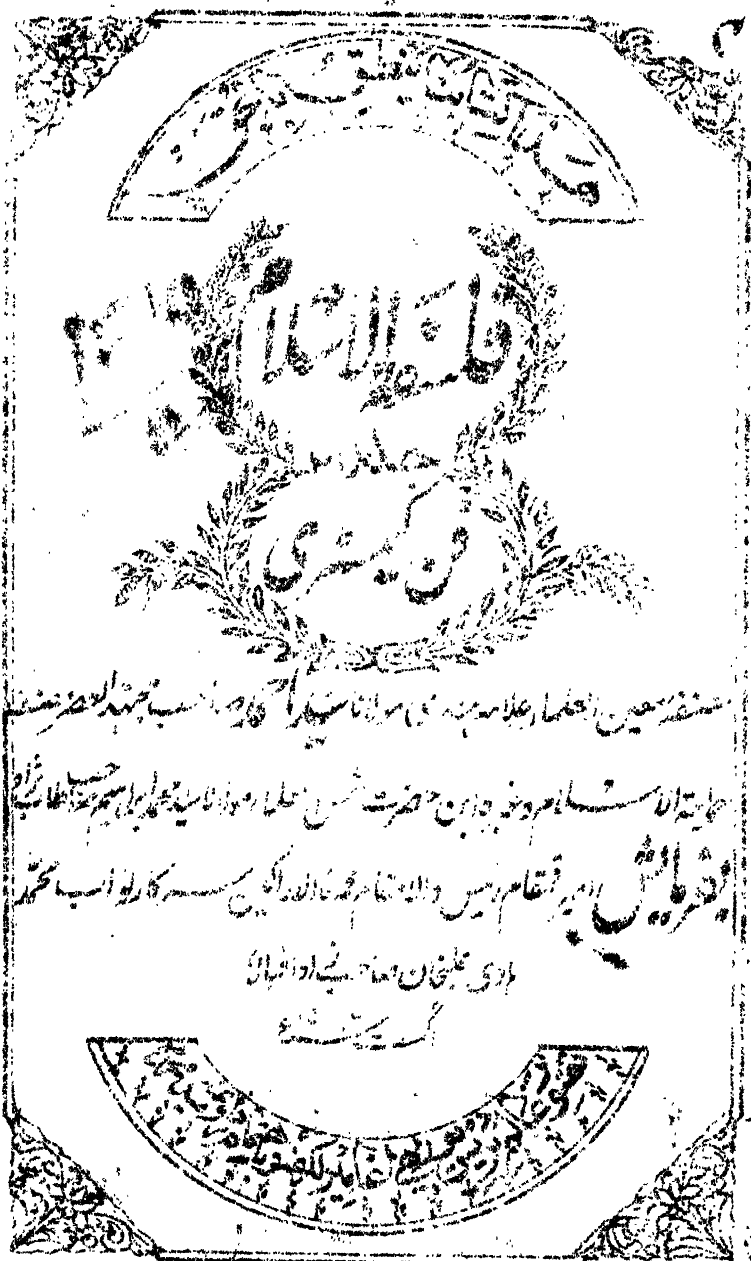


(دیباچہ)

حضرات آجکل مختلف مذاہب مختلف عقائد اور مختلف فرقون کے لحاظ سے دنیا ایک ظلمت کدہ بن رہی ہے - اسقدر مذاہب مختلف عقائد و اصول کو دیکھکر جو بالکل ایک دوسرے کے خلاف ضد و نقیض واقع ہین - ایک حق کا متلاشی سچائی کے نور کا طالب گھبرا اوٹھتا ہے تاریکیان اسقدر پھیل گئی ہین کہ ایک متلاشی کی راہ مین نور اوسکے سامنے نہ ہوا اور ہمیشہ معلوم ہوتا ہے -

عقاید باطلہ خیالات ناقصہ کی گھنگھور گھٹا چھا رہی ہے - اصول حقہ اور اخلاق فاضلہ کے آفتاب کی روشنی منہ چھپا رہی ہے - خصوصًا سائنس کے اس زمانہ و دور دورہ مین ہر شخص مذہب کے چھوٹے سے چھوٹے مسئلہ کو اپنی و اونکی عقل سے جانچنا چاہتا ہے اور سائنس کے اصولون پر مطابق کرتا ہے - اگر کسی مسئلہ مین سائنس سے مطابقت نہین ہوتی یا اونکی عقل مین وہ مسئلہ نہین آتا تو پھر ہنسی اور مذاق ہوتا ہے اسلامی صداقت جلسون اور مجلسون مین اوڑائی جاتی ہے -

یہ خیال نہین کرتے کہ فلسفہ الٰہی فلسفہ انسانی کے مطابق نہین ہوسکتی - انسانی فلسفہ ہمیشہ بنتا بگڑتا رہتا ہے کوئی انسانی فلسفہ سچا نہین ثابت ہوا اگر اوسکی سچائی ثابت ہوجاتی تو پھر تحقیقات کا دروازہ بند ہوجاتا اور آئے دن نت نئی تبدیلیان نہ ہوتین -

اب انصاف کرو وہ فلسفہ الٰہی جو دائمی اور قیامت تک کیواسطے غیر متبدل ہے جسکی نسبت ارشاد ہے ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا وہ اس آئے دن کی تبدیلیون سے کیونکر مطابق ہوسکتا ہے -

اس صورت مین ہنسی مذاق ایک جہالت وحماقت کی دلیل ہوگی -

لیکن بیشک ہمارا بھی قصور ہے - فلسفہ الٰہی ابتک ہمنے قوم کے سامنے نہین پیش کیا تاکہ انسانی فلسفہ کی قلعی کھلتی اور الٰہی فلسفہ کی صداقت ظاہر ہوتی -

اسلئے ضرور ہوا کہ اسی ظلمت وتاریکی کی کالی گھٹا مین دین حق کا آفتاب بھی چمکے - اپنی حقانیت وصداقت کا جلوہ دکھاوے - یہ آفتاب حقیقت اب طالع ہوا ہے

یقین ہے کہ اسکی روشنی سے کفر و شرک کی تاریکیان کافور ہوکر مبدل با نوار ہو جاوین
شمع ہدایت روشن کی گئی ہے امید ہے کہ اسکی چمک دمک سے عقائد باطلہ کی شب دیجور
دور ہوکر انوار اسلام چارونطرف اپنی روشنی پھیلا دین۔
لیکن یہ کام ایک آدمی کا نہین۔ بلکہ ساری قوم کا کام ہے۔ اور قوم کو مناسب ہے
کہ اوسے سارے دل اور ساری جان اور ساری طاقت سے۔ دوین۔
غیر قومین باطل کی اشاعت مین کیا کیا سعی کر رہی ہین۔ لیکن اگر کچھ نہین کیا جاتا تو محض
اشاعت حق کے لیے۔ ایک ہی عالی ہمت اوٹھ کھڑا ہو تو یہ بیڑا پار ہے۔
لیکن کسیکو اسلام کا درد بھی تو ہو۔
خدا چاہے تو ایک دم مین ساری دنیا کو مسلمان کر دے۔ لیکن وہ ہماری نیتون
اور کوششونکا امتحان کرتا ہے۔ اور دیکھتا ہے کہ ہم اوسکے پاک مذہب کے
پھیلانے مین کیا مدد کرتے ہین " یاایھا الذین امنوا ان تنصروا اللہ ینصرکم و
یثبت اقدامکم "
بڑے افسوس کی بات ہے سنہ ۱۹۱۰ع مین کتاب فلسفۃ الاسلام کی تصنیف جاری ہوئی
جبکی اس عرصہ مین حسب ذیل جلدین تصنیف ہوئین (۱) مابعد الاجسام (۲) اسلامی
علم الہیئۃ (۳) کتاب توحید (۴) کتاب عدل (۵) کتاب نبوت (۶) اسلامی
کیمسٹری۔
اور حسب ذیل کتابون کی تصنیف کا سلسلہ جاری ہے۔ (۱) جیالوجی (۲) فزیالوجی
(۳) فرینالوجی (۴) علم طبیعات (۵) علم نباتات (۶) اناٹمی (۷) علم الطب
(۸) علم الحیوان (۹) علم النفس (۱۰) علم نجوم (۱۱) کتاب امامت (۱۲)
کتاب معاد۔
لیکن ابتک قوم کی بے پرواہی کا وہی حال ہے کوئی باہمت ہمدرد نہین جو ہمارا
ہاتھ بٹاوے جن کتابون کی اس کتاب کی تصنیف مین ضرورت ہے اونکا فراہم ہونا
دشوار ہے نہ کوئی اتنا ہے کہ اس بے سروسامانی مین جو کتاب تصنیف ہو اوسکی اشاعت مین

مدد دے — اگر یہی حال بے توجہی دکس مپرسی کا ہے تو اسلام کو الوداع کہنا چاہیے
بڑی حیف کی بات ہے جو ہمارے مذہبی جوشیلون کو اتنا بھی حس نہو کر آجکل مذہب کو کس
چیز کی ضرورت ہے اور کون کیا خدمت دین کر رہا ہے۔
فلسفۃ الاسلام کی یہ دوسری جلد فن کیمسٹری مین بطور نمونہ ہم شائع کرتے ہین اور
قوم کو جگاتے ہین — اسی انداز پر کل جلدین اس کتاب کی لکھی جا رہی ہین — اب بھی قوم
ہوشیار نہ ہو اور ضرورت کا احساس نہ کرے تو اختیار ہے۔
ہم اپنا فرض ادا کرتے ہین — اسلام مین یہ پہلا کام ہے جسکا ہمنے بیڑا اوٹھایا ہے
بتوفیق الہی فلسفہ کی جملہ شاخوںمین ہم اسلامی فلسفہ کو لکھکر پیش کرینگے۔
اگر قوم سے چند باہمت اشخاص آمادہ ہوجاوین تو اس کتاب کی تصنیف و اشاعت
کچھہ دشوار نہین ہے۔
اس فن کیمسٹری کی اشاعت مین ہمکو عالیجناب جلالتمآب فخامت نصاب امیر محمقام رئیس
والا مقام عمدۃ الاراکین جناب نواب محمد ہادے علیخان بہادر دام اقبالہ نے مدد دی
ہے کچھہ ہمارا آپ سرمایہ ہے جس سے خدا خدا کر کے یہ مختصر جلد شائع ہوتی ہے اگر چند
باہمت رئیس اس بزرگ سے دینی خدمت کا سبق لین اور تھوڑی توجہ فرماوین تو بہت کم
توجہی کی شکایت برطرف ہوسکتی ہے — وما علینا الا البلاغ۔

راقم

احمد سید ابن شمس العلماء حضرت محمد سید ابراہیم طباطبا شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

باب پہلا

ا ۔ کیمسٹری (یعنے علم کیمیا) وہ علم ہے جس سے ماہیت اور صفات و ترکیب کل اشیاء کی جنسے یہ عالم بنا ہوا ہے معلوم ہوتی ہے چوہتر عنصر یا بسیط یعنے مفرد چیزین ثابت ہوئی ہین جو اشیاء ارضی کی ساخت مین شامل ہین ۔ مفرد (ایلی منٹ) وہ ہے جو تنہا ہو اسکے شامل کوئی دوسری شئے نہ ہو اور جب دو یا کئی مفرد ملجادین تو اونکو مرکب کہتے ہین سابق مین عنصر چار سمجھے جاتے تھے اب یہ قول ایسا ہے جیسے کوئی دن کو رات کہے ۔ لیکن سوال یہ ہوتا ہے کہ کیا عناصر چوہتر ہین یہ بھی غلط ہے جسطرح متقدمین آب، ارض، باد کی تحلیل پر قادر نہ تھے اسلیئے مفرد قرار دیدیا تھا اسیطرح سے آجکل کیمسٹ موجودہ عناصر کی تفریق و تحلیل پر قادر نہین اس وجہ سے چوہتر عنصر کہہ رہے ہین ۔ پس یہ کہنا صحیح ہے کہ آجکل کا علمی تجربہ چوہتر سے کم عنصر نہین بتاتا اس سے یہ مطلب نہین ہے کہ واقع مین چوہتر عنصر ہین ۔
(نتائج) الف ۔ انحصار انھین چوہتر مفرد و نمین نہین ہے ممکن ہے اس عالم مین آیندہ اور بھی مفردات تحقیق ہون ۔
ب ۔ دیگر موجودات کے مفردات ممکن ہے یہی ہون اور یہ بھی ممکن ہے کہ بجاے انکے کم و بیش اور بھی مفردات ہون ۔
ج ۔ جنکا مفرد ہونا ثابت ہوا ہے ممکن ہے آیندہ تحقیق مین ثابت ہو کہ یہ مفردات نہین ہین بلکہ مرکبات ہین جیسا کہ سابق مین عناصر کو چار مین منحصر کر لیا تھا ۔
ایلی منٹ کے معنے بیشک یہ ہوئے کہ وہ تنہا ہے اوسکے ساتھ کوئی شئے شامل نہین ہے مگر فی نفسہ جسکو ہم ایلی منٹ سمجھتے ہین ممکن ہے کہ وہ مرکب ہو ۔
۲ ۔ طبیعات مین ثابت کیا گیا ہے کہ مادہ نے نامعلوم اسباب کیوجہ سے مختلف عنصرون کی شکل اختیار کی ہے ۔ اس سے یہ نہین کہا جا سکتا کہ اب تمامہ عنصری شکل مین مادہ آگیا ہے

اور نہ سائنس نے یہ بتایا ہے کہ مادہ ابتدا میں کیا شئے تھا بلکہ ایک مجہول اور نامعلوم شئے کا نام ہے دیکھو مایعم الاجسام فلسفۃ الاسلام سائنس کی اس جہالت کا جو کچھ اثر علوم مادیہ پر واقع ہوتا ہے اور جو کچھ تجربہ ہوتے ہیں اس جہالت کا اثر ہو وہ اسیوقت ٹھیک اندازہ کیا جاسکتا ہے جب یہ جہالت برطرف ہوجاوے لیکن بس حد پر قیاس کیا گیا ہے اوسکا نتیجہ ظاہری یہ ہے

الف – جن اسباب غیر معلوم کیوجہ سے مادہ نے عنصری شکلیں حاصل کی ہین اونہیں اسباب کے مفقود ہوجانے سے مادہ پہر عنصری شکلیں چھوڑ کر اپنی اصلی حالت پر آجاویگا اور کوئی عنصری شکل موجود نہ ہوگی اوسوقت عالم کی فنا ہونا مفہوم مین آسکتا ہے جسکو حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک زندیق سے اسطرح سے فرمایا ہے – وہ بلکہ روح باقی رہے گی اوسوقت تک جبکہ نفخ صور ہو بعد اسکے سب اشیاء باطل و فنا ہوجاوینگے نہ حس ہوگا نہ محسوس ہوگا (احتجاج علامہ طبرسی رہ)

پس جن اسباب سے مادہ کا عنصری شکلو نمین آنا ممکن ہوا وہنین اسباب کے مفقود ہوجانے سے مادہ کا غیر متشکل ہونا بھی سائنس کے روسے ممکن ہے –

ب – انسان مادہ کو نہ پیدا کرسکتا ہے نہ فنا کرسکتا ہے جو کچھ کرسکتا ہے وہ اسیقدر ہے کہ صورت و حالت بدل دے اور اوس سے ایک نئی شکل پیدا ہوجاوے اسلیئے کہ انسان کا دخل و تصرف مادیات مین پایا جاتا ہے نہ مادہ مین – ظاہری مطلب اسکا یہ ہے کہ انسان مادہ کے علاوہ شئے فنا پر قادر نہین ہے جسکا نتیجہ یہ نہین ہے کہ انسان کے علاوہ اور کوئی قدرت عدم و شئے فنا پر اوسکے قادر نہین تھا اور نہ یہ نتیجہ ہو سکتا ہے کہ مادہ از خود بھی حادث و فنا نہین ہوسکتا اسلامی تسلیم ہے وہ خدا ہر شئے کو باقی رکھتا ہے وہی ہر شئے کو فنا کرتا ہے (اصول کافی دعا حج)

وہ تغیرات عناصر کے جو انسان کے ہاتھ ہوتے ہین اوسکو تعبیر کیمیائی سے ہیں یہ تغیرات تشکل عنصری مین منحصر ہین – فن کیمیا مین اس بات سے بحث ہوتی ہے کہ عناصر مین کسطرح سے تغیرات ہو سکتے ہین اور کون تو اندسے اور ایک عنصر دوسرے سے ملکر کیا بنتا ہے اور کیا خواص ہوتے ہین اور عناصر کیونکر تحلیل ہوتے ہین اور کون کس

چیز مین تحلیل ہوتا ہے۔
موانع تحلیل۔ فن کیمسٹری مین تحلیل کو بڑا دخل ہے لہذا تحلیل کی تعریف سمجھنا ضروری ہے
یہ عام قاعدہ ہے جب قوت جاذبہ متلاصقہ جسم سیال کی غالب آوے جامد سے اجزاء کی
اوس قوت متلاصقہ سے جو ذرات مین جسم جامد کے تھی تو کہا جاویگا جسم جامد سیال مین
حل ہوگیا (مثال) نمک وشکر پانی مین حل ہوتی ہین کافور الکوحل مین، چاندی پارہ مین کہ
جسکا یہ مطلب ہے کہ پانی غالب کرتا ہے قوت انصاق کو شکر و نمک کے ذرات کے اپنے
ہر ذرہ کو دوسرے ذرہ پر شکر و نمک کی جو قوت متلاصقہ تھی بڑھ جاتا ہے حتی کہ اس
جسم جامد کے ذرات مین بالکل تفرقہ و جدائی ہوجاتی ہے اور ہر ذرہ شکر یا نمک کا پانی
کے ہر ذرہ سے ملجاتا ہے اور اگر وہ سیال جسم جامد کے ذرات مین قوت اتصالی نہ
بڑھاوے تو یہ سکتے ہین کہ اس جسم جامد کو اس سیال مین حل ہونے کی قابلیت نہین ہے
(مثال) طباشیر پانی مین حل نہوگا اور کوئی گوند الکوحل مین حل نہوگا، کافور پانی مین
حل نہوگا جسکا یہ مطلب ہے کہ پانی مین اسکی قوت نہین ہے کہ وہ طباشیر کے ذرات مین
قوت متلاصقہ کو بڑھاوے اور الکوحل مین یہ قوت نہین کہ وہ گوند کے ذرہ مین قوت
انصاق بڑھاوے اسیطرح پانی کافور کے ذروان کی قوت انصاق کو نہین بڑھاتا۔
حرارت اور رقیت سے بھی اجسام حل ہوتے ہین اور بہت سے اجسام ایسے ہین جو کسی سیال
سے حل نہین ہوسکتا۔ جسکا یہ مطلب نہین ہے کہ ان اجسام مین حل ہونے کی صلاحیت نہین ہے
بلکہ مطلب یہ ہے کہ ابتک ہمکو انکے محلل کا پتہ نہین ملا اور حل کا طریقہ ہمکو معلوم نہین ہے
(تعریف ترکیب) مفردات کا انحصار نہین ہوسکتا اور جن اجسام کے حل سے اسوقت ہم عاجز ہین اور حل اور
تفریق نہین کرسکتے اونکو اجسام بسیط یا عنصریہ کہتے ہین اور وہ نہین گو اصل اجسام خیال
کرتے ہین اونھین کی باہمی ترکیب سے دنیا مین لاکھون مرکب جسکا وجود دیتا ہے لیکن
جسوقت یہ اشیاء بھی تحلیل ہوجاوینگے اور انکا مرکب ہونا ثابت ہوگا اسوقت بعض اجسام
یہ اشیاء نہ رہینگے ہمارے تجربہ کی کچھ اور ہی حالت ہوگی ہم مفردات کی تحلیل پر نادر شین جو
سے کہتے ہین کہ مادہ تحلیل نہین ہوسکتا ہم اپنے تجربہ کے ناقص ہونے سے یہ صحیح حکم نہین

لگا سکتے اور نہیں کہہ سکتے کہ کیمیا نے مقداری دلیل بقاء مادہ سے ہے۔

ب۔ جو چیز جامد کے ذروں میں التصاق کو بڑھاوے اوسکی تحلیل بھی مشکل ہو جاتی ہے جیسے کسی شئے غیر کسی شئے سے جلد حل ہوتی ہے۔ اسیطرح حرارت سے اجسام جلد حل ہوتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ ابعاد اور حجم میں اوس جسم کے پھیلنے سے قوت مثلاً صنعت بڑھ جاتی ہے۔

ج۔ تحلیل سے یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ شئے فنا ہو گئی متقدمین صورت مذکور سے یہ خیال کرتے تھے کہ مادہ فنا ہو گیا۔ یہی وجہ تھی کہ اونکو علاوہ معدوم میں بڑا شک تھا۔ اسلام ہمیشہ اونکی غلط خیالی کی تردید کرتا رہا اور برابر یہ بتاتا رہا کہ جسکو عدم محض اور معدوم اصل سمجھتے ہو یہ معدوم نہیں ہے بلکہ تحلیل ہو گیا ہے اور وہ پھر عود کریگا جسپر معاد جسمانی کی بنا اسلامی تعلیم میں ہے۔ مسئلہ تحلیل کا پتہ کسی طرح پر دیا ہے۔

الف۔ جبرئیل بھیجے گئے زمین پر۔ مٹھی بھر زمین سے مٹی لی اسکو آب شیرین وآب تلخ میں گوندھا (تفسیر نزاات بحار الانوار کتاب السماء والعالم) یعنے آب شیرین وآب تلخ میں تحلیل کیا۔

ب۔ ایک زن زانیہ نے انڈے کی سفیدی پاجامہ پر ڈالکر ایک بے قصور عابد کو زنا کا متہم کیا۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے آب گرم سے اوسکے پاجامہ کو تر کیا وہ سفیدی پختہ ہو گئی (مدینۃ المعاجز) اس عمل سے بتایا کہ آب گرم میں مادہ اوس کی حل ہو جاتا ہے اور سفیدی بیضہ کی تحلیل نہیں ہوتی ہے۔

ج۔ مقاتل سے روایت ہے کہ خدا تعالیٰ دنیا کی ہر شئے کو علاوہ جن وملک وبشر کے قیامت کے روز جمع فرماویگا اور سوال فرماویگا۔

تمھارا کون رب ہے۔

جواب۔ متفق اللفظ رحمٰن ورحیم خداوند کریم۔ خدا جب ہر ظالم ومظلوم کا فیصلہ کریگا یہانتک کہ حیوان شاخدار نے اگر کسی بے شاخ کو اذیت دی ہوگی تو اوسکا بھی فیصلہ کیا جاویگا۔

پھر ارشاد ہوگا ہمنے تمکو خلق کیا بنی آدم کیواسطے اور تمنے اپنی تمام زندگی اطاعت

بنی آدم کی لہذا تم اسکے نسل مین اوسی پاک مٹی مین ملجاؤ جس سے تم بنے تھے (یعنے اپنے
مفردات مین تحلیل ہوجاؤ) وہ سب اوسوقت مٹی ہوجاوینگے۔ اوسوقت کافر کہیگا (اپنے
مستحق عذاب و انجام کار پر غور کرکے) اے کاش مین بھی مٹی ہوجاتا جیسا کہ خدا فرماتا ہے
ویقول الکافر یالیتنی کنت ترابا۔ (مجمع البحرین)

۴۔ کسی جسم کے حل ہوجانے سے اوسکی قوت التصاق فنا نہین ہوتی لغو اور بیکار و معطل
ہوجاتی ہے اوس قوت التصاق کے آگے جو سیال کی ہے۔ اگر جسم سیال کی قوت التصاق
ضعیف ہوجاوے تو بیشک اوس جامد کی قوت التصاق عود کرآویگی اور وہ اپنی اصلی
حالت پر آجاویگا۔

(مثال) الکوہل آٹھ حصہ مین نصف حصہ کافور حل ہوجاویگا اب الکوہل کی قوت پانی
ملاکر کم کرو۔ فوراً کافور الکوہل سے جدا ہوکر تہ نشین ہوجاویگا اس دوبارہ اصلی
حالت پر تحلیل کے بعد اعادہ کو ارساب کہتے ہین اور جو شئے تہ نشین ہوجاوے اوسکو
رسوب کہتے ہین۔

اسلامی تعلیم مین مسئلہ ارساب کو معاد جسمانی کے باب مین بہت زور دیکر بیان کیا ہے معاد جسمانی
الف۔ منہا خلقناکم وفیہا نعیدکم ومنہا نخرجکم تارۃ اخریٰ (سورۂ طٰہٰ)
اس مٹی سے بنائے گئے ہو اور اسمین ملجاؤگے (تحلیل ہوجاؤگے) اور اسمین سے
پھر اوٹھائے جاوگے (یعنے بقاعدہ ارساب)

ب۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ایک زندیق سے مخاطب ہوکر۔ روحانیون
کی مٹی (یعنے مفردات) سونے کیطرح مٹی مین مخلوط ہوگی جب دوبارہ زندہ ہونے
کا وقت آویگا زمین سے وہ پانی نکلے گا جو سبب ہوگا مخلوق کی حیات کا اوسوقت
ذیروح زمین کے خالص و پاک مٹی ہوجاوینگے پھر وہ پانی اسطرحسے اوس مٹی کو حرکت
دیگا جسطرحسے مشک مین پانی بھر کر ہلایا جاتا ہے اوسوقت انسانی مٹی اسطرحسے ہوجاویگی
جیسے سونا مٹی سے علحدہ ہوجاتا ہے پانی سے دہونے کے بعد (احتجاج طبرسی)
انسانی مادہ بعد تحلیل کے پھر اصلی حالت پر عود کریگا اور قوت التصاق جو محلل اجسام

انسانی سے ضعیف یا باطل کر دیجا دیگی کس چیز سے معصوم نے بتایا ہے کہ وہ خالص
یانی ہوگا خاص قسم کا جو ذی روح کی حیات کا باعث ہے اوسکی وجہ سے تحللات بدن
جسم انسانی کی قوت التصاق جاتی رہیگی یا ضعیف ہوجاویگی جیسا کہ ہم روزانہ حشرات الارض
کی خلقت مین مشاہدہ کرتے ہین پس یہ انقلاب یعنے ایکصورت سے دوسری صورت ہوجانا
بسبب تحلیل کے ہے کیونکہ ہر جسم تحلیل ہوکر دوسرا جسم بنجاتا ہے۔ درخت سڑگل کر مٹی مین ملجاتا
ہے مٹی سے مادہ حیوانی حل ہوکر حشرات الارض بنتے ہین اسیطرح سے نظام عالم قائم ہے
امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تم ایک جوہر سے دوسرا جوہر کوئی نہین
بنا سکتے سوائے خدا کے (توحید، بحار) کیمسٹری مین مسلم ہے کہ بدون تحلیل کی قوت کے
از خود صورت نہ بدلے گی اور تحلیل و نمو وغیرہ خدا کی پیدا کردہ قوتین ہین خدا نے
تحلیل کی قوت اجسام مین پیدا کی ہے ایک جسم کو دوسرے جسم سے حل کرتا ہے جنمین
قوت تحلیل نہین ان مین خدا اس قوت کو پیدا فرما دیتا ہے اور جنمین یہ قوت موجود ہے
وہ خدا کی پیدا کردہ ہے تاکہ مخلوق اپنی ضرورتون کو پورا کرسکے اس قوت سے نظام
عالم قائم کیا ہے اور علۃ العلل ہونے کیوجہ سے خدا خالق اجسام ہے۔

۵ — کشش کیمیائی، یا الفت کیمیائی جسکو انگریزی مین "کیمیکل افی نیٹی" یا "کیمیکل اٹریکشن"
کہتے ہین آپس مین مفردون اور مرکبون کے ایک خاص کشش ہے جسکے سبب سے ملکر وہ ایسا مرکب
بناتے ہین جسکو اپنے بنانے والے مفردون یا مرکبون سے اصلا مشابہت نہین رہتی
نہ صورت مین نہ صفات مین۔

(مثال) گندھک و پارہ ملنے سے شنجرف بنتی ہے۔

(نتیجہ) کوئی شئے مرکب نہین ہوتی جبتک کشش کیمیائی نہ ہو دو مختلف حقیقتین ایک نہین
ہوسکتین اور نہ دو مفردونکا ملجانے کے بعد مرکب اپنے صفات سے متصف رہ سکتا
اسلامی تعلیم مین الوہیت و انسانیت کے اتحاد و ترکیب کی اسی بنا پر نفی کیجاتی ہے اور
شرک بتایا جاتا ہے کیونکہ اگر انسان مادہ کو الہی مادہ سے کشش ہے تو کسی انسان پر منحصر نہین
(اسلئے کہ سب کا ایک مادہ ہے بحیثیت انسانیت) تمام انسان الوہیت متحد و مرکب

ہو سکتی ہے پس ہمارا دست صحیح ہوگا یا یہ کہنا پڑیگا کہ الٰہی مادہ انسانی مادہ ہے اور چند انسان سب انسانی مادہ اور الٰہی مادہ مین پھر کوئی فرق نہ رہا۔ قطع نظر اسکے ابعد ترکیب کے مرکب اپنے مفردات کے صفات سے متصف نہیں ہو سکتا انسان و خدا کی ترکیب و اتحاد کے بعد نہ الوہیت رہیگی نہ انسانیت ایسے مرکب کو یہ دونون صفات دینا بالکل صحیح نہین ہے (خلاصہ تعلیم اسلامی) محض ممکنات مین الفت کیمیائی ہوتی ہے واجب ممکن مین کشش کیمیائی ممکن نہین لہذا کوئی مرکب واجب و ممکن کا نہین ہوتا ہے۔

شریعت اسلام مین الفت کیمیائی کا اسطرح سے ذکر ہے کہ خدا نے مخلوق کو خالص اور غیر خالص بنایا آپسمین اختلاف و الفت قرار دی اور رنگ قرار دیئے اور ذائقہ و طعم مقرر کیئے (عیون الاخبار توحید صدوق رہ بحار الانوار) صاف بتایا ہے کہ مخلوق دو طرح ہے ایک خالص یعنے مفردات جنمین دوسری آمیزش نہین ہے۔ دوسرے غیر خالص یعنے مرکبات جو بہت سے مفردات کی آمیزش سے بنتے ہین ان دونون حالتون کی وجہ بتائی ہے کہ بعض کو بعض سے اختلاف ہے یعنے ان مین عقد کی کشش نہین ہے بعض کو بعض سے الفت ہے یعنے عقد کی کشش ہے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ بعض مرکب کی شکل بناتے ہین اور بعض مفرد کی حالت مین ہین پھر بتایا ہے کہ ان مفردات و مرکبات مین بعض رنگ رکھتے ہین اور بعض مین ذائقہ بھی ہے بعض ایسے ہین جنمین کوئی ذائقہ نہین ہے انکو طعم سے تعبیر کیا ہے اسلئے کہ ہر ذائقہ دار شئے کھائی نہین جاتی اور استعمال طعم کا بالطبع پر ہوتا ہے یعنے جو کھائی بھی جاتی ہے ۔

۴ - گیز - اجسام لطیف کے عام صفات - واضح رہے کہ اکثر اجسام صورت بدلتے ہین جامد، گیز، سیال یا تینون شکلین اختیار کر سکتے ہین اور یہ منحصر ہے کمی بیشی حرارت پر مثلاً پانی سردی سے تبدیل ہوجاتا ہے جسکو برف کہتے ہین - حرارت پہونچانے سے بخارات مین تبدیل ہوجاتا ہے - اکثر دھاتین ایسی ہین جو خاص درجہ کی حرارت سے تحلیل ہوکے سیال ہوجاتی ہین اور زیادہ حرارت پہونچنے سے گیز ہوجاتی ہین مثلاً پٹاسیم سوڈیم وغیرہ شریعت اسلام نے اسی عام قاعدہ کو کون و دخان کی بحث مین بہت فصاحت سے بیان فرمایا ہے دیکھو ہماری کتاب فلسفۃ الاسلام مایتعلق بالاجسام - یہان چند تعلیمین ذکر کرتے ہین -

الف ۔ جناب امیرؑ خطبہ مین فرماتے ہین کہ خدا نے اپنی قدرت کاملہ اور اعلی صنعت
کو اسطرح ظاہر فرمایا ۔ کہ وہ بحر زخار و عمیق و پُرجوش زن تھا خشک و جامد کر دیا اور
اوسکے طبق بنائے طبقات کو پھاڑ کر سات آسمان بنائے (نہج البلاغہ)

ب ۔ زمین کی صفت مین جناب امیرؑ نے اسی خطبہ مین فرمایا ہے کہ ۔ قابل تسبیح وہ
خدا ہے جسنے اوس موجزن پانی کو جو جوش و خروش مین تھا ساکن کیا اور جامد بنا دیا
اوسکو جسکے پہلو مرطوب و سیال تھے (نہج البلاغہ)

ج ۔ خدا نے ہوائے تیز و تند کو پانی پر مسلط کیا جسنے پانی کو موج زن کیا جوش
خروش سے پانی کی کثرت سے پھین اوٹھا پھین سے دہوان اوٹھا جو ہوا مین جا ملا جب
وہ وقت آیا جسوقت کا خدا نے ارادہ کر رکھا تھا (یعنے جب مصلحت ہوئی) اوسوقت
خدا نے پھین کو حکم دیا جم جا وہ جم کر جامد ہو گیا امواج کو حکم ہوا جم جا وہ بھی جامد ہو گئی
پھین سے زمین بنی امواج سے پہاڑ جو زمین کے لنگر ہین جب دونون جامد ہو گئے
اوسوقت روح و قدرت کو حکم ہوا کہ پانی پر چار سے عرش کو پھیلا اوسوقت عرش
پانی پر پھیلا دیا گیا ۔ اور دہوئین کو حکم ہوا تو بھی جامد ہوجا وہ بھی جامد بنگیا پھر حکم ہوا
کہ ایک جگہ ٹھہر اوسکا بس وہ گرجا (بحار الانوار تفسیر علی بن ابراہیم قمی)

بہت سی حدیثین اور ہین جنکو ہم محل و موقع سے فلسفہ اسلام کے مختلف مباحث پر
لکھینگے ۔ اور ہر ہر فقرہ پر ضروری بحث کرینگے اس مقام سے جسقدر تعلق ہے صرف اسقدر
ہے کہ پانی سیال تھا اوسکو سردی پہونچکر جامد بنایا جس سے زمین و پہاڑ بنے جو
اوسکو ... ہوا اور پانی کے تحت تحریکن سے حرارت پیدا ہوئی اس فعل کی ...
سے پانی کا تھوڑا حصہ کاربانک کی شکل مین تبدیل ہوا آب سیال سے کہ جسکو دخان سے
تعبیر کیا ہے اوس دخان سے آسمان بنے غرضکہ اسی پانی سے جو سیال تھا دو حصہ زمین پیدا
ہوئین جامد گیس جامد سے زمین بنی جسکو ... مین شرط حیات انشاء اللہ مفصل لکھینگے
اور گیس سے افلاک بنے ۔

یہ ۔ جب کسی مرکب کی ماہیت دریافت کرنا چاہین تو اوسکے دو طریقے ہین ایک کا

نام تو انالیسس یعنی طریقۂ تفریق العناصر اور دوسرے کا نام سنتھیسس یعنی طریقۂ وصال العناصر
ہے یعنے جو مرکب چند مفردوں سے ملکر بنتا ہے اوسکے مفردات کو علیحدہ کرنے کو انالی
سس کہینگے اور جن مفردوں سے کوئی مرکب بنا ہے اونھین مفردات سے کوئی دوسرا مرکب مصنوعی
بنا لیا اس ترکیب کو سنتھیسس کہتے ہین۔ اس قانون کا صرف یہی مطلب ہے
انالیسس سے ہم اونھین مفردات کو علیحدہ کر دیتے ہین جنکا علم اور تجربہ ہمکو ہوچکا ہے
یہ دعوے نہین ہوسکتا کہ جو مفردات علیحدہ ہوتے ہین درحقیقت یہ مفرد ہین اسیطرح سے
بقاعدۂ سنتھیسس صرف یہی دعوے ہوسکتا ہے کہ یہ مرکب مصنوعی مشابہ ہے قدرتی
مصنوع سے اسواسطے کہ آثار و خواص جو ہمارے تجربہ مین ہین اونھین کو ہم اصلی و
مصنوعی مرکب مین مطابق کرینگے اور آثار نامعلوم و مجہول مین نہ ہم اونکی نفی کرسکتے ہین
اور نہ یہ کہ سکتے ہین کہ قدرتی مصنوع مین اگر کچھ آثار و خواص ہوتے تو وہ کچھ ہمارے
اس مصنوع مین بھی ہین بس دعوے صرف مشابہت کا کیا جاسکتا ہے اسلامی تعلیم مین
ان قاعدونکا پتہ یون لگتا ہے۔

الف۔ انی اخلق لکم الطین کھیئة الطیر فانفخ فیه فیکون طیرا باذن الله
(سورہ ال عمران) ہم تمھارے واسطے مٹی سے پرندجانور کی صورت بناتے ہین اور
اوسمین روح پھونکتے ہین وہ بحکم خدا پرندجانور بنجاویگا۔

ب۔ جناب رسول خدا صلعم کا انگلیون سے چشمہ جاری کرنا اور لشکر کا سیراب ہونا (دیکھو
المعاجیز) اگرچہ بقاعدۂ سنتھیسس دونون معجزہ ممکن ہین ہیڈروجن ہوا سے اکسیجن
ملکر پانی بنا ہو لیکن پھر بھی یہ معجزات سمجھے جاوینگے۔

یہ معجزات اسوجہ سے ہین (۱) بدون تعلیم و تحصیل علوم حکمیہ و بدون تجربات کسی امر کا ظاہر کرنا بیشک
معجزہ ہے اگرچہ بقاعدۂ سائنس بھی ظہور مین آوے (۲) بدون الات و اسباب کی فراہمی کے کام
کا کر دکھانا ہونا اور جو اسباب پر موقوف ہو بیشک معجزہ ہے (۳) بوحی و الہام یا بترکت
توفیق الہی کسی کام کا ہوجانا نہ بطور بخت و اتفاق بلکہ بقدرت و اختیار یہی معجزہ ہے ۱۲

ج۔ سامری کا گوسالہ بنا دینا جیسا کہ خدا فرماتا ہے قالوا ما اخلفنا موعدک بملکنا
ولکنا حملنا اوزارا من زینۃ القوم فقذفناھا فکذلک القی السامری فاخرج لھم عجلا
جسدا لہ خوار (سورہ طہٰ) کہا گوسالہ پرستون نے (حضرت موسےٰ سے) ہمنے تمسے وعدہ خلافی
نہین کی اپنے اختیار سے بلکہ (واقعہ یہ گذرا) زیور جو لوگون کی زینت کا ہم اوٹھا کر
لائے تھے اوسکو آگ مین ڈالا اسیطرح سے سامری نے بھی آگ مین ڈالا (یعنے گلایا)
اون گوسالہ پرستون کے لئے (اوس زیور سے ڈھال کر اوسنے) ایک بچھڑا بنا دیا
جو آواز دیتا تھا۔ قال فما خطبک یا سامری قال بصرت بما لم یبصروا بہ فقبضت
قبضۃ من اثر الرسول فنبذتھا وکذلک سولت لی نفسی (سورہ طہٰ) کہا موسےٰ نے
کیون تو ایسے امر عظیم کا مرتکب ہوا اے سامری کہا سامری نے مین اوس بات سے
باخبر ہو گیا تھا جس سے یہ گوسالہ پرست بے خبر ہے سو مینے ایک مٹھی بھر لیا اثر رسول سے اوسکو
اپنے بچھڑے مین ڈالدیا یہ مجھکو بھلا معلوم ہوا ۔ صاف بتایا ہے کہ محض سونے کا ڈھلا ہوا
بچھڑا زندہ نہین ہو سکتا جس سے سامریون کو تحیر ہوا خود سامری بتاتا ہے جسکا مجھکو
علم ہوا وہ علم کسیکو نہ تھا یعنے قاعدہ منتی سس اوسکو معلوم ہو گیا جو کسیکو معلوم نہ تھا
اور زندگی کی روح پھونکنے والے اجزا اوسکو معلوم ہو گئے جنکی ایک مٹھی کی ہم حرکت
سے وہ بچھڑا زندہ ہو گیا وہ اجزا کیا تھے وہ بھی بتا دیے ہین وہ اثر رسول
حدیث مین ہے جبرئیل اوس مرکب پر سوار ہو کر آئے جو زندگی کا مرکب تھا سامری
نے دیکھ پایا اوسکے سم کی مٹی مٹھی بھر سامری نے لی اس بنا پر اثر رسول سے
موثرات رسول مراد ہو سکتے یعنے جس زمین پر زندگی کے مرکب کا قدم پڑا تھا اوس
حصہ پر زمین کے یہ اثر ہوا کہ جسمین اوسکی مٹھی بھر خاک شامل ہو وہ جی اوٹھے۔
ہم نہین کہہ سکتے وہ کیا اثر تھا اگر اوسکا تجربہ اور علم ہمکو ہو تب ہم بحث کر سکتے
ہین ایسے آثار سے ہم انکار نہین کر سکتے اور اگر تفسیر سے قطع نظر کرین تو رسول سے کسی
کوئی ملک مراد ہو گا اور اثر کے بہت سے معنے ہین ایک ۔ بمعنے فضیلت جیسے کہتے ہین
اثرک اللہ علینا کہ خدا نے تجھکو ہم پر فضیلت دی ۔ اسوقت یہ معنی ہو سکتے کہ کوئی فضیلت

مہربانی سے رسول کی سے ایک مٹھی بھر لیا یعنے رسول سے مہربان ہوکر جلو ایک مٹھی وہ اجزا دیئے جنمین حیات کا مادہ تھا۔

دوسرے ۔ اثر یعنے بقیہ ۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے فانظر الی اثار رحمۃ اللہ سے ما بقی منہا وہ اجزا جو رسول کے بقیہ سے تھے ۔ یعنے وہ ملک جو زمین پر چھوڑ گیا تھا وہ سامری کے ہاتھ لگا اوس سے بچھڑا زندہ ہوگیا ۔

تیسرے ۔ اثر یعنے زندگی ہے جیسا کہ عرب کہتے ہین قطع اثرہ یعنے زندگی کی مدت ختم ہوگئی لہذا اس آیہ مین یہ معنی ہو سکتے ہین کہ اوس فرشتہ سے زندہ کرنے کا سبق لیا اور سیکھا ہو اور طریقہ برتا اور مٹھی بھر مجاز ہو تھوڑا علم سیکھنے سے

اسیطرح جیسے حضرات آئمہ معصومین کا موجودات عالم پر بحث کرنا آسمان و زمین انسان کو کب جن و ملک وغیرہ کے کیمیائی حالات کا بتانا بتانا عدد و اتالیس تھا لیکن وہ بھی اختصار کیا جائیگا ۔

۸ ۔ ایٹومک ویٹ ۔ یعنے مقدار اتصالی یا وزن اتصالی یا ذرات مادی کے اوزان تجربہ سے ثابت ہے جب مفردون کو مساوی الحجم لیکر وزن کرتے ہین تو دونکے وزن مین فرق پاتے ہین اور ہر ایک مفرد و مرکب سے ذرات سے سائنس مین مفرد کا ذرہ وہ ہے جسکی تقسیم خارج مین نہین ہوسکتی ذرات تمام ہو (دیکھو فلسفۃ الاسلام ما یتعلق الاجسام) پس مختلف مفردون کے ذرات کے وزن مین وہی فرق ہوگا جو انکو کسیقدر مساوی الحجم تولنے سے معلوم ہوا ہے ۔

(مثال) آکسیجن و ہیڈروجن دو مفرد ہین جو ہوا کی شکل مین ہین جب انکو مساوی الحجم تولتے ہین تو آکسیجن بہ نسبت ہیڈروجن سولہ مرتبہ وزنی ہے

---

* (الف) ان علوم کی تحصیل یا ان علوم کا موجود ہونا اوس زمانہ مین ثابت نہین ہے (ب) کوئی شاہد اسکا نہین ہے کہ حضرات معصومین عملی طور پر تجربہ کیا کرتے تھے نہ قاعدہ املائی مسئلہ بتا کرتے تھے یہ دونون امر مین دلیل ہین اس بات کی کہ حضرات معصومین بوحی الہام قاعدہ املائی کو بھی جانتے تھے

حالانکہ حجم کی راہ سے دونوں مساوی ہیں اس سے قیاس میں بخوبی آسکتا ہے کہ ایک
ذرہ آکسیجن کا ایک ذرہ ہیدروجن سے سولہ گنا ہے۔
اسلامی تعلیم یہ ہے کہ ہر شئے کا ذرہ ذرہ خدا جانتا ہے اور وہی ہر شئے کے ٹھیک اوزان کا جاننے والا ہے
(الف) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ایک طولانی حدیث میں زندیق سے فرماتے ہیں:
ظلمات ارض میں بھی کوئی ذرہ خدا سے آگے پوشیدہ نہیں ہے وہ خدا اشیاء کے عدد کو
جانتا ہے اور سب کے اوزان سے واقف ہے (احتجاج طبرسی رہ)
اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ ہماری مقدار بغیر تجربات علمیہ سے ہمکو نہیں اوزان
معلوم ہیں لیکن خدا کو ٹھیک ٹھیک سب کچھ معلوم ہے اسلیئے کہ وہ خالق ہے یہی وجہ ہے
حضرات انبیاء و ائمہ معصومین کو بدون تجربات علمیہ خدا نے اوزان اشیاء کا علم دیا تھا
چنانچہ اسی اصول کی بنا پر جناب امیر کا مشہور فیصلہ ہے۔
(ب) ایک شخص نے نذر کی اور لوہے کی بیڑی غلام کے پیر میں ڈالی کہ نذر یہ تھی
اگر کام ہو جائے بقدر بیڑی کے سونا وزن کرکے راہ خدا میں دونگا پھر اس بیڑی
غلام کے پیر سے جدا کرونگا اب معلوم نہیں نذر پوری کیونکر ہو بیڑی پیر سے جدا نہیں
ہو سکتی تا وقتیکہ سونا راہ خدا میں نذر دیا جاوے تحیر ہے جناب امیر نے ایک طشت
میں پانی بھرا پیر غلام کا مع بیڑی طشت میں ڈالا پانی طشت میں پیر او بیڑی کی جگہ
سے بلند ہوا ایک نشان کیا۔ پھر بیڑی اوپر کی تو غلام کا خالی پیر پانی میں رکھا پانی نیچے
گھٹا اب لوہے کا برادہ اسقدر ڈالا جس سے پھر پانی بلند ہوا اور اول نشان پر
آیا پھر نکال لیا بقدر برادۂ آہن سونا تولا بیڑی غلام کے پیر سے جدا ہوئی تو نذر
بہ وزن آہن کے برابر تھا (مدینۃ المعاجز) یہ معجزہ نہیں اگر بدون اس تجربہ عملی
کے بتا دیتے وزن بیڑی کا تب معجزہ تھا اس وقت علم الاوزان کا اظہار مقصود
ہے یہ بتایا ہے کہ لوگ تجربہ اور عملی کو علوم سے حاصل کرتے ہیں اور یہ علوم
ہوگی وہ الہامی علوم ہیں جو اصل آپکی امامت سے ہیں۔
۹ — یہ بات ثابت ہے کہ جو عنصر جیسے کے ذرات کا وزن ہے وہی یا اوسکا

مضروب اسکے آپسمین ملکر مختلف مرکبون کے بنانے کا وزن اتصالی بھی ہے ۔
(مثال) پارہ اور گندھک کو ابخرات مین تبدیل کرکے مساوی الحجم تولنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اونکے وزن مین وہی نسبت ہے جو (٢٠٠) کو (٣٢) سے ہے اور اونکے مرکب یعنے شنجرف کا بھی وزن اتصالی یہی ہے یعنے دونون اس وزن مین ملکر وہ مرکب جسے شنجرف کہتے ہین بنا دینگے اور اس سے کم مین شنجرف ہرگز نہین بن سکتا (٢٣٢) گرین شنجرف کی ترکیب کیمیائی سے جب مفردون کو علحدہ کرینگے تو (٢٠٠) گرین پارہ نکلیگا اور (٣٢) گرین گندھک اسیطرح جسے مفرد اپنے ذرات کے اوزان کے مضروبات مین ملکر مرکب بناتا ہے ۔
(مثال ٢) آکسیجن کے ذرہ کا وزن (١٦) اور ہیڈروجن کے ذرہ کا وزن (١) ہے جب حجم کی راہ سے ایک حصہ مقدار آکسیجن اور دو مقدار ہیڈروجن ملین تو اوس سے پانی بنتا ہے اگر پانی باعتبار وزن (١٨) ہے تو اوسمین آکسیجن (١٦) اور ہیڈروجن (٢) آکسیجن بنسبت ہیڈروجن آٹھ گنا ہوگا خواہ پانی ایکقطرہ ہو یا ایک چشمہ یہ مناسبت (١٨) کو سے (٢) سے کبھی نہ جاویگی ۔
اسلام نے عام کلیہ اس باب مین بتا دیا ہے کہ لن تجد لخلق اللہ تبدیلا (سورہ) تم کبھی خلق اللہ مین تبدیلی نہ پاؤ گے ۔ اسکا یہ مطلب نہین ہے کہ آدمی چار ہاتھ پاؤن دو کان دو آنکھین ایک ناک رکھتا ہے کبھی فرق نہ ہوگا اگر یہ مطلب ہوتا تو کلام الٰہی کی غلطی سمجھی جاتی اسلئے کہ تمام مخلوقات مین ہمیشہ اس قسم کی تبدیلی ہوتی رہتی ہے مطلب یہ ہے کہ خلقت کا قانون اور ترکیب عالم مین تبدیلی نہین ہوتی ۔
• اب جب یہ معلوم ہوا کہ مفرد اپنے وزن اتصالی یا مادی کے مضروب مین بھی ملتے ہین تو کیمسٹونکو اسکی وجہ سے دریافت کرنا چاہئے ابھی تک اس امر کی اصلیت معلوم نہین ہوئی مگر ڈالٹن صاحب نے یہ قیاس کیا ہے کہ مفرد جو آپسمین اپنے وزن اتصالی کے مضروب مین ملتے ہین اور کبھی کسرمین نہین ملتے تو اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ مفرد ایسے ذرات سے مرکب ہین جنکو تقسیم نہین کرسکتے اگر اونکو تقسیم کرسکتے تو ضرور وہ ڈیڑھ یا سوا

یا پوستے چھ وغیرہ میں مل سکتے اس قیاس کو قیاس ذی الطیسی کہتے ہیں۔ یہ قیاس بالکل غلط ہے اسلیے کہ ہم وحدات حقیقے کا ابطال فلسفہ الاسلام ما یعم الاجسام میں کرچکے ہیں اور اس کو بھی ثابت کر آئے ہیں کہ کوئی جزا ایسا نہیں جو تقسیم پذیر نہو۔ ہمارے خیال میں وجہ یہ ہے کہ وزن کشش مرکزی کا نام ہے کشش مرکز کے ہر جزو مادہ کے لئے برابر ہے لہذا وزن اتصالی بھی برابر ہوگا اسی بنا پر مفرد اسکے وزن اتصالی بالمادی کے مضروب میں ملیگا کسر نہیں اوسوقت ملتا جبکہ کشش مرکزی مساوی نہ ہوتی اجزاء مادہ کے لئے۔

۱۱۔ ذروں کے عقد سے مفردات کے مرکبات کا بنانا فن کیمیا میں ثابت کیا جاتا ہے اسلام بھی ترکیب عالم کو مفردات کے ذرات کے عقد سے بناتا ہے دیکھو اسکا ذکر کتب اسلامی میں اجمال اوسکا یہ ہے۔

ایک۔ جب خدا نے مخلوق کو بنانا چاہا تو اسنے روبرو اونکو منتشر و متفرق کیا (کافی کتاب الانوار توحید شیخ صدوق رح)

دوسرے جناب امیر نے فرمایا جب خدا نے مقدر کرنا چاہا خلقت کو اور پیدا کرنا چاہا مخلوق کو اور ابتدائے بنا دنیا کا ارادہ کیا۔ تمام مخلوق کو مثل ریزوں کے رکھا قبل دحو ارض کے (مروج الذہب مسعودی بحار الانوار)

تیسرے امام جعفر صادق علیہ السلام نے خلقت حضرت آدم کے باب میں فرمایا ہے ایک حدیث طولانی میں کہ اوس مٹی کے (جس سے خلقت حضرت آدم ہوئی) دو حصے ہوگئے اور زمین و آسمان کی مٹیاں ذرہ ذرہ اور ریزہ ریزہ ہوگئیں (کافی)

چوتھے۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے خلقت حضرت آدم کے باب میں فرمایا ہے کہ وہ مٹی داہنے اور بائیں مٹھی سے ریزہ ریزہ ہوکر نکلی (کافی)

۱۲۔ ترکیب اوسی وقت ہوگی جب باہم عقد کی کشش ہو والا مرکبات کا وجود نہیں ہوسکتا جن چیزوں میں عقد کی کشش نہیں ہے اون سے مرکبات کا وجود دنیا میں نہ پایا گیا (مثال) ہیلیم دوسروں سے دو گیسوں کو جن میں عقد کی کشش نہیں ہے لہذا اون کے مرکبات کا

ابھی دنیا مین موجود نہین ہے اس مثال سے یہ مطلب نہین ہے کہ فی نفسہ ہیدروجن کو کبھی بات سے عقد کی کشش نہین ہے مطلب صرف اتنا ہے کہ موجودہ تجربہ مین جو دہاتین ہین اوسنے ہیدروجن کو عقد کی کشش نہین معلوم ہوتی اگر کوئی اپنا تجربہ بتا دے کسی خاص مرکب کی نسبت تاوقتیکہ یہ معلوم ہو کہ اسکے مفردات مین فی نفسہ عقد کی کشش نہ تھی اوسوقت تک ایسے مرکب کے وجود سے انکار نہین کر سکتے بلکہ عقد کی کشش اگر نہو اور کسی قاعدہ سے ہم عقد کی کشش پیدا کرنے پر قادر ہو جاوین تب بھی انکار نہین ہو سکتا ہے انکار صرف اسوجہ سے ہے کہ ہم ابھی مفردات مین عقد کی کشش پیدا کرنے پر قادر نہین ہین ۔ اسلامی تعلیم یہ ہے کہ ان اللہ علیٰ کل شیئ قدیر خدا ہر شئے پر قادر ہے اس کلیہ کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہین کہ ہیدروجن اور یہی دہاتین ملکر مرکبات موجود ہو سکتے ہین اگر انمین خدا عقد کی کشش پیدا کر دے اس بحث کو مفصل قدرت کے بیان مین فلسفۃ الاسلام کے ابتدا حیات لکھینگے انشاء اللہ ۔

اس قانون کا مطلب صرف اتنا ہے کہ ہماری مصنوعی مرکبات کا انحصار انہین چیزون پر ہے جنمین عقد کی کشش موجود ہے اور ہمارے تجربہ مین بھی سب مصنوعات انہی چیزون سے پائی جاتی ہین مگر خدا اون شئے مین جنمین عقد کی کشش نہ ہو پیدا کر سکتا ہے ۔

(مثلاً ہم) ایسا ناقہ کی شتر کی آنکھین یا قوت کی سم زمرد کے ۔ یا ایسا فرشتہ جسکا نصف جسم برف کا نصف آگ کا ہو ہمارا نوادرم کسی قاعدہ سے ان موجودات کا انکار نہین کر سکتے ۔

پھر اس قانون کا منشاء یہ ہے کہ جن مفردات کو باہمی عقد کی کشش نہین ہے اونکے مرکبات بھی موجود نہین ہے اور جب عقد کی کشش پیدا ہوگی تو مرکبات بھی وجود مین آوینگے جسکا یہ مطلب ہے کہ صور نوعیہ حادث ہین پہلے معدوم تھے اسیطرح سے عقد کی کشش باطل ہو جانے سے صور نوعیہ معدوم ہو جاوینگے ۔ اسلامی تعلیم مین بڑی شد و مد سے اس وقت کے آنیکی خبر ہے قیامت کا دن آنیوالا ہے جسمین تمام مفردات سے عقد کی کشش چھوڑ دینگے یا یہ قوت معطل ہو جاویگی اوسوقت تمام مرکبات عالم اپنی

عنصری شکل مین آوینگے پھر شکل عنصری بھی اونکی جاتی رہیگی کیونکہ اونکے ذرون مین بھی عقد کی کشش نہ رہیگی اوسوقت قیامت برپا ہوگی بلکہ اسکی بھی خبر ہے کہ مادہ کی بھی قوت جاذبہ ملاصقہ جاتی رہیگی حالت اوسوقت یہ ہوگی۔

زندیق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کرتا ہے "کیا روح جسم سے نکلکر حل ہوجاتی ہے یا باقی رہجاتی ہے۔

امام علیہ السلام۔ باقی رہتی ہے اوسوقت تک جبتک صور پھونکا جاویگا البتہ صور پھونکنے پر اشیا باطل و فنا ہوجاوینگے نہ اوسوقت حس ہوگا نہ محسوس ہوگا (احتجاج طبرسی) محسوسات کا نہ ہونا بتاتا ہے کہ مادہ اور مادیات کی قوت جاذبہ ملاصقہ فنا ہوجاویگی اوسوقت عالم فنا ہوگا یہ نہ کہا جاویگا کہ کیمیا کے مقداری سے رو سے کسی شئے کا وزن مقداری کم نہین ہوتا۔

اس قانون کے روسے ترکیب عقد کی کشش پر منحصر ہوئی اور اسلامی تعلیم اسکے خلاف معلوم ہوتی ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے "کوئی شئے کسی شئے سے نہین بنتی مگر یہ کہ اوسکو خدا بناتا ہے (بحار الانوار توحید صدوق) اس بیان سے دونون کا عقد اور عقد کی کشش کچھ بھی نہ رہا۔ بات یہ ہے کہ اس قوت کا وجود اسی غرض کے سبب سے ہے کہ انسان اسے فائدہ اور ضرورت پر مرکبات بنا سکے احتیاج پوری کرسکے خدا اس قوت کی ضرورت نہین رکھتا ہر شئے امر الٰہی کی مطیع ہے وہ اون دو چیزونمین عقد کی کشش پیدا کرسکتا ہے جنمین بالکل یہ قوت نہ ہو وہی ایک شئے کو دوسری شئے سے پیدا کرتا ہے ازخود کوئی شئے پیدا نہین ہوتی۔ یون سمجھو جن چیزونمین عقد کی کشش ہے وہ خالق کی پیدا کردہ ہے اگر خود بخود ہوتی تو ہر شئے مین یہ کشش ہوتی ایسا نہ ہوتا کہ بعض مین ہے بعض مین نہین ہے پس یہ قوت خالق کی پیدا کردہ ہے اب جو ترکیب ہوگی علۃ العلل کی پیدا کردہ ہوگی۔

۳۲ - عناصر کی دو قسمین ہین ایک میٹی لائڈز (غیر دھات) دوسرے میٹلز (دھات) اسوقت تک ان دونون قسمون کے علاوہ تیسری قسم عناصر کی معلوم نہین ہوئی ہماری

تجربہ اسوقت تک انھین دو قسمون مین منحصر ہین یہ نہین کہہ سکتے کہ تیسری یا چوتھی قسم کا دنیا مین وجود نہین ہے صرف اتنا کہہ سکتے ہین کہ تیسری قسم کا ابتک ہمکو علم نہین ہے متقدمین عناصر کی اس تقسیم سے بیخبر تھے اور وہ عناصر کو بھی چار مین منحصر کہتے تھے آب، آتش، باد، خاک، اور اجرام فلکیہ و افلاک کو بھی بسیط کہتے تھے باقی کو مرکب لیکن سب ذی وجودات کی دو قسمین کی ہین - ایک عنصر یا بسیط دوسرے مرکب و غیر بسیط اسلامی تعلیم بھی یہی ہے "خدا نے مخلوق کو خالص اور ریختہ خالص بنایا ہے" (عیون الاخبار، بحار، توحید صدوق) جس سے بسیط و مرکب کا صاف بیان ملتا ہے - لیکن اختلاف اسمین ہے کہ متقدمین عناصر کو چار مین منحصر کرتے تھے اور متاخرین انکو مرکب بتاتے ہین تعلیم اسلامی بھی ان چار مین عناصر کے تحدید نہین کرتے بلکہ انکو مرکب بتاتے ہین اب ہم ہر ایک کو مفصل بیان کرتے ہین -

باب دوسرا اکسیٹ باسطم ہوا کا بیان

۱۴ — پہلا جز ہوا کا اکسیجن ہے علامت O — وزن مادی ۱۶

یہ بلا رنگ و بلا ذائقہ اور بلا بو کے ہے نہایت لطیف جو آنکھ سے محسوس نہین ہوتا ہوا مین تنہا صورت مین ملتا ہے کل ہوا کا پانچوان حصہ ہے اور ارضی مرکبات مین اسقدر ہے گویا کل زمین کا نصف وزن پانی کو نو حصہ کر دو آٹھ حصہ اکسیجن ہے سنہ ۱۷۷۴ع مین پریسٹلی صاحب نے اسکو تحقیق کیا اور سنہ ۱۷۷۸ع مین لیوازیر صاحب نے اسکی تشریح کی اور بتایا ہوا مین اسکے باعث مختلف اشیا مشتعل ہوتے ہین اکسیجن کے معنے مولد تیزاب کے ہین جتنی چیزین ہوا مین جل سکتے ہین وہ اکسیجن کے اندر نہایت زیادہ روشنی کے ساتھ جلتی ہین اور بہت سے اشیا جو ہوا مین بہت اچھی طرح سے روشن نہین ہوتے وہ اکسیجن مین بہت خوبصورتی سے ساتھ جلتے ہین اگر ایک خاص مقدار اکسیجن کو وزن کرین اور ٹھیک اسیقدر ہیڈروجن کو تولین تو اکسیجن ہیڈروجن کی نسبت سولہ گنا ہوگا اور ہوا کی نسبت وزن مخصوص اسکا ۱٫۰۵۶ ہے - اکسیجن تمام عناصر کیساتھ مرکب بناتا ہے سوائے فلورین کے

مرکب کو اسکے اکسائڈ کہتے ہین جب آکسیجن کسی دوسرے مادہ سے مرکب ہوتا ہے تو حرارت
پیدا کرتا ہے کبھی کم اور کبھی بہت زیادہ تاریت و نوریت کیساتھ اور جس مادہ سے متحد ہوتا ہے
وہ جل جاتا ہے مثل شمع اور لکڑی کے۔

(مثال) گھوڑے کی لید عرصہ تک ایک مقام پر جمع رہے جب اوسمین ہاتھ ڈالو حرارت
معلوم ہوتی ہے وجہ یہی ہے کہ آکسیجن سے اتحاد پیدا ہوتا ہے اور یہ آکسیجن تمام پتھرون
ریگ اور سٹیون اور معادن مین پایا جاتا ہے جس سے ہر شئے مین حرارت پیدا ہوتی ہے
یہ گیس ہوا کا جز اعظم ہے صفات کی راہ سے جب ہم حدیثون مین دیکھتے ہین تو اس
گیس کا پتہ لگتا ہے۔

الف - خدا نے خلق کیا ہوا سے نور کو اور ہوا سے خلق کیا خدا نے عقیم کو عقیم وہ ہوا ہے
جو تیز و تند ہوتی ہے اور ہوا سے آگ کو پیدا کیا (بحار تفسیر علی ابن ابراہیم قمی) اس
ہوا سے کردی کی خلقت جسمین حرکت و سکون ہوتا ہے ہوا سے بتائی ہے اور اسی ہوا سے
نور اور آگ کی خلقت بتائی ہے بیشک آکسیجن وہ گیس ہے جس سے ناریت و نوریت
پیدا ہوتی ہے اور یہی ہوا کا جز اعظم ہے اسلئے کہہ سکتے ہین کہ ہوا سے کردی اس سے
پیدا ہوتی ہے۔

ب - حدیث مفضل مین امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو صفات ہوا کے بتائے
ہین وہ بھی آکسیجن کا پتہ لگتا ہے فرماتے ہین کہ ہوا نہ ہو تو جسم فاسد ہو جاوین یعنی
ست کر لاغر ہو جاوین - ہوا جسم کی حیات و زندگی ہے اور جب سانس کے ذریعہ سے
داخل ہوتی ہے اور روح سے ملتی ہے تو جسم کو روکتی ہے ہوا سے آگ روشن
ہوتی ہے (بحار الانوار توحید صدوق رہ) بیشک یہ سب صفات ہوا مین آکسیجن
کیوجہ سے ہین - اسلئے کہ بحساب پیمانہ سو حصہ ہوا مین (۲۸) حصہ ہوا بھی ہے یعنی اوسکے
سو لہ حصہ آکسیجن ہے جسکی وجہ سے جسم گرم رہتے ہین اور تمام اجسام حیوانی زندہ ہین تمام
جسم کی بناوٹون کو خون آکسیجن دہوا ہوتا ہے جیسا کہ امام علیہ السلام نے فرمایا ہے
جب ہوا سانس کے ذریعہ سے جسم مین داخل ہوتی ہے اور روح سے ملتی ہے تو جسم باقی ہوتا ہے

۵ ا۔ دوسرا جزء ہوا کا ہیڈروجن ہے علامت ھ وزن مادی ا
یہ گیس بیرنگ و بو و ذالقہ کا ہے جو نظر سے محسوس نہین ہوتا پانی اسکا مخزن ہے
اسلیئے اسکا نام ہیڈروجن ہے یعنے مولد آب سولہوین صدی مین پیری سلس صاحب
نے اسکو تحقیق کیا اور ۱۷۸۱ء مین کیونڈش صاحب نے اسکا مفصل بیان لکھا نو حصہ
پانی مین ایک حصہ ہیڈروجن ہے ہیڈروجن کے برابر اور کوئی شئے ہلکا نہین ہے اکسیجن
سے ۱۶ درجہ اور ہوا سے ۷۴ و ۱۴ درجہ ہیڈروجن ہوا سے اکسیجن کو نیکر پانی بنتا
ہے اسمین جلنے والی چیزین گل ہو جاتی ہین لیکن وہ خود جل اٹھتا ہے اکسیجن و ہیڈروجن
کے شعلہ مین پلاٹینم اور رلوہا شل کا غذ کے جلنے لگتا ہے اور ایسے اجسام جنکو کتنی ہی تیز
آنچ دین سرخ نہین ہوتے اونکو اسکے شعلہ کے مقابلہ مین لانے سے اسقدر تیز روشنی
ہوتی ہے جیسے چھوٹا سا آفتاب نمایان ہوجاتا ہے چنانچہ چونے کی ڈلی اسکے مقابلہ
مین لانے سے نہایت روشن ہوجاتی ہے اور کئی میل تک شل دن کے روشنی ہوتی ہے
اسکو لایم لائٹ کہتے ہین۔ یہ صلاحیت تنفس کی نہین رکھتا اگر کوئی ذیروح اسمین داخل
کیا جاوے فوراً مر جاتا ہے نہ اسلیئے کہ یہ شل کاربونک ایسڈ کے زہر ہے بلکہ آکسیجن
نہ ہونے کیوجہ سے اسکی طبیعت مین حرارت نہین ہے یہ اکسیجن پانی کی صورت مین مرکب
ہوتا ہے جسوقت ہیڈروجن ہوا مین جلاوین تو اوس سے پانی پیدا ہوتا ہے اسلیئے
کہ ہیڈروجن اکسیجن سے مرکب ہے بڑا مرکب اسکا پانی ہے جسکا کیمیائی نام ہیڈروجن
آکسائڈ ہے۔
اسلامی تعلیم مین بھی اسکا پتہ ہے وہ خلق کیا خدا نے ہوا سے پانی کو (بحار تفسیر قمی)
بیشک ہیڈروجن وہ جزء ہے ہوا کا جس سے پانی بنتا ہے۔
۶ ا۔ تیسرا جزء ہوا کا نیٹروجن ہے اسکا دوسرا نام ایزوٹ ہے علامت۔ ن مقدار
اتصال ۱۴ وزن مادی۔ ۱۴ ا۔
معنے اسکے مولد شورہ کے ہین اور ایزوٹ کے معنے قاطع روح یہ مفرد ہوا مین
اکسیجن کے ہمراہ ملا ہوا پایا جاتا ہے اور ہوا مین حجم کی راہ سے پانچ حصو مین ایک حصہ

آکسیجن ہے اور باقی چار حصہ نیٹروجن - یہ بھی صاف و شفاف بیرنگ لطیف جسم ہے
نہ اسمین بو ہے نہ ذائقہ نہ خود جلتا ہے نہ جلنے والی چیز اسمین جل سکتی ہے بتی جلتی ہو
فی الفور گل ہو جاویگی ہوا مین یہ مفرد خدا نے آکسیجن کی تیزی کم کرنے کی غرض سے ملایا ہے
کسی ہوا سے نیٹروجن نکال لو تمام دنیا پر آگ برس پڑیگی - عملی ترکیب سے ہوا سے
نیٹروجن نکال لینا اوس ہوا مین آکسیجن کی حدت بڑھا دینا ہے جس سے مخلوق جل جاویگی
اور جس ہوا مین نیٹروجن بڑھا دیا جاوے اوسکے وزن مادے سے بیشک اوس مقام پر
کوئی شئے نہ جلیگی - اظہار معجزہ مین انبیا علیہم السلام کا آسمان سے شعلہ برسانا یا آتش
نمرود کا جناب ابراہیم نبی پر اثر نہ کرنا بلکہ سردی کا اثر محسوس ہونا جسکو قرآن مجید مین
ذکر کیا ہے "یا نار کونی برداً وسلاماً علی ابراہیم" (سورہ انبیاء) اے آگ
سرد ہو جا اور سلامت رکھ ابراہیم کو " یہ کچھ بھی محال نہیں ہو سکتا نیٹروجن کی کمی بیشی
سے یہ سب کچھ ممکن ہے -

وزن مقناطیسہ نیٹروجن کا ۹۷۲۵ ہے - نیٹروجن صلاحیت تنفس کی نہین رکھتا اسکی
طبیعت میں حرارت ہے یہ گوشت مین ہر حیوان کے پایا جاتا ہے اور گوشت کا جزو ہے
تمام مرکبات نیٹروجن کے بہت سہولت سے حل ہوتے ہین بعض محض ہوا سے
حل ہو جاتے ہین چنانچہ ہر قسم کے گوشت کو ہوا حل کر دیتی ہے -
آب باران مین تھوڑا نیٹرک ایسڈ ملا ہوتا ہے سبب اسکا یہ ہے کہ برقی حرارت
سے فضا مین آکسیجن و نیٹروجن مین ترکیب ہوتی ہے اور اوسکے بخارات پانی مین
ملکر زمین پر گرتے ہین جسمین نیٹرک ایسڈ ملا ہوتا ہے -
اس جزو اعظم کا پتہ بھی اسلامی تعلیم مین ہے -
مفضل سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے " اگر ہوا نہ ہوتی تو [illegible]
ہوجاتے ہر شئے گرم ہو کر فاسد ہو جاتی (توحید شیخ صدوق، بحار الانوار) نیٹروجن مین
اس آکسیجن کی حرارت روکنے کی وجہ سے ہے جس سے حیوان زندہ ہین اور کوئی شئے
زائد گرم نہین ہوتے پانی ستعمل تھا جبکہ ۱۲ حصہ آکسیجن اور ۳۰ حصہ کاربونک ایسڈ

خونین ہے ان دونون کے اتحاد کیمیائی سے بیشک جسم ٹھنڈا رہتا خدا نے اپنی حکمت کاملہ سے دو حصہ نیٹروجن گیس خونین ملا رکھا ہے تاکہ جسم اعتدال سے زائد گرم نہ ہونے پاوے۔

۱۷- چوتھا جزو اعظم ہوا کا کاربن ہے علامت ک مقدار اتصال ۱۲۔
اسکا مفصل بیان آگ کے باب مین ہوگا تھوڑا زمین کے باب مین ہوا سے متعلق صرف اسقدر ہے کہ یہ آکسیجن کے ہمراہ بشکل کاربونک ڈائی اوکسائڈ ہوا مین ہے درختون مین خدا نے اپنی قدرت کاملہ سے یہ صفت بخشی ہے کہ وہ آفتاب کی روشنی کے ذریعہ سے کاربونک ڈائی اوکسائڈ جو ہوا مین ہے اجزا متفرق کرکے کاربن کو اپنی پرورش کے لیئے لیتے ہین اور آکسیجن کو جدا کر دیتے ہین جو باعث ہمارے اور کل حیوانات کی زندگی کا ہے اور تنفس مین آکسیجن اندر لیتے ہین اور کاربن ڈائی اوکسائڈ باہر پھینکتے ہین خیال کرو اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ عالم بصورت حال ایک لحظہ قائم نہ رہتا کیونکہ ہمارے اور جملہ حیوانون کے تنفس سے کاربن ڈائی اوکسائڈ نکلتا ہے اور لکڑی اور کوئلہ اور ہر شئے کے جلنے سے یہ مرکب بکثرت پیدا ہوتا ہے اگر اسمین سے کاربن کا اسقدر درختون مین خرچ نہ ہوتا تو تھوڑے مین سب گھٹ کر مرجاتے۔
امام جعفر صادق علیہ السلام نے زندیق سے فرمایا "تین روز بھی اگر ہوا رک جاوے تو ہر شئے فاسد ہو جاوے۔" (احتجاج طبرسی) وجہ یہی ہے کہ انسان و حیوان ہوا سے آکسیجن نہ لے سکے اور کاربن ڈائی اوکسائڈ نباتات کو نہ دے سکے جسکی وجہ سے ذیروح بھی فنا ہو جاوے اور نباتات بھی سڑ گل جاوین پھر امام جعفر صادق علیہ السلام مفضل سے فرماتے ہین "اے مفضل مین تجکو ہوا کے فوائد بتاؤن دیکھ اگر ہوا رک جاوے تو کیسی کرب و بیچینی ہوتی ہے دم پر آن بنتی ہے بدن فاسد ہو جاتے ہین بقول متعفن ہو جاتے ہین وبا جسم مین سرایت کرتی ہے۔ غلہ پر شتی ہے ہوا کا چلنا خالی از حکمت نہین ہے جو ہر طرح سے صلاح حال مخلوق ہے یہ ہوا زندگی کا سبب ہے

اور بدن کو قائم رکھتی ہے جب سانس کے ذریعے سے داخل ہوا اور روح اوس سے
ملے (بحار، توحید) بیشک دم اسوجہ سے گھٹ جاتے ہین کہ کاربن ڈائی اوکسائڈ
خارج نہین ہوسکتا اور غذا اسوجہ سے فاسد ہوجاتے کہ اونکو کاربن گیس نہ پہونچ سکتا
چونکہ نباتات اپنے مین ہوا سے کاربونک ایسڈ لیتے ہین جو اونکی حیات و پرورش
کا باعث ہے اسیوجہ سے ہوا مین یہ جز بہت کم ملتا ہے یعنے حجم کے رو سے دس ہزار
حصو مین چار حصہ بس ہوا کے چلنے سے یہ گیس درختو نکو ملتا رہتا ہے اور ہوا کے بند
ہوجانے سے دم گھٹ جاتا ہے اور کاربن گیس نہ خارج ہوسکتا۔ بحساب پیمانہ سو حصہ
خون مین ۸ سہ حصہ ہوا ہے منجملہ اوسکے ۲۰ حصہ کاربونک ایسڈ گیس پایا جاتا ہے۔
اور یہی جز ذیروح کی حیات کا سبب ہے اور نباتات بھی اسی جز سے بڑھتے اور پھیلتے ہین
۸ ا۔ پانچوان جز ہوا مین اجزات آبی ہین جنکی کمی بیشی کا ہونا مختلف مقامات اور
اوقات و موسم مین کمی بیشی حرارت پر منحصر ہے جسقدر موسم مین حرارت زیادہ ہے
اوسیقدر پانی کے اجزات ہوا مین زیادہ ہونگے اور جب ایسی ہوا کو ٹھنڈک پہونچیگی
تو وہ اجزات بصورت شبنم یا کہرے کے زمین پر گرینگے اور اسیوجہ سے مینہ برستا ہے
اور ژالہ و برف باری ہوتی ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام مفضل سے فرماتے ہین ۱۲۲ اے مفضل یہی ہوا حرارت و برودت کو
قبول کرتی ہے جو اصلاح عالم کیواسطے یکے بعد دیگرے آتی رہتی ہے انہین ہواؤن مین
ایک ہوا ہے جسکو با[illegible] کہتے ہین وہ ہوا جو ریح ہے راحت پہونچاتی ہے اجسام کو
اور ابر اوڑاتے پھرتی ہے ابر کو ایک مقام سے دوسرے مقام پر تاکہ ابر کا نفع عام
ہو یہانتک کہ یہ ہوا ابر کو کثیف بناتی ہے اور اوس سے مینہ برستا ہے اور یہ ہوا ابر کو
منتشر کرتی ہے یہانتک کہ ابر خفیف و ہلکا ہوجاتا ہے اور منتشر ہوجاتا ہے جیسے
میوون مین لطافت آتی ہے اور پانی ٹھنڈے ہوتے ہین۔ اے مفضل اگر آفاق صاف
رہتا تو زمین خشک ہوجاتی نباتات جل جاتے چشمے اور نہرین خشک ہوجاتین موذی
گرمی و خشکی آجاتی انواع انواع کے امراض گرم و خشک پیدا ہوتے اسواسطے خدانے

آفاق کو بخارات سے صاف کیا اور کبھی بخارات سے مخلوط کر دیا (بحار، توحید شیخ صدوق)

۱۹ — چھٹا جزء اعظم ہوا کا ایمونیا گیز ہے علامت ن ہے مقدار اتصال ۱۷ وزن مادی ۸۵ء ہ یہ ایک عجیب مرکب ہے نیٹروجن وہیڈروجن کا جسکو سابق مین اونٹ کی مینگنیون سے بناتے تھے اب بہت سی چیزون سے بنتا ہے جانورون کے پیشاب اور بال وکھال وہڈی سے سوائے دودھ کے کئی ہزار سال ہوئے مصر کے لوگ ایک بت کی پرستش کرتے تھے جسکا نام امین تھا لیبا ان کے صحرا مین اسکے لئے مصریون نے عبادت گاہ بنائی تھی یہ بت پیشنگوئی و الہام کیواسطے مشہور تھا آسکو دیکھنے کو سکندر اعظم بھی یونان سے گئے تھے اس بت خانہ کے پاس قدرتی نوسادر بہت کثرت سے ملتا تھا جسکو سال ایمونی ایک کہتے ہین اوس سے یہ لطیف جسم تیار کیا گیا جسکا نام ایمونیا رکھا گیا — ایمونیا گیز ہوا مین بہت کم ہے حجم کی رو سے دس لاکھ حصومین ایک حصہ ہے مگر فائدہ اسکا بہت ہے ایمونیا سے نباتات کو پھل اور بیجون کی پیدائش کے لیئے نیٹروجن کا لینا ضرور ہے باوجودیکہ ہوا مین اسقدر نیٹروجن ہے مگر تاہم نباتات مین نیٹروجن کو اسطرح سے اپنی پرورش کے لیئے لینیکی قوت حاصل نہین ہے —

امام جعفر صادق علیہ السلام مفضل سے فرماتے ہین کہ اگر ہوا رک جاتی تو پھل فاسد ہوجاتے بقولات متعفن ہوجاتے غلہ پر آفت نازل ہوتی ہوا سے درخت اوگتے ہین اور نشوونما پاتے ہین اگر ہوا نہ ہوتی نباتات نہ ہوتے (بحار، توحید) اوس جہالت کے تاریک زمانہ مین اس سے زاید ایمونیا گیز کا حال اور کیا بتایا جاسکتا تھا

۲۰ — ساتوان جزء ہوا مین اکثر اتفاقی اشیا کا شمول ہے مثل مختلف ہوائین نباتی وحیوانی اشیا کے سڑنے گلنے سے شامل ہوجاتے ہین —

اسیکو امام جعفر صادق علیہ السلام نے زندیق سے یون فرمایا ہے کہ ہوا اینکھا اوڑ باوشیکے مانند ہے ہر شئے سے فسا کو اوڑا لیجاتی ہے اور ہر شئے کو معطر و خوشبودار کرتی ہے (احتجاج) بہرحال ہوا عنصر بسیط نہین ہے جیسا کہ خیال کیا گیا تھا اور نہ اسلام کی یہ تعلیم ہے

۲۱ - ہوا کرہ زمین کو گھیرے ہوئے ہے گویا ہوا کے بحر کے نیچے انسان حیوان جیتے ہین جب ہم دوڑکر چلین تو اوسکے مقابلہ کرنے سے ہوا کا وجود معلوم ہوتا ہے یا اسکی تند و تیز رفتاری کیوجہ سے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے زندیق سے فرمایا ہے کہ وہ ریح ہوا ہے جب آپین حرکت ہوتی ہے تو اوسکو ریح کہتے ہین اور جب سکون ہوتا ہے تو اوسکو ہوا کہتے ہین اور اسے پر لقا نے دنیا ہے (احتجاج طبرسی)

ہوا کا دباؤ اوسوقت ہمکو معلوم ہوتا ہے جب بذریعہ ہوا نکالنے کی کل کے ہاتھ کے نیچے سے ہوا نکال لین تجربون سے ثابت ہے کہ فی مربع انچ سطح پر ہوا کا دباؤ ۷ء۱۴ پونڈ یعنے ساڑھے سات سیر کے قریب ہے اس حساب سے ہمارے بدن پر ہوا کا دباؤ کئی من ہے مگر ہمکو ہماری خاص بناوٹ اور اسوجہ سے کہ دباؤ بوجہ ہر طرف بٹا ہوا ہے معلوم نہین ہوتا یہ ہوا زمین سے ۴۵ میل تک اونچی ہے آکسیجن اور نیٹروجن صرف ملے ہوئے ہین جسکو ہم ہوا کہتے ہین اور ٹھیک جس مقدار مین یہ دونون عنصر ملے ہوئے ہین یہ ہے۔

	باعتبار وزن	باعتبار حجم
نیٹروجن	۷۷ حصہ	۱۹ء۷۷
آکسیجن	۲۳ حصہ	۲۰ء۸۱

جس آلہ کے ذریعہ سے ہوا مین آکسیجن اور ہیڈروجن کی مقدار معلوم کرسکتے ہین اوسکو یوڈیومیٹر (مقیاس الباد) کہتے ہین۔

شریعت اسلام مین بھی ہوا کا وزن مذکور ہے سابق کے لوگ ہوا کو غیر وزنی سمجھتے تھے اسلئے کہ وزن میلان مرکزی کا نام ہے اور ہوا بسیط ہے کرہ ہوا کا وزن کیونکر ممکن ہے اسواسطے کہ بسیط کی ایک طبیعت ہوتی ہے اوسکو میلان وغیر میلان کسیطرف نہ ہوگا گر بقسر قاسر لہذا کرہ ہوا کا وزن نہ ہوگا اسلامی تعلیم اسکی تردید کرتی ہے اور موافقت رکھتی ہے جدید فلسفہ سے۔ امام زین العابدین علیہ السلام

نے مناجات میں فرماتے ہیں کہ سبحانک تعلم وزن الھواء (صحیفہ سجادیہ) لائق و سزاوار تسبیح ہے وہ خدا جو ہوا کا وزن جانتا ہے۔

۲۲ ۔ سابق آرٹیکل میں بیان کر چکے ہیں کہ ہوا نہایت ضروری شے ہے حیات کے لیے اگر چند منٹ کو ہوا رک جاوے تو کوئی ذی روح زندہ نہ رہے جیسا کہ اکثر گہری سردابوں اور عمیق کنوؤں میں حبس کی ہوا کی وجہ سے انسان مرجاتا ہے یا پانی میں غرق ہونے سے انسان مرجاتا ہے وجہ یہی ہے کہ تہ آب میں ہوا کی کمی ہوتی ہے جس سے آکسیجن ہوا کا انسانی کاربن سے نہیں ملتا اور حرارت غریزی بجھی رہتی ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر ہوا نہ ہوتی تو معدہ کی آگ بجھ جاتی اور نہ معدہ سے فضلات خارج ہوتے اسی ہوا کی وجہ سے انسان سنتا اور سونگھتا ہے (خصال) علل الشرائع، بحارالانوار، اختصاص) یہ ہوا جسم انسانی میں پہونچکر آکسیجن کو کاربن سے ملاتی ہے اور کاربن کو کاربونک ایسڈ کی شکل میں خارج کرتی ہے جسکو حضرت نے فضلات انسانی سے تعبیر کیا ہے اور اسکے اخراج کے واسطے ہوا کی ضرورت بتائی ہے۔

ثبوت اس بات کا کہ انسان تنفس کے ذریعہ سے آکسیجن لیتا اور کاربونک ایسڈ خارج کرتا ہے (امتحان) گلاس میں پانی بھر کر ایک نلی کا سرا اس میں ڈبو دو دوسرے سوراخ کو منہ سے پھونکو تاکہ سینہ سے نکلکر پانی کو متحرک کرے تو پانی کا رنگ بدلنے لگے یہانتک کہ پانی مثل دودھ کے سفید ہوگا وجہ یہی ہے کہ تنفس کے ذریعہ سے ہوا میں کاربونک ایسڈ شامل ہوتا ہے کیونکہ خارج سے اس میں کاربونک ایسڈ نہیں ملا اور نہ بدون اس عمل کے ہر گلاس کا پانی سفید ہو جاتا معلوم ہوا کاربونک ایسڈ خارج میں تنفس سے ہی پیدا ہوتا ہے ہوا کے آکسیجن اور کاربن کے اتحاد سے پس تنفس سے نکلتا ہے۔

جب ہر ذی روح ہوا سے آکسیجن لیتا ہے اور ہمیشہ ہوا میں کاربونک ایسڈ دیتا ہے

تو ایک مدت کے بعد ضرور یہ ہونا چاہیئے کہ تمام ہوا اسکو گردے گا آکسیجن ختم ہوجاوے
اور بجائے اوسکے کاربونک ایسڈ ہوا مین آجاوے اوسوقت تمام ذیروح فنا
ہوجاوینگے اسوجہ سے کہ ہر ذیروح کو آکسیجن کی ضرورت ہے اور اب آکسیجن موجود
نہین علاوہ اسکے کاربونک ایسڈ زہریلا گیس ہے جسکیوجہ سے ذیروح زندہ نہین
رہ سکتا جیسا کہ کوئلہ یا دوسری شئے کثرت سے جلے اور اوسکے دھوئین سے انسان
گھٹ کر مرجاتا ہے چنانچہ سردی کے موسم مین کمرے بند کرکے انگیٹھی مین آگ کثرت
سے روشن کیجاوے تو اوسکے کاربونک ایسڈ کے گھٹ جانے سے اور صاف
ہوا نہ آنے سے انسان کمرے سے مرا نکلتا ہے۔

سوال۔ کیا ایسی صورت ہے کہ اس کل سے پھر آکسیجن ہوا مین مل جاوے اور وہ کمی پوری
ہوجاوے۔ جواب۔ بیشک درخت آکسیجن ہوا کو اوسیقدر دیتے ہین جتنا انسان ہوا
سے آکسیجن لیتا رہتا ہے اور آکسیجن کی کمی ہوا سے یون پوری ہوجاتی ہے اسیطرح
کاربونک ایسڈ جو انسان خارج کرتا رہتا ہے اوسکو درخت ہوا سے لیتے ہین و
اسطرح انتظام دنیا کا قائم ہے اس کاربونک ایسڈ سے درخت کے تنہ اور پھول پتی
اور چھلکا بنتا ہے دیکھو علم نباتات سے معلوم ہوتا ہے کہ جو درخت دھوپ مین ہوتے
ہین اونکی روئیدگی زیادہ ہے بہ نسبت اون درختون کے جو سایہ مین ہوتے ہین
اور جو درخت اندھیرے مین ہون یا وہ تخم جو اندھیرے مین بویا جاوے ہرگز نہ اوگیگا
اس سے معلوم ہوا کہ روئیدگی نور آفتاب کی محتاج ہے اور وجہ یہ ہے کہ حرارت سے
آفتاب کی کاربونک ایسڈ حل ہوجاتا ہے اور حل ہوکر درخت کاربونک لیتا ہے آکسیجن
چھوڑتا ہے پس حیوانات سے نباتات کو غذا ملتی ہے اور نباتات سے حیوانات کو
اور اسی اصول پر زہریلا گیس کاربونک ایسڈ کا آکسیجن پر غالب نہین ہوسکتا اور انتظام عالم
درست ہے جبکہ خدا نے حیوانات و نباتات کیواسطے بنا رکھا ہے فتبارک اللہ احسن
الخالقین۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے مفضل سے فرمایا ہے کہ دو آگ جو کہانی تپتی ہے ...

ابن آدم اور تمام حیوانات کی آگ ہے اور وہ آگ جو پیتی ہے اور کھاتی نہین وہ درخت
کی آگ ہے (بحار الانوار و خصال) بیشک انسانی آگ درخت کے آکسیجن سے انسانی
کاربن کو روشن رکھتی ہے کاربن کثیف و ثقیل مفرد ہے اور آکسیجن گیس ہے حرارت غریزی
انسان کی مادہ کثیف و لطیف سے مشتعل ہے جسکو کھانے پینے سے تعبیر کیا ہے اور درخت
کی آگ و پیتی ہے کھاتی نہین جسکا یہ مطلب ہے کہ حرارت آفتاب سے کاربونک ایسڈ
حل ہوتا ہے درخت کاربونک لیتا ہے آکسیجن چھوڑ دیتا ہے لہذا درخت حرارت آفتاب
سے کاربونک ایسڈ حل کرکے کاربن لیتا ہے جسکو پینے سے تعبیر کیا ہے۔ پس ثابت ہوا
کہ سبب حیات حیوان و نباتات کیواسطے اسیوجہ سے ہے جسکو امام جعفر صادق علیہ السلام
نے مفضل سے فرمایا ہے۔ ہوا تمام اشیائے ارضی کی زندگی اور بقا کا سبب ہے اگر ہوا
نہ ہوتی تو نباتات نہ ہوتے حیوان مرجاتے اور ہر شئے گرم ہو کر فاسد ہو جاتی (خصال و
بحار الانوار)

۳۴۔ جب یہ ثابت ہوا کہ حیوان کو ضرورت ہوا کی محض اسلئے ہے کہ وہ آکسیجن حاصل کرے
اور نباتات کو ہوا کی ضرورت اسلئے ہے کہ وہ کاربن حاصل کرتی ہین پس بدون ہوا کے
ان غذا دو گیسون سے رہنا حیوانات و نباتات کو انکی زندگی کیواسطے کافی ہے۔
امتحان ایک شیشہ کے ظرف کو ایک درخت اور ایک حیوان پرندہ مانند [illegible] دونون
رکھا ہو اور شیشہ کا منہ مضبوط بند کر دو جس سے ہوا نہ جاسکے پس حیوان سے بقدر کفایت
کاربونک ایسڈ خارج ہوگا اور درخت کے لیے اور درخت اتنا آکسیجن دیتا رہیگا جس سے
وہ حیوان زندگی کر سکے اور دونون اپنی حالت پر عرصہ تک باقی رہینگے یہی وجہ ہے کہ مچھ
لیان پانی مین اور جراطین وغیرہ تالابون مین انسان کی بخوبی زندگی کرتے ہین کیونکہ مچھ
لی کسی وجہ سے آکسیجن ہوا سے لیتا ہے اسیطرح سے جراطین وغیرہ اور کاربونک ایسڈ نباتات
کو دیتے ہین جبکہ انسان اپنے تنفس سے خارج کرتا رہتا ہے اور یہ ذیروح اسی بند
کوٹھری مین زندگی بسر کرتے ہین اور بھی جاندار اسی دنیا مین ایک نرالی حالتمین زندہ پائے
جاتے ہین اگرچہ تاریکی مین زندہ رہنا محال ہے مگر امریکہ کے غارون کے اندر ایک قسم کی

مچھلیاں پائی جاتی ہیں جو کبھی کسی قسم کی روشنی نہیں دیکھتیں بعض گہرے سمندروں کے نیچے مچھلیاں پائی جاتی ہیں جنکے اوپر دباؤ فی مربع انچ بہت ہوتا ہے اور وہ ہوا کی بھی محتاج نہیں ہے حالانکہ اور جاندار اسکے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے قطبوں کی نہایت سردی اور ابلتے پانی کے چشموں کے اندر جاندار پائے گئے ہیں۔

پس نینوا کے یونس نبی کو مچھلی کا نگل لینا اور تین شبانہ روز زندہ رہنا کچھ بھی بعید نہیں ہے مچھلی سے اسقدر ہوا اسمیں ملتا تھا جس سے یہ زندہ رہ سکے اب رہے [illegible] اس قدرت تعالی پر اور انکا دفعیہ اپنے اپنے مقام پر ہوگا انشاء اللہ یہاں محض [illegible] کے متعلق شبہ کا دفعیہ کیا جاتا ہے۔

باب تیسرا پانی کا بیان

۴۴ — پانی کا کیا ہے تمام ہیڈروکسائڈ سے علامت H_2O — وزن مادی ۹ — خالص پانی بیرنگ شفاف بیبو اور بیذائقہ سیال ہے۔

[illegible] امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا پانی کا کیا مزہ ہے امام علیہ السلام نے [illegible] سے سوال کیا کرو [illegible] جہالت سے سوال نکر پانی کا مزا حیات کا مزا ہے خدا فرماتا ہے وجعلنا من الماء کل شیء حی ہر شئے پانی سے زندہ ہے (تفسیر عیاشی، تفسیر منہج البیان، بحار الانوار) اس حدیث میں صاف بتایا ہے کہ پانی بے ذائقہ سیال ہے۔

۴۵ — پانی کی تین صورتیں ہیں۔ ایک موجودہ جو سیال ہے۔ دوسرے جو حرارت کم کرنے سے جم کر برف ہو جاتا ہے تیسرے بخار اور گیس جو حرارت سے پانی بنجاتا ہے علاوہ اسکے چوتھی شکل نہیں ہے اگر سیوجہ سے پانی کی چوتھی شکل ہو تو وہ پانی نہ ہوگا بلکہ دو عنصر میں حل ہو جاویگا جس سے پانی بنا ہے۔

اسلامی تعلیم دین بھی تین میں پانی کی بتائی ہیں۔

الف — موجودہ پانی کی نسبت ارشاد ہے وما یستوی البحران ھذا عذب فرات سائغ شرابہ وھذا ملح اجاج (سورہ فاطر) اور دو دریا برابر نہیں ہیں یہ آب شیریں

خالص ہے۔ جو پینے میں اچھا ہے اور یہ آب شور و تلخ ہے۔

ب۔ وینزل من السماء من جبال فیہا من برد (سورہ نور) اور برساتے ہیں ہم آسمان سے پتھر برف کے۔

ج۔ اللہ الذی یرسل الریح فتثیر سحابا فیبسطہ فی السماء کیف یشاء ویجعلہ کسفا فتری الودق یخرج من خلالہ (سورہ روم) وہ خدا ایسا ہے جو ہوا کو بھیجتا ہے اور وہ ابر کو بناتی ہے اور پھیلاتا ہے ابر کو آسمان پر جس طرح چاہتا ہے پر کثیف ہوتا ہے اور تم دیکھتے ہو پانی برستے دیکھتے ہو یہ وہ پانی ہے جو ہوا میں بصورت بخار رہتا ہے پھر پانی برس کر یا شکل اختیار کرتا ہے سنٹی گریڈ کے صفر اور فارنہائیٹ کے تھرمامیٹر کے ۳۲ درجے میں پانی ثقیل ہوجاتا ہے اور سو درجہ ۲۱۲ فرنہائیٹ میں کھولتا ہے اور ہر جسم [illegible] بخارات بنکر اوڑتا ہے ایک مکعب انچ پانی کا وزن ۶۲ درجہ فرنہائیٹ میں ۲۵۲.۴۶ گرین ہے اس حساب سے ایک گیلن پانی کا وزن ۷۰۰۰۰ گرین یا دس پونڈ یعنے قریب پانچ سیر کے ہے۔ پانی ۷۷۰ مرتبہ ہوا سے بھاری ہے اگرچہ پانی بلا رنگ ہے مگر جہاں نہایت صاف پانی بہت اکٹھا اور عمیق ہو تو خوبصورت نیلے رنگ کا معلوم ہوتا ہے جسکو اسلامی تعلیم میں افلاک کی حقیقت کے ضمن میں بیان کیا ہے۔

الف۔ حدیث میں ہے آسمان سبز رنگ ہے آب شیرین کے رنگ پر (تفسیر ابراہیم قمی بحار)

ب۔ خدا نے آسمان و زمین کے مابین ایک دریا خلق کیا ہے اور اپنی قدرت کاملہ سے اسکو ساکن رکھا ہے یہ سبزی جو دکھائی دیتی ہے اسی دریا کے پانی کی سبزی ہے (انوار نعمانیہ) پانی جب بخارات کی شکل اختیار کرتا ہے تو اسکا وزن منتزاسیہ ۶۲۵ ہونا۔

۲۔ پانی کیونکر بنتا ہے۔ جب ہیڈروجن کو ہوا کے مقابل میں حرارت پہنچاویں تو وہ جل اٹھتا ہے یعنے آکسیجن کے ہمراہ ملکر پانی بنجاتا ہے سنہ ۱۷۸۱ء میں مسٹر کیونڈش صاحب نے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ جب حجم کے رو سے

دو حصہ ہیڈروجن اور ایک حصہ آکسیجن ملا کر حرارت دین تو پانی بنجاویگا مادہ برق کی
حرارت کے ذریعہ سے بطریق تفریق العناصر اور وصال العناصر پانی کی ہیئت
بخوبی ثابت کی گئی ہے اور یہ معلوم ہو گیا ہے کہ پانی صرف ہیڈروجن اور آکسیجن سے
مرکب ہے ہر ۴۵ جز پانی مین وزنا ۴۰ جز آکسیجن اور ۵ جز ہیڈروجن ہے اور
یہ نسبت ہمیشہ رہتی ہے جسکو تغیر نہین ہوتا یہ کلیہ قاعدہ ہے کیمیا کا جو مرکب اوس
نام سے اوسیوقت تک پکارا جاتا ہے جبتک اوسکے عناصر کی مقدار جتنی موجود
ہے پس پانی ہمیشہ ۱۶ آکسیجن اور ۲ جز ہیڈروجن سے مرکب ہے وزنا اور اگر مقدار
عناصر کم بڑھ ہو جاوے تو وہ مرکب دوسرا مرکب سمجھا جاویگا مثلا ایکجز آکسیجن بڑھ
جاوے تو پانی نہ رہیگا بلکہ وہ مرکب اکسائڈ ہیڈروجن کا کہلاویگا جو سیال ثقیل
مرکب ہے جسمین رنگ و بو نہین ہے البتہ ذائقہ رکھتا ہے —

اسلامی تعلیم مین پانی کی حقیقت بتائی گئی ہے کہ وہ ہوا سے پیدا ہوا ہے (تفسیر علی ابن
ابراہیم قمی، بحار الانوار) بیشک ہیڈروجن اور آکسیجن دو گیس ہین انہین سے پانی کی خلقت
ہوئی ہے —

۲۔ پانی دنیا مین کبھی خالص نہین ملتا بارش کے پانی مین بھی جو بصورت خالص حصول
کیا جاتا ہے ہوا کے گرد ملی ہوتی ہے اور اکثر گیس ہوا کے مثل کاربونک ایسڈ
اور نیٹرک ایسڈ اور تھوڑی امونیا کے نمکون کی مقدار پائی جاتی ہے جو پانی آتش
فشان پہاڑون کے قریب سے نکلتے ہین اکثر گرم ہوتے ہین نہرون کے پانیون مین
اکثر اجرام حیوانی و نباتی مخلوط ہوتے ہین پینے کے پانی جسکو میٹھا پانی کہتے ہین اسمین
بھی بہت سے نمک وغیرہ حل ہوتے ہین اگرچہ ایسی تھوڑی مقدار مین ہوتے ہین جسکا
ذائقہ معلوم نہین ہوتا لیکن عمل کیمیا سے بخوبی معلوم ہو جاتا ہے اور دریا کے شور مین
بہت کثرت سے اسیوجہ سے ذائقہ سمندر کے پانی کا نہایت نمکین ہے علاوہ نمکون کے
میگنیشیم کلورائڈ اور بعض مرکبات پوٹاسیم کیلسیم کے پائے جاتے ہین علاوہ اسکے
ہوا بھی بہت کچھ ہوتی ہے اگر ہوا پانی مین نہ ہو تو حیوانات دریائی پانی مین زندہ نہ رہین

اسیطرح سے حیوانات بری آکسیجن کے بغیر زندگی نہین کرسکتے اسیطرح سے دریائی جانور بھی آکسیجن کے بغیر زندگی نہین کرسکتے۔

(مثال) ایک ظرف مین پانی بھر کر ہوا نکال لو اور مچھلی ڈالدو فوراً مرجاویگی۔ پانی کو خالص کرنے کی صرف ایک تدبیر ہے جسکو تقطیر یا فلٹر کرنا کہتے ہین۔

اسلامی تعلیم مین بتایا ہے "وھو الذی یرسل الریاح بشراً بین یدی رحمتہ حتی اذا اقلت سحاباً ثقالاً سقناہ لبلد میت فانزلنا بہ الماء" (سورہ اعراف) وہ خدا ایسا ہے جو ہواؤن کو بھیجتا ہے اپنی رحمتون کی بشارت دیکر یہانتک کہ جب ابر کثیف ہلکا ہوتا ہے سیراب کرتے ہین ہم اوس سے مردہ شہرون کو گرتا ہے اوس سے پانی۔ وہ ہوائین جو بارش کی خبر لاتی ہین ابر کو ٹھنڈا کرکے برساتی ہین اور پانی مین شریک ہوتی ہین۔ ابر وہ بخارات مائیہ ہین جو سمندرون اور زمین کی سیلونی سے حرارت آفتاب کیوجہ سے اوڑتے ہین اور جالر ٹھنڈک سے ابر بنتے ہین اوسمین بھی بہت سے مواد حیوانی و معدنی و نباتی وارضی شریک ہوتے ہین جو ابر مین موجود ہوتے ہین یہ بتایا گیا ہے کہ ابر کثیف (جو مرکب ہے بہت بخاری مواد سے اسی بنا پر کثیف ہے) ہلکا ہو کر برستا ہے یعنے اوسکے اجزا تحلیل ہوتے ہین بہت سے گیز ہوا مین شامل ہوجاتے ہین مگر پھر بھی کچھ نہ کچھ باقی کیسا تھ مخلوط ہو کر برس پڑتے ہین۔

علی ابن ابراہیم قمی نے تفسیر آیۂ کریمہ "الم تر ان اللہ یزجی سحابا" مین کہا ہے کہ مراد اس سے یہ ہے ابر کو جوش ہوتا ہے اور زمین سے اوٹھتا ہے اور وہ باہم مرکب ہو کر کثیف و غلیظ ہوتے ہین تو خدا ہوا بھیجتا ہے جو اوس ابر کو نچوڑتی ہے (نچوڑنا مجازہے) اور اوس سے پانی برستا ہے (بحار الانوار۔ تفسیر قمی)

بخارات زمین بیشک مواد ارضیہ سے مرکب ہوتے ہین اور وہی برستے ہین۔

امام جعفر صادق علیہ السلام مفضل سے فرماتے ہین "ایک ہوا جسکا نام ابر ہے ابر کو

ایک مقام سے دوسرے مقام پر اوڑاتے پھرتی ہے تاکہ ابر کا نفع عام ہو یہانتک
کہ یہ ہوا ابر کو کثیف بناتی ہے اور اوس سے مینھ برستا ہے (بحار الانوار) ابر کے
ساتھ ہوا کا رہنا اور اوسکو کثیف کرنا اور مینھ برسانا یہ شرکت پانی کی جزئیت کی صاف
دلیل ہے۔ پھر اسلام مین نہرون اور چشمون کے پانیون کے خالص نہ ہونے کو
اسطرح سے بیان فرمایا ہے۔

الف۔ رسول خدا صلعم فرماتے ہین کوئی پانی زمین پر نہین ہے جسمین آب باران
مخلوط نہ ہو (کافی۔ بحار الانوار) ہوا کی گیز آب باران کیوجہ سے چشمون کے پانی
مخلوط ہین۔

ب۔ وما یستوی البحران هذا عذب فرات سآئغ شرابه وهذا ملح اجاج ومن كلٍّ
تاكلون لحما طريا سورهٔ فاطر دو دریا برابر نہین ہوتے ایک شیرین وخوش ذائقہ ہوتا ہے
دوسرا تلخ وشور اور ان دونون دریاؤن سے تم تازہ گوشت کھاتے ہو۔

ان چشمون اور دریاؤن مین تحلیل ہوتا ہوا اون مین سے مواد حیوانیہ کا محلول ہونا
جو حیوانات بحری کے مرنے اور سڑنے گلنے سے پیدا ہوتے ہین مذکور ہے۔

ج۔ یا ایها البحر المسجور (سورہ طور) اور قسم ہے دریائے جوشیدہ کی۔ یہ وہ پانی ہین
جو کوہ آتش فشان کے قریب سے نکلتے ہین اور اکثر گندک وغیرہ اونمین مخلوط ہوتی ہے

۲ ۔ جو پانی مواد معدنیہ سے مرکب ہوتا ہے کبھی اونمین صلاحیت ہوتی ہے کہ پیا
جاوے اور کبھی وہ استعمال کے قابل نہین ہوتا اور سخت مضر ہوتا ہے اوسسے
انواع انواع کے امراض پیدا ہوتے ہین۔ اسیطرح سے پانی اکثر مواد حیوانیہ سے
اور نباتی سے بھی مرکب ہوتا ہے انکی بھی وہی حالت ہوتی ہے۔ پس جس پانی سے
لوگ صحیح وتندرست وقوی ہون اوس پانی کو قابل استعمال سمجھنا چاہیے۔ اور بعضین
پانیون کی تعریف ومذمت احادیث مین مذکور ہے منشا اون احادیث کا یہی ہے
جو مضر صحت ہین اونکو برا کہا گیا ہے اور جو مفید تھا اور اوسسے تندرستی قائم ہے
یا امراض دور ہوتے ہین اونکو باعث شفا بتایا ہے۔

(الف) خدا فرماتا ہے "و انزلنا من السماء ماء مبارکا" (سورہ ق) بھیجا ہمنے آسمان
سے پانی بابرکت - بیشک آب باران سے بہتر حیوان نباتات دونون کیواسطے کوئی پانی
نہین ہے - آب باران مین بھی خصوصیت سے آب نیسان کا ذکر ہے - احادیث مین اوس
پانی کو جو نیسان کے مہینہ مین برسے موجب شفا اور نہایت مفید بتایا ہے (بحار، مکارم
الاخلاق) آب نیسان جو مارچ و اپریل کے مہینہ مین برستا ہے نہایت مفید ہے یہ اعتدال
کا زمانہ ہے فصل نہایت معتدل ہوتی ہے خصوصًا عرب کی زمین کے لیئے لہذا یہ پانی
بھی مفید ہوگا -

(ب) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین "زمزم کا پانی تمام زمین کے پانیون سے
بہتر ہے اور آب برہوت جو حضرموت مین ہے تمام زمین کے پانیون سے بدتر ہے" (کافی،
بحار الانوار)

(ج) رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے "آب زمزم شفا ہے اوس مرض کے لیئے جسکیواسطے پیا
جاوے (بحار الانوار، کافی، مکارم الاخلاق) یعنے ہر مریض کے مناسب حال ہے
اور صحت و تندرستی قائم کرنے کیواسطے نہایت مفید ہے -

(د) رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے "بہترین پانی جو زمین پر ہین آب زمزم ہے اور بدترین
آب جو سوت سے نکلے ہین آب برہوت ہے جو حضرموت کے جنگل مین ہے آتی ہین اوس مین
کھوپریان کفار کی اور اونکے جسم اوسمین دیکھائی پڑتے ہین (نوادر راوندی، بحار)
معلوم ہوتا ہے جنگل کے ہندوون کیطرح اوس زمانہ مین بھی کافر عرب مردون کی بہت کرتے
تھے اور ان بہت کیواسطے اوس نواح مین یہی چشمہ مخصوص تھا - بیشک وہ چشمہ جسمین
مردے بہائے جاتے ہون ہرگز قابل استعمال نہین ہے -

(فصل پانی کے بڑے مرکبات)

۲۹ - پانی بہت سے اجسام کے ہمراہ کشش کیمیائی رکھتا ہے انکے ہمراہ ملکر وہ کیمیائی
مرکب بناتا ہے جنکو وہ ہیڈریٹس، کہتے ہین اور انکے ہمراہ ملنے کیوقت بڑی حرارت
پیدا ہوتی ہے اور بعض اجسام کے ساتھ اتنی کشش رکھتا ہے جب انکی ہمراہ ملجاوے

تو لگتی ہی حرارت دیں کبھی انکو نہیں چھوڑتا مثلاً ہیڈ ریٹ آف پوٹش اور سوڈا وغیرہ
سلفیورک ایسڈ سلفر کسائڈ کا ہیڈ ریٹ ہے جس سے پانی اس طور سے ہرگز دور
نہیں کر سکتے خدا فرماتا ہے واذا البحار سجرت (سورہ تکویر) اور جس وقت دریا بھر
جاوینگے اور ایک دوسرے سے ملکر ایک دریا ہو جاویگا۔ قیامت کے دن کی خبر ہے اوس
روز سب دریا ملکر ایک ہو جاوینگے نتیجہ جسکا یہ ہوگا۔
حدیث میں ہے قیامت کے روز خدا دریاؤں کو آگ کا بنا دیگا جو آتش جہنم کو بھڑکا دیگا
(بحار الانوار) پانیوں کے باہم ملجانے سے تمام مواد محلولہ دریاؤں کے باہم ملنے
سے ترکیب کیمیاوی ہو گی اوسکا نتیجہ حرارت ہے جس سے تمام دریا کھول اوٹھینگے
ہو – بلور – پانی میں ایک بڑی صفت یہ ہے کہ اسکے برابر کوئی سیال مختلف
اشیا کا محلل نہیں ہے پانی مادون کو حل کرتا ہے اور بعد تحلیل بعض مادہ ایسے
ہیں جو ہر قسم جامد کی شکل میں آجاتے ہیں اور وہ ہندسیہ شکلیں اختیار کر لیتے ہیں انکو
قلموں کو بلوری کہتے ہیں جو مادہ قابلیت بلوریت کی رکھتا ہے اوسکی ایک خاص
ہیئت ہوتی ہے جو ریت میں اور دوسری شکل بلوری وہ اختیار نہیں کرتا ہی تحلیل کے
بلوریت زمین کے نیچے مختلف قسم کے بلورات بناتی ہے مثل ہیرا یاقوت زمرد
عقیق وغیرہ کے لیکن ہم یہ نہیں جانتے کہ پہلے زمین کے نیچے یہ مادہ کیونکر تحلیل ہوا
جسکے بعد اوسنے یہ بلوریت کی شکل اختیار کی یہی حالت پانی کی بھی ہے جب اوسکو
جامد بناتے ہیں تو برف بلوری ہیئت اختیار کرتی ہے اور جو برف دانے کی شکل
کے ٹکڑے آسمان سے گرتے ہیں اونکی بھی بلوری شکل ہوتی ہے۔ بعض مادے
ایسے ہیں جو بلوریت نہیں حاصل کرتے جبتک وہ کیمیائی ترکیب سے مرکب نہ بنائے
جاویں وہ پانی جسکی مقدار معین ہے بلور بنانے کے لیئے وہ پانی آب بلور کہلاتا ہے
سفید پھٹکری کے بلور میں نصف وزن پانی ہوتا ہے اگر اس مقدار میں پانی نہ ہو تو کبھی
پھٹکری بلوریت حاصل نہ کرے اگرچہ کیمیائی اجزا سب وہی رہینگے۔
(مثال) گرم لوہے کے ٹکڑے پر پھٹکری رکھ پھیل ہو کر پانی جل جاویگا مسام دار بنےگی

رہ جاویگی جو چھلکری سے ہے مگر بلوریت پانی سے جلتے ہی جاتی رہتی ہے جس سے بلوری شکل پردہ باقی نہین رہتی اور سفوف ہوجاتی ہے۔
بعض اشیاء بلور ہین جنمین ہوا الگ کر بلوریت جاتی رہتی ہے اسطرحسے کہ اونین بلی پیدا ہوجاتا ہے اور اوسی مین وہ بلور حل ہوجاتا ہے مثل نمک مصری وغیرہ کے، اسلامی تعلیم مین بھی پانی کی بلوریت کو بتایا ہے۔

(الف) امام جعفر صادق علیہ السلام مفضل سے فرماتے ہین "اسی پانی سے جواہرات بیبہا مانند مروارید، مرجان، نگینہائے ضیا بار، عنبر و دیگر اشیاء و مواد و یہ حجریات پیدا ہوتے ہین (بحار الانوار)

(ب) خدا فرماتا ہے "یخرج منہما اللؤلؤ والمرجان" (سورہ رحمن) نکلتے ہین ان دو دریاؤن سے موتی اور مونگے جو چیز جہان سے نکلے گی وہین کی ہے لہذا موتی ہونگے اور جو حجریات پانی سے نکلتے ہین وہ اوسی سے بنے ہین اور سب بلوریت کے کرتب ہین۔

۱۳۔ پانی حیوانات و نباتات کا جز اعظم ہے آب باران نباتات کی اور حیوانات کے نمو کیواسطے لازم ہے اسلئے کہ پانی انسان و حیوان کے خون کی بڑی قسم ہے جو ہمارے عروق مین جاری ہے حامل غذا ہے تمام اعضا مین غذا کو پہونچاتا ہے انسان کے جسم مین کاربن، فاسفرس، لوہا بھی ہے لیکن یہ مواد بہ نسبت پانی کے بہت کم ہین بعض حیوانات بحری مین پانی ہی ہے ایک قسم کی مچھلی ہے جسمین پانی کی نسبت ہزار جزون مین ایک جز اجسام جامدہ ہین باقی پانی ہے نباتات مین بھی اکثر اشیا ایسی ہین جنمین پانی کا بہت زیادہ حصہ ہے جیسے سیب، تربز، رنگترہ، خیار اور دیگر ساگ پات وغیرہ اس سے معلوم ہوا کہ کسقدر پانی کی احتیاج حیات کو ہے اگر پانی برسنا موقوف ہوجاوے تو زمین ویران ہوجاوے اس بنا پر نظام عالم اسطرحسے قائم ہے کہ ہوا حیات حیوانی و نباتی کیواسطے پانی سے مخلوط رہتی ہے۔
اور یہی امور اسلامی تعلیم مین بیان کئے گئے ہین۔

(۱) پانی انسان وحیوان کے خون کی بڑی قسم ہے جو سبب حیات حیوانی ہے چنانچہ سو حصہ سرخ دانوں خون کے پانی کے ۵ حصہ اور ثقیل اجسام ۲۳ حصہ ہیں حصہ لائیکر سنگوئنس میں پانی ۹۱ حصہ ثقیل اجسام ۹ حصہ۔

(الف) امام جعفر صادق علیہ السلام نے تمثیلاً بیان فرمایا ہے "خون جسم میں اسطرح ہے جیسے درخت زمین میں خون جسم میں پانی کے مانند ہے بقار زمین کی پانی کیوجہ سے ہے اوسیطرح سے بقا جسم حیوانی کی خون کیوجہ سے ہے (خصال، بحار الانوار)

(ب) امام جعفر صادق علیہ السلام زندیق سے فرماتے ہیں "خون کیوجہ سے جسم میں تری و تازگی رہتی ہے اور رنگ کی صفائی اور خوش آوازی اس خون کیوجہ سے ہے (احتجاج شیخ طبرسی رہ)

(ج) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے "جزاعظم انسان کا پانی ہے جسکیوجہ سے لذت آب طعام کی انسان کو ملتی ہے۔ اگر پانی جزحیوانی نہ ہوتا تو کوئی لذت ذائقہ انسان کو معلوم نہ ہوتا (خصال، علل الشرائع، بحار الانوار)

(د) اگر پانی جزحیوانی نہ ہوتا تو حرارت اور وہ آگ جو جوف حیوانی میں ہے جلا ڈالتی (علل الشرائع، بحار، اختصاص)

(ہ) خدا فرماتا ہے " واللہ خلق کل دابۃ من ماء (سورہ نور) ہر چلنے والیکو زمین کے خدا نے پانی سے بنایا ہے" یعنے حیوانات کا جزاعظم از روئے کیمیا پانی ہے

(و) وھو الذی خلق من ماء فجعلہ نسبا وصھرا (سورۂ فرقان) اور وہ خدا ایسا ہے جسنے انسان کو پانی سے بنایا پس پانی اور انسان میں (کیمیا کی راہ سے) رشتہ داری ہے۔

(ز) خلقت حضرت آدم میں بیان فرمایا ہے "آدم کی مٹی شیرین اور نمکین پانی سے گوندھی گئی تھی۔ (تفسیر فرات، بحار الانوار) کیا سچا بیان ہے آج سے تیرہ سوسال قبل بتایا گیا ہے کہ آدمی میں کون کون اجزا ہیں نمک اوزان اور ہر جز کا صاف

الفاظ میں ذکر بھی ہو جاتا لیکن افسوس ہے اوس زمانہ کی جہالت پر جب اسقدر بھی بتانا جاہل عربوں کو دشوار تھا جسوقت وہ چار عنصروں کے سوا کسیکو عنصر بھی نہ سمجھتے تھے۔

(۲) پانی نباتات کا بھی جزو اعظم ہے۔ خدا نے مختلف الفاظ میں بیان فرمایا ہے

(الف) فانشأنا لکم جنات من نخیل واعناب لکم فیہا فواکہ کثیرۃ ومنہا تاکلون ۔ (سورہ مومنون) ہمنے بنائے تمھارے لئے پانی سے باغ جنمیں بعض خرموں اور انگوروں کے ہیں تمھارے لئے اون باغوں میں بہت سے میوہ ہیں جنکو تم کھاتے ہو ۔ پانی کو کیمیائی راہ سے درختوں کا جز قرار دیا ہے لفظ " انشاء بتاتا ہے کہ پانی سے باغ بنے اور پانی جز نباتات ہے

(ب) وانزل لکم من السماء ماء فانبتنا بہ حدائق ذات بہجۃ (سورہ نمل) ہمنے برسایا تمھارے لئے آسمان سے پانی اور اوس سے باغ پر بہار اوگائی۔ پانی روئیدگی کی حیثیت سے جز نباتی بتایا گیا ہے اور نمو نباتات کیواسطے لازمی کہا گیا ہے۔

(۳) ہوا پانی سے حیات انسانی و نباتی کیواسطے مخلوط رہتی ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام مفضل سے فرماتے ہیں " یہی ہوا حرارت و برودت قبول کرتی ہے جو اصلاح عالم کیواسطے یکے بعد دیگرے آتی رہتی ہیں۔ (بحار الانوار)

۴ ۳ - آب باران سے زمین کے حشرات الارض زندہ ہوتے ہیں اور مواد حیوانی جو زمین میں تحلیل ہوتا ہے اوس سے حیوانات اوسیطرح سے زندہ ہوتے ہیں اور زندگی کی روح اونمیں آتی ہے جسطرح سے نباتات کے سڑے گلے تخم میں روئیدگی کی روح پھونکتی ہے اسلامی تعلیم بھی یہی ہے۔

(الف) خدا فرماتا ہے " فانزلنا بہ الماء فاخرجنا بہ من کل الثمرات کذالک نخرج الموتیٰ لعلکم تذکرون (سورہ اعراف) ہم ابر سے مینھ برساتے ہیں اور اوس سے تمام پھل اوگاتے ہیں اسیطرح سے ہم لوگوں

مذہب اور عقل

پانی سے مردون کو نکالتے ہین شاید کہ تم یاد کرو۔ ؏

(ب) فانظر الی اثار رحمة الله کیف یحی الارض بعد موتها ان ذالک لمحی الموتی وهو علی کل شیء قدیر

(سورۂ روم) پس دیکھو آثار رحمت خدا کو کیونکر (بارانِ سے) زندہ کرتا ہے زمین کو بعد اوسکے موت کے تحقیق اسیطرح سے زندہ کریگا مردون کو اور وہ ہر شئے پر قادر ہے زمین کی زندگی بعد موت یہی ہے کہ اقسام اقسام کے حشرات انواع انواع کے حیوانات اس بارش سے زندہ ہوتے ہین بہر حیثیت اور رطوبت جبانی رہتی ہے حیوانات مرکر زمین مین تحلیل ہوجاتے ہین یہ موت ہے زمین کی پھر پانی برسے پھر تازہ زندگی کی روح پھونکی یہی سلسلہ جاری ہے جسکو ہمیشہ سے دیکھتے ہین اسیطرح انسانی زندگی بھی موت کے بعد ہوگی اور مواد انسانی جو زمین مین تحلیل ہین آب حیات سے جی اوٹھینگے اور معاد جسمانی ہوگی۔

(ج) والله الذی ارسل الریاح فتثیر سحابا فسقناه الی بلد میت فاحیینا به الارض بعد موتها کذالک النشور

(سورۂ فاطر) خدا وہ ہے جسنے ہوائین بھیجکر ابر بنایا اوس سے مردہ شہر سیراب ہوتے ہین اور زمین مرنے کے بعد زندہ ہوتی ہے یہی حالت قیامت مین ہوگی (انسان کا حشر ونشر کے وقت)

(د) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے جو روحانیون کی مٹی زمین مین اسطرح رہتی ہے جیسے سونا مٹی مین مخلوط ہوتا ہے جب مردون کے زندہ ہونے کا وقت آویگا زمین پانی برساویگی ایسے پانی انسانی زندگی کا سبب ہونگے (احتجاج طبرسی)

صاف بتایا ہے مواد انسانی زمین مین اسیطرح مخلوط ہے جیسے طلا مخلوط ہوتا ہے کیمیائی ترکیب سے سونا اوس مٹی سے علٰحدہ کرلیا جاتا ہے اوسیطرح پانی برس کر انسانی مواد مین حیات کی روح پھونکے گا ؏

زمین کا پانی برسانا۔ اس سے بتایا گیا ہے کہ زمین سے بخارات ابر بنکر برستے ہین معاد

کے زمانہ مین زمین سے وہ بخارات اوٹھینگے جنمین کیمیائی راہ سے وہ اجزا کثرت سے ہونگے جو زندگی کیواسطے ضروری ہین یہ ایک مرتبہ کی بارش نہ ہوگی بلکہ حدیث مین ہے "مطر الارض مطرات النشور" بہت سے زندہ کرنے والے مینھ زمین پر برساویگی۔

(ہ) الم تر الی الذین خرجوا من دیارھم وھم الوف حذر الموت (سورۂ بقرہ) زندہ ہونا اون ہزار دن جانونکا جو خوف طاعون سے بھاگے اور راستہ مین ایکبارگی مرکر ہڈیونکا ڈھیر ہوگئے حضرت حزقیل نبی کا پانی چھڑک کر اون سبکو زندہ کرنا (بحار الانوار، تفسیر مجمع البیان) یہ بھی مثال کے طور پر خدا نے تجربہ کرایا اوس پانی مین حیات کا اثر بخشا یعنے اوسکی کیمیائی حالت اس قابل بنادی جس سے مردہ استخوان زندہ ہون جیسے آب باران مین مردہ حیوانات کے زندہ کرنے کی صلاحیت ہے۔

(و) حضرت موسے کی بھنی مچھلی کا آب حیات کے چشمہ مین گر کر زندہ ہوجانا یہ بھی مثال کے طور پر ہوا مچھلی کا کاربن اور دیگر کیمیائی اجزا جو مرنے اور بھنے کے بعد خارج ہوگئے تھے پانی سے مچھلی نے حاصل کیے اور وہ زندہ ہوگئی۔

لیکن یہ کہا جاتا ہے کہ حضرت موسے افریقہ سے باہر نہین نکلے یہ چشمہ افریقہ مین کہان ہے اگر چشمہ تھا تو اور لوگ بھی پی کر عمر خضر حاصل کر چکے ہونگے۔

جواب۔ کوئی اس بات کا قائل نہین ہے کہ وہ چشمہ ہمیشہ سے جاری ہے اور ہمیشہ زمین پر جاری رہیگا جناب خضر کی زندگی اور حضرت موسے کی مچھلی کا زندہ ہونا محض معاد جسمانی جو اصل اسلامی ہے اوسکی نظیر قائم کرنا تھی زمین کی سطح سے پھوٹنا اور اوس سے حضرت موسے کی مچھلی کا زندہ ہونا اور حضرت خضر نبی کا پیکر طولانی زندگی کرنا پھر فوراً اوس سوت کا بند ہوجانا یا ذخیرہ کا غائب ہونا یا بخارات بنکر اوڑجانا کوئی امر بھی خلاف عقل نہین ہے۔ فقط یہ بتلایا گیا ہے کہ پانی سے زندگی کی اوٹھتی ہے اور یہ کیمسٹری کی یہی تجربات سے ہے۔

۲۳ - افلاک متقدمین کے نزدیک جسم بسیط جامد تھے اسلامی تعلیم اسکے خلاف ہے وہ بتاتی ہے کہ افلاک کی خلقت پانی سے ہے - علاوہ اسکے اور بھی اجزاء
(الف) ایک یہودی نے جناب امیرؑ سے پوچھا وجہ تسمیہ سماء کی کیا ہے - فرمایا وہ معدن آب ہے (علل الشرائع، بحار الانوار)
(ب) حبہ عرنی نے جناب امیرؑ سے نقل کیا ہے کہ آسمان کی خلقت دھوئیں اور پانی سے ہے (بحار)
(ج) جناب امیرؑ نے فرمایا ہے کہ دریائے ذخار کے پانی کو جو موجزن و جوشان تھا خشک کیا پھر اوس سے طبق بنائے اور ان طبقون کے سات آسمان خلق کیے (نہج البلاغہ)
(د) ہوا نے پانی کو اسطرح متھا کہ ہر جزء اسکا متحرک ہوگیا اول آخر ہوگیا اور موخر مقدم ہوگیا یہانتک کہ اوس سے جھین اوٹھا بڑا حصہ اوسکا اوچھل کر فضا مین پہونچا جس سے سات فلک برابر کے خلق ہوئے سطح مقعر افلاک کی ایسی موج تھی جو گرنے سے محفوظ تھی اور سطح محدب چھت کے مانند (نہج البلاغہ)
(ہ) خدا نے ہوائے عقیم کو پانی پر مسلط کیا جسکی وجہ سے پانی موجزن ہوا اور جھین اوٹھا دھوان اوسکا اونچا ہوا مین پہونچا پس خدا نے اوس دہوئین سے فرمایا جم جا اور وہ جم گیا (تفسیر قمی بحار)
(و) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا عرش خدا پانی پر تھا پانی کو حکم ہوا اوسکا شدید اوبال ہوا اوس سے آگ پیدا ہوئی خدا نے آگ کو بجھایا اوس سے دہوان اوٹھا خدا نے اوس دھوئین سے آسمان بنائے (بحار، کافی، وافی)
(ز) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پانی سے اسقدر دہوان اوٹھا جسقدر خدا کو منظور تھا اوس دھوئین سے صاف و شفاف آسمان بنے (کافی، وافی، بحار)
(ح) خدا نے پانی کیطرف نظر کی اوسمین جوش و خروش ہوا اوس سے جھین اور

دھوان اوٹھا جس سے زمین بنی دھوین سے آسمان بنا (تفسیر ثعلبی)

(یط) خدا فرماتا ہے "ثم استویٰ الی السماء وھی دخان" (سورہ دخان) پھر برابر کیا آسمانون کو اور وہ دھوان تھے۔

(ک) ابن عباس اور ابن مسعود سے مروی ہے کہ "پانی سے دھوان اوٹھا اور وہ پانی سے بلند تھا اسلئے اوسکا نام سما رکھا (بحار، مروج الذہب وغیرہ)

(کا) جناب امیر علیہ السلام نے شامی سے فرمایا "دنیا کے آسمان کا نام رفیع ہے جو دھوین اور پانی سے خلق ہوا (علل الشرایع، خصال، عیون اخبار رضا، بحار)

(کب) امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا کہ "اوس موج اور جھین کے درمیان سے دھوان نکلا بغیر آگ کے اوسی دھوین سے افلاک بنے (کافی، بحار، تفسیر قمی، تفسیر عیاشی، انوار نعمانیہ)

(کج) خدا نے آسمانون کو برابر کا بنایا اور وہ دھوان سے تھے اس پانی کا (تفسیر فرات، بحار)

(کد) جناب امیر علیہ السلام نے ایک شامی سے فرمایا "خلقت افلاک کی پانی کے بخار سے ہوئی ہے (تفسیر صافی، بحار، انوار نعمانیہ، تفسیر برہان، خصال، علل الشرایع، عیون اخبار رضا)

(کہ) ابن عباس سے مروی ہے "خدا نے آگ کو پانی مین داخل کیا اوس دریا سے بخار اوٹھا اوسنے ہوا مین صعود کیا جس سے افلاک خلق ہوئے (درمنثور، بحار)

(کو) خدا نے پانی کو خلق کیا جو مضطرب تھا اوس سے بخار اوٹھا مثل دھوین کے اور اوس سے آسمان بنے (شرح کیدری، نہج البلاغہ)

ان سب اخبار کا ماحصل یہی ہے کہ خلقت افلاک کی پانی سے ہوئی ہے بعض اخبار مین موج مکفوف، اور بعض مین بحر مکفوف، اور بعض مین بخار، بعض مین دھوان مذکور ہے لیکن یہ اختلاف بیانی نہین ہے بلکہ ایک ہی مفہوم ہے پانی کی تین قسمین ہین جامد، سیال، گیس ان تینون شکلون کو اخبار نے ظاہر کیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ پانی کسی شکل مین بھی ہو اصل افلاک پانی ہے جب وہ پانی بخار کی شکل مین تھا اور

بھی حقیقت کی راہ سے سما کہا ہے اور بخار منجمد (ابر) کو بھی سما بتایا ہے پہلے پانی
گیس کی شکل میں تھا سکون سے برودت پیدا ہوئی ابر کی حالت اختیار کی ابر بھی بخارات
ہیں اونکو آب منجمد کہنا خلاف نہیں ہے اور سیارات کا ابر محیط میں گھرا ہونا یہ بھی فلسفۂ
جدیدہ میں ثابت ہے تفصیل مباحث کے فلسفۃ الاسلام کتاب المہیہ میں ہے —
مختصر اسلامی تعلیم یہ ہے کہ افلاک کی کیمیائی اجزا میں ہوا پانی اور دیگر گیس موجود ہیں لیکن
جزء اعظم پانی ہے پانی ہیڈروجن و آکسیجن سے ہے لہذا یہ دونوں جزء اعظم ہوئے —
۳ — تمام ثوابت و سیارے متقدمین کے نزدیک بسایط تھے لیکن متاخرین نے
اونکا مرکب ہونا انھیں عناصر سے ثابت کیا ہے جو ہماری زمین میں ہیں ان سیارات کو
بھی ارضی شموس قرار دیا ہے — اسلامی تعلیم میں تاروں کو مثل افلاک کے پانی سے بنایا ہے
(الف) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا نے ساتوین آسمان
مین ایک ستارہ بنایا ہے ٹھنڈے پانی اور ٹھنڈک سے علاوہ اوسکے چھ ستارے
سیارہ آب گرم سے آگ کے بنے ہین (کافی، بحار الانوار)
تمام سیاروں کی خلقت پانی سے بتائی ہے ایک کی خلقت آب سرد سے باقی کی آب گرم
سے ممکن ہے مراد اوس ٹھنڈے ستارے سے پنچون سیارہ ہو جو بعد شمسی کی وجہ سے
حرارت و نورانیت نہین رکھتا باقی سیارہ سورج کے جدا شدہ شعلہ ہین جنکی خلقت آب گرم
سے بتائی ہے سبکی خلقت ایک ہے سیال مادے سے ہے —
(ب) ابن عباس نے تفسیر مین آیہ کریمہ "لہا و للارض ائتیا طوعا او کرہا"
مین فرمایا ہے ۔ خدا نے آسمان کو حکم دیا نکال اپنے سورج اور چاند تارون کو اور زمین کو
حکم دیا کہ شق ہو اپنی نہرون سے اور نکال اپنے پھل "فقالتا اتینا طائعین"
تہا آسمان و زمین نے کہ ہم تیری اطاعت مین حاضر ہین (در منثور، بحار الانوار) صاف
بتایا ہے کہ جسطرح نباتات جزو ارضی ہین اور مادہ ارض سے مرکب ہین اوسیطرح
تمام ستارے مادہ فلکی سے مرکب ہین اور سبکا ایک ہی مادہ ہے —
(ج) سلام ابن مستنیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا —

اے مولا سورج چاند سے کیون زیادہ گرم ہے ۔
امام علیہ السّلام ۔ خدا نے آفتاب کو خلق کیا ہے آگ کے نور اور آب صاف سے ایک طبق نور سے ہے دوسرا آب صاف سے اسیطرح سات طبق ہین پھر خدا نے سورج کو آگ کا لباس پہنایا اسوجہ سے وہ چاند سے زائد گرم ہے (خصال علل الشرائع کافی، تفسیر قمی، مجمع البحرین) امام علیہ السّلام نے جو ارشاد فرمائے ہین قابل غور ہین ایک ۔ سورج کو طبقات سے مرکب فرمایا ہے فلاسفہ قدیم کی رو سے وہ لوگ آفتاب کو بسیط خیال کرتے تھے ۔
دوسرے ۔ سورج کو مثل دیگر اجرام ارضیہ عنصریات و مادیات سے مرکب فرمایا ہے مثل آگ، پانی، بخار، ہوا کے اسمین بھی متاخرین کی تائید و متقدمین کی رد ہے حال کی تحقیق مین سپکٹر سکوپ سے معلوم ہوتا ہے کہ آفتاب مین بھی وہی مادہ موجود ہین جو ہماری زمین مین ہین البتہ فرق یہ ہے کہ یہ مادہ آفتاب مین گیس کی حالتین مثال پائے جاتے ہین جو چیزین آفتاب مین پائی جاتی ہین وہ ہیڈروجن، سوڈا، لوہا، نکل، میگنیشیا، وغیرہ ہین علاوہ اسکے اور بہت ایسے مادہ ہین جو ہماری زمین پر ہین ہین ۔
سورج مین ہیڈروجن کا ہونا پانی کا وجود ثابت کرتا ہے سیارات پر دریاؤنکا ہونا ہوا اسکے گرد وبخارات مائی ابر وغیرہ سے محیط ہونا یہ سب تحقیق جدید مین ثابت ہوا ہے جس سے ارشاد امام کی تصدیق ہوتی ہے وہ تمام ستارے پانی سے بنے ہین گے یعنے اونکا جزو کیمیائی پانی ہے ۔
(۵) امام محمد باقر علیہ السّلام سے سائل نے پوچھا ۔
چاند سورج سے کیون ٹھنڈا ہے ۔
امام علیہ السلام ۔ خدا نے چاند کو آگ کے نور کی ضو سے خلق کیا ہے اور آب صاف سے ایک طبق اوسکا ضو سے خلق ہوا ہے دوسرا طبق آب صاف سے ہے کہ سات طبق اسیطرح ہے ہین بعد اوسکے پہنا دیا خدا نے اوسکو لباس پانی کا اسوجہ سے چاند سورج سے ٹھنڈا ہے ۔

(بحار) اس حدیث مین بہت سے امور قابل غور ہین جنکو ہم زمین کی بحث مین لکھینگے یہان صرف اسقدر لکھنا ہے کہ یونانیون کی رو سے قمر کو بھی مرکب بتاتا ہے اور اوسکے کیمیائی اجزا مین پانی کو بتایا ہے۔

۵۳ - زمین کی خلقت بھی پانی سے ہے۔

(الف) شامی۔ زمین کس چیز سے بنی ہے۔

جناب امیر علیہ السلام۔ پھین سے پانی کے۔

شامی۔ پہاڑ کس چیز سے بنے۔

امام علیہ السلام۔ موجون سے (عیون اخبار، بحار)

(ب) مجاہد۔ خلقت زمین کی پانی سے ہے (در منثور، بحار)

(ج) خلاصہ خطبہ جناب امیرؑ سزاوار تسبیح ہے وہ خدا جسنے پانی کو ساکن کیا بعد اسکے کہ اوسمین تلاطم تھا اور جامد بنایا اوس پانی کو بعد اسکے کہ وہ ڈھلا ڈھلا تھا (نہج البلاغہ)

(د) خدا نے پھین کو حکم دیا کہ جم جا۔ وہ جم گیا پھر موج کو حکم دیا کہ جم جا وہ بھی جم گئی پھین کو زمین بنایا اور موج کو پہاڑ بنایا (تفسیر قمی، بحار)

جدید فلسفہ مین ثابت ہوا ہے کہ ارضی سیارات جدا شدہ شعلہ ہین آفتاب کے اور معصوم نے پانی سے خلقت زمین کی بتائی ہے فلسفہ بھی اس بات کا منکر نہین ہے پانی زمین کے اجزائے کیمیائی سے ضرور ہے دیکھو فلسفۃ الاسلام کی کتاب بیان توحید جسمین ہمنے پہاڑون کی خلقت اور طبقات ارض پر مفصل بحث کی ہے۔

زمین کی ابتدائی حالت گوشت کی سی تھی گوشت کا ہم مثل کہر کے بخارات نیم منجمد کا ہوتا ہے جو بذات خود نور نہین رکھتے بلکہ شعاع آفتاب سے مثل اور سیارون کے روشن ہوتے ہین یہ بخارات نیم منجمد سمجھانے کی غرض سے پانی کہے گئے ہین اور حقیقت سدیم جن اونکا جزو اعظم ہوتا ہے یہی حالت زمین کی بھی ہے کہ جو مثل کہر کے بخارات نیم منجمد سے تھے رفتہ رفتہ ٹھنڈک آئی اور جم کر زمین کی شکل مین سکونت سے

قابل ہوئے جسکو بہت صراحت و وضاحت سے خطبہ مین جناب امیر نے ذکر فرمایا ہے
جامد و ٹھوس بنایا خدا نے اوس پانی کو جو شعلہ زن اور موجزن تھا (نہج البلاغہ)
مین ایکبار گی ٹھوس نہین ہوئی بلکہ رفتہ رفتہ یہ شکل اختیار کی ہزارون سال گذر گئے
پر دیکھو جیالوجی اور مطابق کرو تعلیم اسلامی سے ۔۔
جب وہ وقت آیا جسکا خدا نے ارادہ کیا تھا اوسوقت جبئین کو حکم ہوا کہ جم جا بس وہ
جم گیا (تفسیر قمی ۔ بحار) صاف تصریح ہے کہ دفعتاً کچھ نہین ہوا بلکہ جب وہ وقت
آیا جو مقدر و الٰہی تھا عرصہ دراز ہو نے پر اوسوقت وہ پانی جم کر زمین بنا۔

باب چوتھا آگ کا بیان

۳۶ ۔ ہر کیمیائی فعل حرارت پیدا کرتا ہے۔
(امتحان) لوہے کا برادہ ظرف مین رکھکر تھوڑا ٹھنڈا پانی ڈالو پھر تھوڑا سا فیورک
ایسڈ ڈالو یا ہیڈرو کلورک ایسڈ ڈالو فوراً گرم ہوگا اور ظرف جل اوٹھے گا
(امتحان ۲) چونے کی ڈلی مین پانی ڈالو فوراً آگ کیطرح جل اوٹھے گا۔
یہ حرارت اوس فعل کیمیائی سے پیدا ہوئی ہے لہذا حرارت تابع فعل کیمیائی ہے
نہ بسیط ہے نہ مرکب ہے جیسا کہ متقدمین کو خیال تھا کہ آگ منجملہ عناصر ہے۔
اسلامی تعلیم بھی یہی ہے ۔
(الف) خدا نے آگ کو ہوا سے پیدا کیا ہے (تفسیر قمی ۔ بحار) آکسیجن گیس اس آگ
کا مخزن ہے جب آکسیجن کسی دوسرے مادہ سے ملتا ہے تو حرارت پیدا کرتا ہے
اور آکسیجن تمام عناصر کیساتھ مرکب بنتا ہے سوا ئے فلورین کے اور جب آکسیجن
کسی دوسرے مادہ سے مرکب ہوتا ہے تو حرارت پیدا کرتا ہے کبھی کم اور
کبھی بہت زیادہ نارئیت و نورئیت کے ساتھ اور جس مادہ سے مرکب ہوتا ہے
وہ جل جاتا ہے شمع و لکڑی کیطرح ۔
(ب) امام محمد باقرؑ نے فرمایا ہے کہ خدا نے پانی سے آگ کو پیدا کیا ہے
(بحار) پانی سے آگ کا بنا بھی صحیح ہے اسلئے کہ آکسیجن و ہیڈروجن کے ملنے سے پانی

بنتا ہے اور اسکے فعل کیمیائی سے حرارت پیدا ہوتی ہے لہذا پانی سے بنا بھی صحیح ہے"

۲۷۔ کبھی فعل کیمیائی سے حرارت کے ساتھ نور و شعلہ بھی پیدا ہوتا ہے۔

(امتحان ۱) فاسفرس کا چھوٹا ٹکڑا ایک ظرف مین رکھو اور دو چھوٹے ٹکڑے یوڈ کے رکھو فاسفرس دیوڈ مین کیمیائی اتحاد ہوگا اور بنفشی رنگ کا شعلہ پیدا ہوگا۔

(امتحان ۲) پٹاسیم کا ٹکڑا پانی مین ڈالو فوڑا پانی مین آگ لگجاویگی۔

(امتحان ۳) پانی مین فاسفرس کا ٹکڑا ڈالو پھر تھوڑا کلورائیٹ آف پوٹاسیم ڈالکر شیشہ کی نلی اس ظرف مین اسطرح کھڑی کرو کہ ظرف کے پیندے سے لگجاوے پھر نلی سے تھوڑا سلفیورک ایسڈ ڈالو پانی کے نیچے آگ لگی معلوم ہوگی۔

(امتحان ۴) ایک شیشہ مین تھوڑا پانی بھرو پھر تھوڑا فاسفرس چور کرکے ڈالو پھر تھوڑی سلفیٹ آف پٹاس ڈالو آخر مین سلفیورک ایسڈ ایک ایک بوند اوپر ڈالو وسط شیشہ مین آگ لگی معلوم ہوگی نیچے اوپر پانی ہوگا۔

(امتحان ۵) برف کے ٹکڑے پر پٹاسیم وغیرہ ڈالنے سے فوڑا آگ لگجاتی ہے الہی فلسفہ تیرہ سو سال پیشتر بتا چکا ہے کہ فلکی دریا نہیں آگ پانی جمع ہیں اسیطرح یہ بھی بتایا ہے کہ ایک ملک ہے جسکا نصف جسم برف اور نصف جسم آگ کا ہے (بحار الانوار) پھر جب انسانی فلسفہ سے یہ سب ممکن ہے تو الٰہی قدرت کو کون مانع ہے۔

اسلامی تعلیم مین ہے کہ۔

(الف) ملائکہ معصوم بنائے گئے ہین خلقت انکی دریا ہائے شیرین کے نور سے ہے اور وہ دریائے رحمت ہے (تفسیر فرات، بحار)

(ب) پھر خدا نے خلق کیا ملائکہ کو انوار سے (مروج الذہب مسعودی، بحار)

(ج) ملائکہ کی خلقت نور سے ہے (اختصاص، بحار)

مذکورہ ہدایات سے صاف واضح ہے کہ اتحاد کیمیائی سے حرارت پیدا ہوتی ہے اور کبھی وہ حرارت نور کے ساتھ ہوتی ہے اور دریا اُن کے اتحاد کیمیائی سے جو نور پیدا ہوا وہ بھی جز کیمیائی ملائکہ کی خلقت کا ہے۔

(۴) خدا فرماتا ہے " واذا البحار سجرت (سورۂ تکویر) اور دریا آگ ہوجا ئینگے حدیثوں میں ہے کہ قیامت کے دن تمام دریا آگ ہوجا وینگے جسکی وجہ سے جہنم دہکا دیا جاویگا۔ یہ سب کیمیائی افعال کے نتیجے ہیں جو قدرتی طور پر ہوتے ہیں لہٰذا آگ نہ عنصر ہے نہ بسیط نہ مرکب بلکہ فعل کیمیائی ہے۔

۳۵ - جب معلوم ہوا کہ حرارت فعل کیمیائی ہے تو اس بات کو غور کرنا چاہیے کہ آگ پھونکنے اور دھونکنے سے کیوں تیز ہوتی ہے بخلاف چراغ کے جو پھونکنے سے بجھ جاتا ہے وجہ یہ ہے کہ شعلہ کے واسطے جتنی حرارت درکار ہے پھونکنے سے وہ ٹھنڈی ہوتی ہے اور چراغ میں ٹھنڈی ہوا لگتی ہے اور اسکی حرارت کم ہوجاتی ہے اسوجہ سے چراغ گل ہوجاتا ہے بخلاف آگ کے اسکو کثرت سے ہوا پہونچنے سے زیادہ مقدار آکسیجن کی پہونچتی ہے جس سے حرارت تیز ہوتی ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے مفضل سے فرمایا ہے کہ ہوا سے آگ روشن ہوتی ہے (بحار) تو جیکا مطلب یہی ہے کہ ہوا سے آکسیجن پہونچتا ہے اور اوس سے حرارت بڑھتی ہے۔

۳۶ - آگ بھی مثل پانی کے بعض اجسام کو حل کرتی ہے اور جو حل نہیں ہوسکتے اونکے واسطے ہمارے پاس موجودہ حرارت سے زائد حرارت نہیں ہے اگر اس سے زائد ہمکو حرارت ملجاوے تو ہم ان عناصر کو بھی تفریق و تحلیل کرسکیں لہٰذا تجربہ ہمارا محدود ہے حرارت موجودہ پر جسکی وجہ سے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ درحقیقت یہی عناصر ہیں اور یہ کسیطرح حل نہیں ہوسکتے اگر ہم عناصر کی حل و تفریق پر قادر ہوجاویں اوسوقت ہمارا یہ دعوے غلط ہوجاویگا کہ عناصر فنا نہیں ہوسکتے جو انکا خالق ہے وہ موجودہ حرارت سے ہزارہا درجہ زائد حرارت سے سبکو حل و فنا کرسکتا ہے اوسوقت

یہ کیمیا کی تجربہ سب غلط ہو جاوینگے۔

مگر بعض علماء نے یہ دعویٰ ان ہوا ہیں جاتا ہے راکھ رہجاتی ہے جب چراغ یا شمع روشن کرتے ہیں سوائے بتی کی راکھ کے کچھ نہیں رہتا اس سے خیال ہوتا ہے تیل اور موم وغیرہ کے اجزا فنا ہو جاتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے آنکھ سے اوجھل ہو جانا کسی شئے کو معدوم نہیں کرتا ایک بدتر اونچا اڑنے والا نظر سے غائب ہو جاتا ہے جسکی نسبت یہ نہیں کہا جاتا کہ وہ معدوم و فنا ہو گیا ہے یہی حالت ان اجزا کی ہے۔

امتحان۔ ایک بتی جلا کر گلاس شیشہ کی ڈھک دو اسطرح کہ باہر کی ہوا نہ جا سکے تو شمع بجھ جاویگی اور چار کیفیتیں پیدا ہونگی۔

(۱) شمع بجھ جائیگی اسلئے کہ جدید ہوا داخل نہیں ہو سکتی جس سے آکسیجن اوسکو ملے۔

(۲) گلاس میں کاربونک ایسڈ پایا جاویگا جو نظر سے محسوس نہیں ہو سکتا۔

(۳) یہ کاربونک ایسڈ شمع کی کاربن سے پیدا ہوا ہے۔

(۴) شمع کے جلنے سے گلاس کے اندر پانی کے نقطے نظر آوینگے اور بخارات پانی کی شکل میں تبدیل ہو جاوینگے۔ اس سے معلوم ہوا کہ شمع کی کوئی شئے فنا نہیں ہوئی بلکہ شمع کے اجزا کی ہیئت بدل گئے اور آکسیجن سے جسم متحلیل ہو کر کاربونک ایسڈ اور پانی میں تبدیل ہو گیا ہے۔ اس تغیر کو کیمیائی تغیر کہتے ہیں یہی حالت ہر شئے کے جلنے میں ہوتی ہے کہ صورت اور شکل بدل جاتی ہے۔

اسلامی تعلیم میں بھی بتایا گیا ہے۔

(۱) امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا۔ جب چراغ بجھانے پر نور کیا ہو جاتا ہے۔

امام علیہ السلام۔ نور ادھر ادھر جاتا رہتا ہے عود نہیں کرتا۔

سائل۔ پھر آپ کیوں انکار فرماتے ہیں انسان کی اس حالت سے کہ مر کر پھر وہ عود نہیں کرتا اور روح جسم میں کبھی نہیں ملتی جیسے چراغ کا نور چراغ میں نہیں لوٹتا

امام علیہ السلام - انسان کی حالت کو چراغ پر قیاس کیوں کرتا ہے آگاہ ہو
کہ آگ تمام اجسام میں پوشیدہ ہے اور تمام اجسام بالذات قائم ہیں جیسے پتھر
اور لوہا جسوقت ایک کو دوسرے پر مارتے ہیں تو اون دونوں سے آگ پیدا
ہوتی ہے جس سے چراغ روشن ہوتے ہیں جو آگ کی چمک ہے آگ ہر جسم میں موجود
رہتی ہے اور نور اوسکا نکل جاتا ہے۔

(احتجاج شیخ طبرسی ؒ)

(الف) صاف بتایا ہے کہ آگ اور شئے ہے اور نور اور شئے ہے حرارت
جسم میں باقی رہتی ہے لیکن شعلہ اوسکا چلا جاتا ہے۔

(ب) یہ بھی بتایا ہے کہ نور عود نہیں کرتا اسلیئے کہ وہ فعل کیمیائی ہے اوسکے
لیئے اعادہ نہیں اعادہ جواہر کے لیئے ہے نہ اعراض کے لیئے۔

(ج) یہ بھی بتایا ہے کہ لوہے اور پتھر کو رگڑنے سے فرکشن اوسکا حرارت
پیدا کریگا جو طبعی بات ہے اور حرارت سے کاربن لوہے یا پتھر کا آکسیجن سے مشتعل
ہوگا جو نور ہے حرارت کا نور چلا جاتا ہے اور فنا ہو جاتا ہے اسلیئے کہ وہ فعل
کیمیائی ہے لیکن نار یت اور مشتعل کاربن پتھر کا فنا نہیں ہوتا اوسکی نسبت فرمایا ہے
کہ وہ اجسام میں باقی رہتا ہے یہ بحث نہ زک انشاء اللہ میں فرمایا ہے۔

(۲) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال ہوا کہ آپ حشر و نشر کے
کیوں قائل ہیں حالانکہ بدن انسان کا سڑ گل جاتا ہے اعضا جدا ہو جاتے ہیں
ایک عضو درندہ کھا جاتا ہے دوسرے عضو کو ہوا منتشر کردیتی ہے
تیسرا عضو مٹی ہو کر خاک میں مخلوط ہو جاتا ہے اور اوس مٹی سے دیوار بنائی
جاتی ہیں ایک جسم سیکڑوں صورتوں میں آجاتا ہے امام علیہ السلام نے جو کچھ درندے
اور حشرات الارض جسم انسانی کو کھا جاتے ہیں یا جسقدر جسم انسانی جل جاتا ہے
وہ سب مٹی میں محفوظ رہتا ہے (احتجاج طبرسی رہ)
سائل سمجھتا تھا کہ جسم انسانی سڑ گل کر اور جل جلکر فنا ہو جاتا ہے معصوم نے فرمایا

کوئی شئے سڑنے گلنے اور جلنے سے فنا نہیں ہوتے بلکہ دوسری صورتوں مین تحلیل ہو جاتے ہین مٹی مین محفوظ رہنے سے بتایا ہے کہ جو اجزا انسان مین نسبت گیز و سیال عناصر کے زائد ہین جنے غالب کر انسان کے بتایا ہے کہ وہ زمین ہی پر رہتا ہے۔

۵۴ شعلہ کیا چیز ہے۔ کیمیا مین ثابت ہوا ہے حرارت کے باعث گیز کے ذرات درخشندہ ہونے کو شعلہ کہتے ہین خواہ چراغ کا ہو خواہ لکڑی کا ہیڈروجن اور آکسیجن ملنے کے وقت اسقدر حرارت پیدا ہوتی ہے کہ اوسکے باعث سے ذرات آکسیجن و ہیڈروجن کے درخشندہ ہو جاتے ہین عام چراغ جلنے سے یہ کیفیت ہوتی ہے کہ تیل یا چربی وغیرہ کے اجزا متفرق ہوتے ہین اور کاربن آکسیجن کے ہمراہ ملتا ہے ملنے کے وقت اسقدر حرارت ہوتی ہے کہ ذرات کاربن کے روشن ہو جاتے ہین مختلف شعلون کی حرارت اور درخشندگی مین فرق ہے یہ ضرور نہین کہ شعلہ کی حرارت زیادہ ہونے پر روشنی کی زیادتی بھی منحصر ہو۔ ہیڈروجن کے شعلہ مین اگرچہ حرارت بہت ہے مگر درخشندگی اسقدر کم ہے کہ دن کی روشنی مین بھی شعلہ اچھی طرح سے نظر نہین آتا شعلہ کی روشنی اوسکے اندر جسم مصمت قائم کے ہونے پر منحصر ہے جو حرارت کے باعث سے درخشندہ ہوتا ہے۔

(مثال) قندیل روشن کرو اوسمین دھوان نہین ہوتا ہے بلکہ صاف روشنی ہوتی ہے اگر چارون طرف سے مسامات قندیل کے بند کر دین یا بتی بہت اونچی کر دین تو بہت کثیف دھوان نکلتا ہے وجہ یہ ہے کہ صورت اول مین شعلہ کی حرارت سے کل کاربن جلتا ہے اسوجہ سے کاربن سے نور زائد نکلتا ہے اور دوسری شکل مین کل نہین جلتا ہو اوسوجہ سے کہ کاربن کو ہوا نہین پہونچتی مسامات بند ہونے سے یا بتی زائد اونچی ہونے سے زائد ہوا لگتی ہے جس سے کاربن دھوان بنکر اوڑتا ہے پس زائد روشنی شعلہ کے سبب اوس گیز کے ہوتی ہے جو مشتعل کاربن سے نورانی نکلتا ہے اور کمی نور کی خصوص ہیڈروجن

کی وجہ سے جسمیں کاربن نہیں ہوتا۔
اسلامی تعلیم میں شعلہ کی ماہیت یوں بتائی ہے ان الفاظ میں جنکو جنگلی عرب سمجھ سکیں
امام جعفر صادق علیہ السلام نے تمام اجسام میں آگ پوشیدہ ہے اور تمام اجسام
بالذات قائم ہیں مثل پتھر اور لوہا کے جس وقت ایک کو دوسرے پر مارتے ہیں تو
دونوں سے آگ پیدا ہوتی ہے جیسے چراغ روشن ہوتے ہیں اور جو شعلہ ہے
آگ کی آگ ہر جسم میں موجود ہے اور ضوء اسکی متعلق ہے (احتجاج طبرسی)
حرارت اور ناریت اور شئے ہے اور شعلہ اور شئے ہے حرارت پتھر اور لوہا
میں موجود ہے لیکن ان دونوں کی رگڑ سے کاربن اکسیجن سے روشن ہو جاتا
ہے وہی شعلہ ہے جسکو آگ کی ضو فرمایا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ حرارت کو نور لازم نہیں
امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سورج میں نور عرش کا ہے اور حرارت
جہنم کی قیامت میں سورج کا نور عرش کو پلٹا دیا جائیگا اور حرارت جہنم کو (تقریب قرآن)
(مجمع البحرین) اس حدیث میں صاف بتایا ہے کہ نار و نور دو چیزیں ہیں اور دونوں
کے دو مخزن ہیں۔
اسم شمع یا چراغ کے شعلہ میں تین طبقوں پر منحصر ہے طبقہ اندرونی، متوسط، بیرونی
اندرونی کو طبقہ اسود یا غیر مشتعل کہتے ہیں یہ ٹھیک بتی کے اوپر جلنے والی شئے
سے گیس نکلکر جمع ہوتا ہے وہاں اکسیجن موجود نہیں ہے کہ اوسکے ہمراہ ملکر جلے
دوسرے متوسط طبقہ منور ہے اسکو کچھ حصہ گیس کا اکسیجن سے مل جاتا ہے اگرچہ
ضیا ہے اور کاربن مشتعل تیل حرارت کے باعث سے روشن ہو جاتا ہے
تیسرا طبقہ غیر منور ہے یہاں پر گیس کامل طور پر جلتا ہے اور اکسیجن کیساتھ
کامل وصال حاصل ہوتا ہے یہ حصہ سیاہ اسلئے ہے چراغ روشن نہیں ہے اگر ایک
پتلی شیشہ کی نلی کو ہم ایک سرے کی طرف اندرونی طبقہ میں رکھیں تو گیس دوسری
جانب نلی سے نکلنے لگی جسکو ہم حرارت دیکر روشن کر سکتے ہیں اور اگر ایک
لکڑی کا ٹکڑا عین بتی پر یعنی اندرونی طبقہ میں چند لمحے کے لیے رکھیں تو لکڑی

نکالی پڑ جاویگی اور اندر سے سیاہ نکلے گی جلے گی نہیں۔ طبقہ منورہ میں گیز تمام کمال
نہیں جلتی بلکہ تھوڑے عرصے سے کاربن علیحدہ ہو کر حرارت کے باعث سے روشن
ہوجاتا ہے اور یہی حصہ شعلہ کا روشن طبقہ ہے۔ تیسرا طبقہ ہے جہاں آکسیجن بکثرت ہے
اور کاربن اور ہیڈروجن مقابل آکسیجن سے آکر تمام و کمال جلکر کاربونک ایسڈ اور پانی میں
تبدیل ہو جاتا ہے اگر روح الخمر سے چراغ اور بلو پائپ (پھکنی) سے پھونکیں تو شعلہ نیلا
ہو جاویگا اور اسکی نورانیت بالکل جاتی رہیگی اندرونی طبقہ بالکل غائب ہو گا کیونکہ آکسیجن
نیچے ہی سے اوپر پہونچایا جاتا ہے۔ نیلے شعلے کے صرف دو طبقے ہونگے اندرونی
نیلے رنگ کا اور بیرونی زرد رنگ کا اندرونی میں کاربونک آکسائڈ ہے جو نیلے
رنگ کے شعلے سے جلتا ہے اور جب وہ اور آکسیجن ملکر کاربونک ڈائی اوکسائڈ میں
تبدیل ہوتا ہے تو وہ بیرونی زرد شعلہ ہے ان دو قسم کے شعلوں میں جو بلو پائپ
کے ذریعے سے پیدا کئے جاتے ہیں عجب صفت پائی جاتی ہے اندرونی کو جو رنگت نیلی
یعنی شعلہ تحلیل کرتے ہیں اسواسطے کہ دھاتوں کے اوکسائڈ کی آکسیجن کو لیکر انکو خالص
دھاتوں میں تحلیل کر دیتا ہے اور بیرونی کا نام اوکسی ڈائزنگ فلیم یعنی شعلہ آکسیجن دہندہ کہہ سکتے
ہیں چونکہ اس مقام پر شعلے کے آکسیجن بہت ہے اسواسطے دھاتوں کو اوسکے مقابلہ میں لاتے
ہیں تو اوکسائڈ میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ مثلاً ایک تھوڑا سا لیڈ اوکسائڈ جو سرخ ہوتا
ہے کوئلے کے ایک سوراخ کرکے اوسمیں رکھکر بلوپائپ کے شعلے اندرونی میں رکھیں تو
وہ صرف خالص سیسہ رہجاویگا پھر اوسکو بیرونی شعلے کے مقابلہ میں لانے سے پھر سیسہ
اوکسائڈ بنجاویگا۔ اسی آگ کی نسبت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مفضل سے
فرمایا ہے کہ یہ آگ ہے جو کھانے بن باقی نہیں۔ (ترجمہ) ال... جلانے ہوئی آگ
کی تقویت محض کھانے پر منحصر ہے یہ استعارہ ہے جسقدر کاربن جلیگا اوسیقدر
آگ کو تقویت ہوگی جہنم کا ایندھن بتایا جاتا ہے اسی خیال سے قیاس نہیں ہے جسمیں انسانی ایندھن
ہو اسکے آکسیجن سے جلایا جاویگا اور جہنم کا ایندھن محض انسانی کاربن ہوگا۔

اپنا ایندھن سے ہر ایک

سے کے سیلے جلنے کو جداگانہ خاص درجہ کی حرارت ضرور رہے اگر اوسقدر حرارت نہ ہو تو وہ ہواسے جسم نہ جلیگا مثلاً تانبہ دھات کی جالی کا ٹکڑا ایک شعلہ پر رکھنے سے وہ شعلہ اسقدر ٹھنڈا ہو سکتا ہے کہ گل ہوجاوے عوام مین چراغ گل ہونے کو ٹھنڈا ہوجانا بہت صحیح ہے یہی وجہ ہے کہ شعلہ اگر باد تند چلتی ہو تو قائم نہین رہ سکتا ہے جو خاص درجہ کی حرارت جلنے کے سیلئے درکار ہے نہین پہونچ سکتی - اس بات کا ثبوت یہ ہے -

(مثال) تانبہ کی باریک جالی تار نکی جسکی فی مربع انچ مین سات سو سوراخ ہون گول گیز کے شعلہ کے مقابلہ مین لا دین اور اوسکو روشن کرین تو ممکن ہے کہ کوئی شخص اس جالی کو اوپر لیجاوے تو بھی گول گیز جالی کے اوپر جلا کریگا نیچے چراغ ٹھنڈا رہیگا جبتک جالی خوب گرم نہ ہوجاوے اسی قدرتی قاعدہ پر سر ہمفری ڈیوی صاحب نے محافظ چراغ بنایا ہے -

یہی حال دھاتون کے پگھلنے کا ہے اونکے پگھلنے کیواسطے بھی مختلف درجات ہوتے ہین دیکھو ذیل کی فہرست -

(جو حرا احمر کی حرارت سے کم مین پگھل جاتے ہین)

پارہ	بعد صفر ٣٩	پٹاسیم	١٤٤٫٥	سوڈیم	٢٠٧٫٧	لیتھیم	٣٥٦
ٹن	٤٤٢	لڈ	٦١٧	زنک	٧٧٣	٠	٠

(جو حرا احمر کی حرارت سے کم مین نہین پگھلتے)

سلور	١٨٧٣	آئرن	بھٹی کی نہایت سخت حرارت مین پگھلتے	میگنیز	بھٹی کی نہایت سخت حرارت مین پگھلتے ہین	کاپر	١٩٩٦
نکل	بھٹی کی نہایت سخت حرارت مین پگھلتے ہین	گولڈ	٢٠١٦	کرومیم	بھٹی کی نہایت سخت آگ مین بھی بمشکل ادھورے پگھلتے ہین	کوبالٹ	بھٹی کی نہایت سخت آگ مین پگھلتے ہین

سنکھیا وغیرہ	بعض کی نہایت سخت آگ میں گداز ہوتی ہیں پگھلتے نہیں	پلاٹینم وغیرہ	صرف ہوا کی پھونک سے شعلہ کی آگ سے پگھلتا ہے

(وسواس تعلیم پر شبہ) کہا جاتا ہے جہنم کی آگ کی وہ تیزی جو اسلامی کتابوں میں
مذکور ہے اس کا مقتضا یہ ہے کہ ہر شے گیس کی حالت میں ہو پھر جہنمی اشیاء اور جہنم کے
موکل فرشتے کیونکر مجسم باقی رہ سکتے ہیں۔

(جواب) وہ ایسے مفردات سے بنے ہیں جو جہنمی آگ سے بھی گیس ہو کر لیا گداز
بھی نہیں ہوسکتے جیسا کہ دنیا میں ہم دھاتوں کو مختلف درجہ حرارت سے پگھلتا دیکھتے ہیں
اور یہ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ ایک ہی حرارت سے سب دھاتیں کیوں نہیں پگھلتیں ہر شے
کی قابلیت و استعداد جدا ہے۔

اور طبقات جہنم کی حرارت میں تفاوت و فرق ہونا بھی اسی مقام سے سمجھ میں آتا ہے
ہر طبقہ میں جہنم کے مختلف حرارتیں مختلف درجہ کی ہیں۔
کہیں یہ شدت حرارت کی ہے
سرابیلھم من قطران (سورۂ ابراہیم) تانبہ کے پائجامے جہنمیوں کے ہونگے
[illegible] اس بات سے کہ تپتے ہوئے تانبہ میں جہنمی سر تک ڈبو دئے جاوینگے
کہیں حرارت کی یہ شدت ہوگی ویسقیٰ من ماء صدید (سورۂ ابراہیم) اہل جہنم کو
وہ پانی پلایا جاویگا جو جہنمیوں کی جلد سے نکل کر ٹپکے گا۔ غالباً پینے والے ادنیٰ
درجہ کے ہونگے جہاں اتنی حرارت نہ ہوگی۔

کہیں اسقدر تیزی حرارت کی ہوگی کلما نضجت جلودھم بدلناھم جلوداً غیرھا
(سورۂ نساء) جب کھالیں ان کی گل جاوینگی تو پھر دوسری کھالیں ان کو پہنا دی جاوینگی
اور کہیں اسقدر حرارت ہوگی انما یاکلون فی بطونھم ناراً (سورۂ نساء)
دوزخیوں کے پیٹ میں آگ بھر دی جاویگی۔ ان آیات کا یہی مقصود ہے کہ مختلف
درجے بحسب اختلاف درجات حرارت ہیں اور وہ آگ محض جہنمیوں کے متاثر ہونے کی غرض
سے ہے نہ خادم و موکل جہنم کے تاثر کے واسطے۔

۴۳ - کل دھاتین عام درجہ کے موسم مین ٹھوس ہین باستثنا پارہ کے جو سیال ہے
بعض دہاتین ایسی ہین جو قبل پگھلنے کے بطور ربڑ کے ہو جاتے ہین اور انمین ایک
طرح کی لزوجت آجاتی ہے مثلاً لوہا پلاٹینم وغیرہ اور اس حالت مین جب دو ٹکڑون کو
ایسی دھات کے ملاکر چوٹ دین تو وہ اسطور پر ملجاتے ہین کہ ٹھنڈا ہونے پر جوڑ کا مطلق
نشان نہین معلوم ہوتا۔

اکثر دھاتین سیماب طبع ہین یعنے حرارت کے باعث سے بخار کی شکل مین تبدیل ہوجاتی
ہین اور قیاس کیا گیا ہے کہ اگر ہمکو کوئی تدبیر اسقدر حرارت پہونچانے کی جو بالفعل
کے تدابیر سے زیادہ ہو معلوم ہوجاوے تو شاید کوئی دھات ایسا ہو جو اس
صفت سے بَرا ہو ہمارے کرہ کے عام موسم کی یہ حالت ہے اور کرہ دن پر قیاس
نہین ہو سکتا ممکن ہے اور کرون پر کل دھاتین عام موسم مین سیال ہون یا بجاے
سیال کے گیس ہون مثل کرہ آفتاب کے اسیطرح ممکن ہے کہ جو ہمارے کرہ پر سیال
گیس ہین دوسرے کرون پر وہ گیس سیال ہون اور سیال جامد ہون اور بجاے
ہمارے گیس و سیال کے اور کرون کے گیس و سیال اور ہی چیزین ہون مثل کرہ ارض
نجون کے ایسی صورت مین انکے آثار و خواص جدا ہونگے۔

۴۴ - کاربونک ڈائی اوکسائڈ - علامت ک ا۲ مقدار اتصال ۴۴ وزن
مادی ۲۲ اس مرکب کو کاربونک ایسڈ بھی کہتے ہین جب کاربن ہوا یا آکسیجن کے
مقابلہ مین جلے تو یہ مرکب بنتا ہے۔ یہ مرکب ہوا مین اور بہت سے چشمون مین موجود
ہے انسان کے تنفس اور مختلف اشیا کے جلنے سے یہ مرکب رہنے کے مکانون مین
میدان اور کھلے جگہون کی نسبت زیادہ ملتا ہے۔ جب کسی جگہ کی ہوا مین فیصدی
(۱۰) حصہ بھی کاربونک ایسڈ موجود ہو تو قابل رہنے کے نہین تخمیر کی کیفیت
کیوقت کاربونک ایسڈ بہت پیدا ہوتا ہے اور اندھے کنوؤن اور غارون مین
اور کوئلہ کی کانون مین بھی پایا جاتا ہے۔ کاربونک ڈائی اوکسائڈ بلا رنگ و بلا بو لطیف
شئے ہے ذائقہ اسکا قدرے تیز آبی وزن متناسبہ ۱٫۵۲۹ ہے اور پانی مین حل ہوجاتا ہے

۴۳ درجہ ہیں باعتبار حجم ایک حصہ پانی میں ۹۰۱/۷۶ یہ مرکب حل ہوتا ہے کیلسیم ایک
سینے چونے کے ہمراہ مکرر ہ نمک بنتا ہے جیسے کیلسیم کاربونیٹ کہتے ہیں
یہ ۲۸ مرتبہ زیادہ وباؤ سے ۳۲ درجہ کے موسم میں کاربونک ڈائی اوکسائڈ
سیال ہوجاتا ہے اور بھی زیادہ سردی پہونچنے سے ثقیل مثل برف کے کوئی شے
وسکے اندر حل نہیں ہوتی جلتے ہوئے بتی فی الفور اوسمیں گل ہوجاتی ہے یہ
مرکب جب اندھے کنوین اور غاروں میں اور کوئلہ کی کانوںمیں پایا جاتا ہے
توچونکہ یہ زہر قاتل ہے تو ایسے مقام پر ہزاروں جانیں تلف ہوگئی ہیں ۔
قرآن مجید میں ہے ’’ قل اعوذ برب الفلق (سورہ فلق) کہو (اے رسول ؐ)
پناہ مانگتا ہوں میں رب فلق سے ‘‘
فلق جہنم میں ایک کنواں ہے جسکی حرارت سے اہل جہنم فریاد کرتے ہیں (تفسیر قمی ؒ
مجمع البحرین) دنیا میں ایسے کنوؤں کا موجود ہونا ثابت ہے تو جہنم میں ایسے
کنوئیں سے کب انکار کرسکتے ہیں کوئلہ کی کانوں اور اندھے کنوؤں میں یہ گیس موجود
ہے اور جہنم میں بھی ایسا کنواں ممکن ہے اور جبکہ قبر میں یہ گیس کثرت سے پیدا ہو اوسکو
قبر کو بیشک کہہ سکتے ہیں کہ وہ ایک جہنم کا گڑھا ہے جیسا کہ ہمیشہ نہیں ہے
اس گیس سے حفاظت کے لئے اہل فرنگ کے ایک دانا گیلی برٹ صاحب نے
ایک ایسا عمدہ آلہ تنفس بنایا ہے کہ اوسکو پہنکر آدمی جا سکتا ہے جیسے خراب اور زہریلی
ہوا کے سبب جلا جاوے کچھ اثر نہ ہوگا جہاں آگ لگی ہو اور دھواں گھٹا ہو
وہاں اس آلہ کو لگا کر انسان بلاخوف خطر چلا جا سکتا ہے ۔ اس آلہ کے موجد کو
بہت بڑا انعام ملا اور فرانس میں اسکا رواج ہوگیا موٹے کپڑے کے کپڑے کا
ایک تھیلہ مشک نما بنایا ہے اوسپر ایسا مصالحہ چڑھایا ہے کہ ہوا اوسمیں سے
نہ نکلے بلکہ آگ بھی اوسمیں اثر نہیں کرتی پانچ فیٹ مکعب ہوا اوسمیں بھر
دیجاتی ہے اسکو پہننے والا پشت پر بذریعہ ایک پٹی کے کمر سے باندھ لیتا ہے
اور اوپر کیطرف اس سے ہر دو جانب ربڑ کی نلیاں کندھے کے قریب ہوکر

آتی ہین وہ ایک سینگ کے ٹکڑے مین لگی رہتی ہین جو منھ مین لگا لینا ہوتا ہے آدمی ان نلیون کے ذریعہ سے سانس لیتا ہے اور منھ بالکل بند ہوجاتا ہے باہر کی ہوا بالکل نہین جانے پاتی اور ناک بند کرنے کے لئے بھی اس آلہ کے ہمراہ ایک ایسی ڈاٹ بنی ہوئی ہے کہ اس سے ناک بالکل بند ہوجاتی ہے آنکھون کے لئے ایسے عمدہ حلقہ بنے ہوئے ہین کہ اونکے پہن لینے سے آنکھون کی کماحقہ حفاظت ہوجاتی ہے اور آدمی کو سب کچھ دکھائی دیتا ہے۔ گیلی برٹ صاحب کی اس ایجاد پر انعام ملے۔ اور حضرت ابراہیم نبی کا آتش نمرود سے بچ جانا اس قابل بھی نہ ہو کہ اوسکی تصدیق کیجاوے طرح طرح کے اوس پر شبہہ وارد کئے جاتے ہین۔ دیکھو جب نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو آگ مین ڈالدیا تو جبرئیل امین بہشت سے ایک پیراہن لائے تھے جو حضرت ابراہیم کو پہنا دیا تھا (حیات القلوب مجلسی۔ مجمع البحرین)

۵۴ - بدون آگ کے جل اوٹھنا پہلے قیاس مین نہ آتا تھا اب ثابت ہوگیا ہے کہ آگ ہی پر جلنا منحصر نہین ہے اور حرارت کی کوئی حد معین نہین ہے جتنے کہ بالخصوص کی گرمی جل اوٹھنے کو کافی ہے جیسا کہ فاسفورس خفیف ہاتھ کی گرمی سے جل اوٹھتا قرآن کی تعلیم مین بھی اس قانون کا ذکر ہے یکاد زیتھا یضیٓ ولو لم تمسسہ نار (سورہ نور) قریب ہے تیل اوسکا روشن ہوجاوے اگرچہ آگ نے اوسے نہ چھوا ہو۔

۴۶ - قبر مین فرشتگان عذاب کا آنا اور گرز کے پڑتے ہی قبر کا آگ سے مملو ہوجانا یہ بھی بتلاتا ہے کہ گرز کی کیمیائی ترکیب دو یا دو دھات سے ہے جسکے انسانی کیمیا سے ایسی کشش ہے جو مقابل مین آتے ہی آگ پیدا کر دیتے ہین۔

فصل آگ کے مرکبات

۴۷ - نباتات کو آگ کی بڑی ضرورت ہے علم نباتات سے معلوم ہوتا ہے کہ جو درخت دھوپ مین ہوتے ہین اونمین روئیدگی زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت اون

درختون کے جو سایہ مین ہوتے ہین اور جو درخت اندھیرے مین ہین یا وہ تخم جو اندھیرے مین بو یا جاوے ہرگز نہ اوگے گا اس سے معلوم ہوا کہ روئیدگی آفتاب کے نور کی محتاج ہے اور دوسرے یہ ہے کہ حرارت سے آفتاب کی [illegible] الیسٹرحل ہوتا ہے اور حل ہو کر [illegible] رنگ لیتا ہے اکسیجن چھوڑ دیتا ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آگ کی نسبت فرمایا ہے "ایک وہ آگ ہے جو بجتی ہے کھاتی نہین یہ درخت کی آگ ہے (کھانے پینے سے استعارہ ہے [illegible] ہوا سے حاصل کرنے کا اور کھاتی نہین اس سے یہ مطلب ہے کہ جیسے جلائی ہوئی آگ [illegible] کو مثلاً لکڑی تیل چربی وغیرہ صرف ہوتی ہے اسکی ضرورت اس آگ مین نہین ہے۔

(۲۳) قرآن مجید مین ہے "الذی جعل لکم من الشجر الاخضر نارا فاذا انتم منه توقدون (سورہ یٰس) وہ خدا ایسا ہے جسنے سبز درخت سے تمہارے لیے آگ پیدا کی [illegible] اس آگ سے روشنی کرتے

(۲۴) افرایتم النار التی تورون ءانتم انشاتم شجرتها ام نحن المنشئون نحن جعلناها تذکرة ومتاعا للمقوین (سورہ واقعہ)

ہر درخت مین آگ ہے [illegible] ثابت ہے خدا کے [illegible] قوم [illegible] مین آگ کو ظاہر کر [illegible] ہے اور عمل کیمیائی کا بھی محتاج نہین [illegible] رکھتے ہین اور دوسرے قسم کا [illegible] ان آپس مین رگڑی جاتی ہین تو [illegible] سے آگ نکلتی ہے [illegible]

(۲۵) ان شجرة الزقوم طعام الاثیم کالمهل یغلی فی البطون کغلی الحمیم (حاشیہ [illegible]) زقوم ہے غذا گنہگارون کی [illegible] آگ لگا [illegible] جہنم مین ہے۔

(۲۶) حیوانی [illegible] ہے اسلیے کہ انسان اکسیجن ہوا سے

لیتا رہتا ہے اور کاربن ہمیشہ خارج کرتا رہتا ہے اور یہ حرارت ہمکو ہمیشہ محسوس ہوتی ہے اور یہ گرمی ہمارے جسم مین اوس حرارت سے کہین بڑھی ہوئی ہے جو ہمارے تنفس مین ہوتی ہے اور جن چیزون پر بیٹھتے ہین یا لیٹتے ہین اور پتھر وغیرہ کی حرارت سے اور جبتک انسان وحیوان زندہ ہے اوسکے جسم کی حرارت تمام مادیات کی حرارت سے بڑھی ہوتی ہے اور جب وہ مرجاتا ہے تو ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور اسکی جسم کی حرارت ہوا گردی محیط کی حرارت یا جس چیز پر لیٹتا ہے اوسکی حرارت کے برابر ہوجاتی ہے۔ پس انسان کے تنفس سے کاربن نکلتا ہے اور صورت اوسکی یہ ہے کہ ہوا سانس لینے سے اور کھینچنے سے منہ اور ناک اور قصبہ ریا کے ذریعہ سے ریہ تک پہونچتی ہے یہ دونون پھیپھڑے دونون پہلوؤن مین سینہ کے ہین جنمین باریک خون کی نالیان ہین جو باہم ملے ہین اور تمام بدن کا خون ادنمین آتا رہتا ہے۔ تمام جسم کا کاربن اوسمین ملا ہے اور ریہ کا پردہ نہایت لطیف ہے اور ہوا نے گردی جسمین آکسیجن ہے وہ بھی بھرا ہوا ہے ادن نالیون مین جو قصبہ ریا سے اور ریہ سے نکلی ہین آکسیجن ادن نالیون کی راہ سے ریہ مین داخل ہوتا ہے اور خون سے ملجاتا ہے اور تمام جسم بدن مین پھیلتا ہے پھر تنفس کے ذریعہ سے وہ شکل مین کاربونک ایسڈ کے باہر نکلتا ہے اس فعل کیمیائی سے حرارت پیدا ہوتی ہے۔

دلیل اس بات کی کہ جسم مین کاربن ہے۔ اگر ہم گوشت کو بھونین اور آگ سے جلا دین تو کوئلہ ہوجاتا ہے یہی کاربن اور یہ بڑا جز ہے ادہ حیوانی کا اور کاربن جب آکسیجن سے مرکب ہوتا ہے تو اوس سے کاربونک ایسڈ پیدا ہوتا ہے جیسا کہ چراغ کے جلنے سے اور لکڑی اور کوئلہ جلنے سے اکسا بنتا ہے فرق یہ ہے کہ چراغ وغیرہ کا کاربونک ایسڈ ایک مقام پر اوسمین مجتمع ہے اور جسم کا کاربونک ایسڈ متفرق ہوتا ہے ہر جز جسم مین ہر ذرہ جسمانیات کا ذرہ ہے جس سے آکسیجن کے ہر ذرہ سے ترکیب ہوتی رہتی ہے

اور اسیکے بقدر حرارت پیدا ہوتی ہے۔ یعنے جتنے جز کو جسم کے تغیر کیمیاوی
ہوتا ہے اوسیقدر اوسمین حرارت ہوتی ہے مثلاً جوف قلب مین زائد حرارت
ہوتی ہے انگلیون مین زائد حرارت ہوتی ہے پس یہ اگر ایسا ہو تو تمام جسم مین متفرق
ہے اگر ایکجا جمع ہو جاوے تو جسم اسطرح سے روشن ہو جاوے جیسے شمع روشن
ہوتی ہے اور تمام شمع کا ادک الٹ فتیلہ کے ایک نقطہ مین جمع ہو جاتا ہے
اس کل بیان سے چار باتین معلوم ہوتی ہین۔

(۱) تنفس کے ذریعہ سے آکسیجن ہوا کا اوس خون مین ملتا ہے جو پھیپھڑون [illegible]
جاتا ہے اور وہان سے ہر ذرہ مین جسم کے چلا جاتا ہے۔

(۲) تنفس کی احتیاج ہر ذی روح کو ہے اسوجہ سے [illegible]
ہے جو ہوا کے کرہ کی ہی مین محفوظ ہے۔

(۳) فائدہ آکسیجن کا یہ ہے کہ [illegible] کو جا دیتی ہے [illegible]
ہے اور آکسیجن سے کاربن مرکب ہو جاوے اور اس سے ترکیب [illegible]
ہو یعنے ترکیب سے ان دونون کے وہ حرارت پیدا ہو جو جسم کی [illegible]
ضروری ہے۔

(۴) [illegible] کاربن کو حاصل کرتے ہین اور [illegible] ایک [illegible] کرنا [illegible]
اسلامی تعلیم مین بھی بقاے انسانی آگ سے بتائی ہے " امام جعفر صادق علیہ السلام
فرماتے ہین آگ انسان کے لیے ضروری شئے ہے [illegible] اوسکا یہ ہے کہ اگر نہ
حیوان آگ کیوجہ سے کھاتا اور پیتا ہے اگر آگ حد مین نہ ہو تو کھانا پینا ہضم
نہ ہو۔ علل الشرائع و بحار۔

اور انسانی اوسکی نسبت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے
انسان مین جو نور کا جز ہے اوس سے وہ دیکھتا ہے اور سمجھتا ہے۔ علل الشرائع
بحار پھر امام جعفر صادق علیہ السلام نے انسانی خلقت کی نسبت تفصیل سے
فرمایا ہے کہ جسنے پہلے قیاس کیا وہ ابلیس ہے اسنے آدم کی نسبت کہا مجھکو

خدا نے آگ سے پیدا کیا ہے اور آدم کو مٹی سے بنایا اگر ابلیس جانتا کہ
آدم کن چیزوں سے بنے تھے تو کبھی فخر نہ کرتا۔ خدا نے ان کو نور سے خلق کیا اور
جنوں کو آگ سے اور دوسری صنف ہوا سے پیدا ہوئی ... ری صنف جنوں کی
پانی سے پیدا ہوئی اور آدم علیہ السلام کو مٹی سے بنایا اور ان میں نور دار روح
ہوا پانی داخل کیا۔ تو ان میں عقل و فہم و فراست و بصارت حاصل ہوئی آگ سے
آدم کھاتے پیتے تھے اگر معدہ میں آگ نہ ہوتی تو ... ہضم نہ کر سکتا۔ اور
... ہوا نہ ہو تو معدہ کی آگ کبھی روشن نہ ہوتا اور اگر پانی نہ ہو تو باطن کی آگ
انسان کو جلا دے یہ پانچ چیزیں آدم علیہ السلام میں تھیں اور ابلیس میں
ایک ہی شئے تھی اوسنے فخر کیا لا اختصاص کے بجا ... کیمیا نے ...
انسان وحیوان میں ثابت کر دیا ہے انسان کا جزو اعظم کاربن ہے جب ...
آکسیجن کا اتحاد ہوتا ہے تو آگ پیدا ہوتی ہے یہ آکسیجن ہوا سے داخل جسم انسانی
ہوتا ہے اور اوس سے کاربونک ایسڈ بنتا ہے جو نور ہے جب انسان مر
جاتا ہے تو قبر میں یہ سب اجزا ادھر نکل کر غائب ہو جاتے ہیں صرف انسانی کا ...
رہجاتا ہے اور اوسکے ساتھ بعض عنصری اجزا جو کہ اصل انسانی ہیں اونھیں
طین کہا گیا ہے۔

۴۸ ہر حیوان جو کاربن خارج کرتا رہتا ہے اور ہمیشہ مثل شمع جلتا ہے
پس چاہیے کہ اوسکا کاربن ختم ہو جاوے اور مثل شمع جل جاوے۔ یہ اسوجہ سے
نہیں ہوتا کہ کاربن جسم حیوانی میں کھانے پینے کی وجہ سے ہمیشہ جدید پیدا ہوتا
رہتا ہے اگر کھانا پانی بند ہو جاوے تو حیوان دبلا ہو کر ضعیف ہو جاتا ہے
پہلے برد اطراف ہوتا ہے پھر تمام بدن ٹھنڈا ہو جاتا ہے اوسکے بعد روح
بھی ٹھنڈی ہو جاتی ہے چونکہ فعل کیمیائی جس سے جسم میں حرارت پیدا ہوتی ہے
باطل ہو جاتا ہے اور فورا مر جاتا ہے۔ لہذا غذا کا ہمیشہ اہتمام چاہیے تا کہ کاربن
پیدا ہوتا ہے جیسا کہ آگ کیواسطے لکڑی اور کوئلہ کی ہمیشہ ضرورت رہتی ہے یہ مسئلہ

فزیالوجی کا ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ بہ شرط حیات اس فن مین مفصل بیان ہوگا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے مفضل سے اقسام مین آگ کے بیان فرمایا ہے "ایک وہ آگ ہے جو کھانا پیتی ہے ہر وہ آگ ہے جو ہر ذی روح مین ہے (خصال بحار) بیشک حیوانات کی حرارت غریزی کھانے پینے سے پیدا ہوتی ہے اور اس آگ کی تقویت کھانے پینے پر منحصر ہے اور یہی آگ سبب بقاء حیوان و انسان ہے۔

۴۹ — دھاتون کو جس طرح سے غیر دھاتو سے عقد کی کشش ہے اوسی طرح سے دھاتون کو دھاتو سے اور غیر دھاتون کو غیر دھاتو سے عقد کی کشش ہے سیال جامد کے ساتھ منعقد ہوتے ہین اور جامد جامد کیا تھا سیال سیال کیا تھا سیال گیس کیا تھا گیس گیس کیا تھا گیس جامد کیا تھا صرف شرط یہ ہے کہ عقد کی باہم کشش ہو۔ حیوانین ہم دھات اور غیر دھات جامد و سیال و گیس سب پاتے ہین لیکن زاید حصہ اجسام جامد کا ہے لہذا انسان کو ہم جسم جامد قرار دیتے ہین لیکن کوئی وجہ نہین ہے کہ ہم ایسی مخلوق سے انکار کرین جن کے جز غالب سیال ہو یا گیس و سیال سے مرکب ہو یا محض گیس ہو ان سے اگر انہین عقد کی کشش نہ ہو تب البتہ ایسی مخلوق سے انکار ہو سکتا ہے۔

اسلامی تعلیم بتاتی ہے ۔ ایسے ذی روح بھی ہین جنکی خلقت اجسام جامد سے نہین ہے بلکہ انکی خلقت گیس سے ہے۔

(ا) قرآن مجید مین ہے "وخلق الجان من مارج من نار (سورہ رحمن) اور خلق کیا جنون کو ملی ہوئی آگ سے" مارج کے معنے مفسرین نے شعلہ وغیرہ کے خالص کے گئے ہین لیکن مرج کے معنے آمیزش کے ہین کثرت سے استعمال مرج کا ملونی مین ہوتا ہے دیکھو کلام عرب مین اظائر۔

(الف) جس وقت ایک شے دوسری مین ملجاوے تو کہتے ہین "مرجت الشيء بالشيء" ایک شے دوسری مین ملگئی۔

(ب) قرآن مجید میں ہے "فی امر مریج" یعنے امر مختلط۔
(ج) مرض جب طبیعت میں دخل کرلے اور نجاوے تو کہتے ہیں "
(د) مرجت عهودهم "عہد انکے مخلوط ہوگئے"۔
(ہ) حدیث میں ہے "کیف انتم اذا مرج الدین" کیا تمہاری حالت ہو جب دین مخلوط ہوجاوے۔
(و) وہ وسیع زمین جس میں گیاہ ہو اور چوپائے اس میں چرتے ہوں اوسکو عرب کہتے ہیں "مرج الارض"
مذکورہ لغات سے ہم جنون کی خلقت میں بھی کہہ سکتے ہیں کہ خلقت انکی آگ کی آمیزش سے ہے۔
(۳) پھر قرآن مجید میں ہے "والجان خلقناه من قبل من نار السموم" (سورہ حجر) یعنے جنوں کو خلق کیا قبل میں آتش زہرناک سے "سموم" عرب میں اوس بخار کو کہتے ہیں جو آگ سے بلند ہوکر گرم ہوا چلو لوہ کہتے ہیں اسکا نام بھی باد سموم ہے۔
ممکن ہے جنوں کی خلقت کا رونق ایسا سے ہو اسلیے کہ سموم لغت عرب میں لوہ کو کہتے ہیں اور وجہ تسمیہ یہ بتائی ہے کہ یہ ہوا بسبب لطافت بدن کے مسامات میں داخل ہوکر جلا دیتی ہے اور جسم کے اندر سے بخارات و پسینہ نکالتی ہے حدیث میں ہے "وہب ناقل ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے پوچھا گیا۔
سوال ـ جن کھاتے پیتے ہیں اور مرتے بھی ہیں اور ہمبستری بھی کرتے ہیں یا نہیں۔
جواب ـ جنوں کی کئی قسمیں ہیں ـ ایک خالص ہوا ہیں جو نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں نہ مرتے ہیں نہ بچہ جنتے ہیں (بحار الانوار)
اس حدیث میں بتا دیا گیا ہے کہ وہ گیس ہیں آیت قرآنی اور حدیث کو جمع کرنے سے

معلوم ہوگا کہ اس صنف کی خلقت آگ کے بخارات سے ہوئی ہے جسمیں آگ کی
شدید حرارت مخلوط ہو جسکو ہم کاربونک ایسڈ ممکن ہے کہہ سکیں۔

دوسری حدیث بھی اسکی تائید میں ہے۔

کہ امام جعفر صادق علیہ السلام اسحٰق بن جریر سے مخاطب ہوکر
اسے [illegible] خداوند کریم قرآن شریف میں شیطان کے قول کو اسطرح نقل فرماتا ہے
کہ جب شیطان کو حکم ہوا آدم کے سجدہ کا تو اسنے شیخی کی راہ سے کہا کہ تونے
مجھکو آگ سے خلق کیا اور آدم کو مٹی سے خلق کیا اس بارے میں کیا خیال ہے

اسحٰق۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میرا بھی خیال ہے کہ شیطان آگ
سے بنا اور آدم مٹی سے خدا نے بھی اپنی مقدس کتاب میں یہی فرمایا ہے۔

امام علیہ السلام نے اسحٰق سے فرمایا کہ شیطان مٹی سے بنا ہے خدا فرماتا ہے
الذی جعل لکم من الشجر الاخضر نارا فاذا انتم منه توقدون
خدا ایسا ہے جسنے سبز درخت سے آگ کو پیدا کیا جب جلا ہوا اس سے روشنی کرتے
خدا نے شیطان کو اسی درخت کی آگ سے پیدا کیا ہے اور اصل درخت کی مٹی
(کا ہے) (تفسیر قمی بحار) ہرچند کہ خلقت شیطان کی آگ سے ہے مگر درحقیقت
اسکی اصلی ترکیب میں مٹی بھی داخل ہے اگرچہ غلبہ آگ کو ہے اور مرکبات میں
آگ کے شامل ہے۔

اس حدیث سے استدلال ہو سکتا ہے کہ کاربونک ایسڈ سے خلقت جن وشیطان
کی ہوئی ہے عرب میں تو کاربونک کا کہنا ناممکن تھا جاہل عربوں کے سمجھانے کے لیے
فرمایا گیا سبز درخت کی آگ سے کہ جب اسکے مقابلہ میں جلے تو اوس آگ
سے خلقت شیطان کی ہوئی اور کاربن جز زمین کا ہے لہذا شیطان کی اصل
بھی زمین ہوگی اور خلقت اسکی کاربونک ایسڈ سے ہوئی جسکو زہر سموم کہا ہے
لہذا جن وشیطان کی خلقت کیسی جو پیغمبر اسلام نے بتایا ہے بالکل عقل ونقل
سے موافق ہے ہاں اگر ہم عقد کی کشش سے منکر ہوں تو انکار ہو سکتا ہے جیسے لوگوں کی فر

کیمیا نی کی دلیل یقین ہے۔

ایک حدیث بتاتی ہے " جنون کی کئی صنفین ہین ایک صنف ہوا سے ہے اور ایک آگ سے اور ایک پانی سے " (اختصاص، بحار)

ممکن ہے جو عناصر اور دھاتین انسانی ثقیل شکل مین ملی ہین وہی دھاتین جنون مین گیز کی حالتمین ہون اور کسی صنف مین سیال صورت مین ہون جسکو ہوا اور پانی سے تعبیر کیا ہے یا علاوہ ان مفردات کے اور مفردات ہون جنکا پتہ ابھی ہمکو معلوم نہین ممکن ہے آیندہ معلوم ہو اور جس صنف کی خلقت محض آگ سے بنائی ہے تو ممکن ہے اونکی ترکیب کا جزو اعظم فاسفرس ہو وہ حدیث جو سمٹے اسحق ابن جریر سے نقل کی ہے اوسمین ارشاد ہے " شیطان سبز درخت کی آگ سے بنا" ممکن ہے کہ مراد اس سے فاسفرس ہو ۔ کیمسٹری مین ثابت ہوا ہے فاسفرس مٹی مین ملا ہوا پایا جاتا ہے مٹی سے اوسکو نباتات حاصل کرتے ہین اور نباتات سے جسم حیوانی مین داخل ہوتا ہے جب ہڈیون کو جلا کر راکھ کرتے ہین تو ایک سفید رنگ کی راکھ پیچھے رہ جاتی ہے یہ کیلسیم فاسفیٹ اور کیلسیم کاربونیٹ ہین دماغ و اعصاب کی بناوٹ مین بھی یہ عنصر موجود ہے حیوانی بناوٹ مین اونکی پرورش کے لیے فاسفورس نباتات سے حاصل ہوتا ہے ممکن ہے اسی فاسفرس سے جن و شیطان کی خلقت ہوئی ہو۔

اس آگ کی نسبت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مفضل سے فرمایا ہے " اے مفضل چوتھی قسم کی وہ آگ ہے جو نہ کھاتی ہے نہ پیتی ہے یہ آگ کرم شبتاب (جگنو) کی ہے " (خصال، بحار) یہ آگ وہی فاسفرس ہے جو شبکو جگنو مین روشن نظر آتی ہے جو کھانے پینے کی محتاج نہین ہے بلکہ اسکو آکسیجن سے کشش ہے جس سے مشتعل ہوتی رہتی ہے اسیطرح سے شیطان کی خلقت مین بھی یہ آگ ہو تو کیا بعید ہے۔

ہم اسی فاسفرس سے حضرت موسے علیہ السلام کے معجزہ ید بیضا کو بھی ثابت کرسکتے

ہین کہہ سکتے ہین کہ قدرتا حضرت موسے علیہ السلام کی ید بیضا مین فاسفرس زایدہ موجود تھا جو اظہار معجزہ کیوقت چمکتا تھا یہی معجزہ کی علامت ہے کہ چمک اوسکی اختیاری تھی۔

۵۰ - فاسفرس (۱۱۰) درجہ مین پگھلتا ہے اور بیرنگ شفاف سیال ہے اس سیال فاسفرس کو اگر ہم اس کثرت سے فراہم کرسکین جس سے دریا بنجاوے تو آگ کا دریا کہہ سکتے ہین۔

آسمانون پر آگ کا دریا ہونا اخبار و احادیث مین موجود ہے ہم کہہ سکتے ہین کہ وہان فاسفرس سیال کی شکل مین مثل دریا کے جاری ہے۔ ممکن ہے اس سیال فاسفرس سے جن کی خلقت ہوئی ہو لہذا وہ صنف جنون کی جو پانی سے بنائی گئی ممکن ہے سیال فاسفرس مراد ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ فاسفرس اسی سیال صورت مین ملائکہ کی بھی خلقت مین شریک ہو جسکی نسبت حدیث مین ہے کہ بعض ملائکہ کی خلقت نور سے ہے دریا سے ... سرین سے اور وہ بحر رحمت سے ہے (تفسیر قرات بحار)

فاسفرس ... درجہ مین کھولکر ابخرات مین تبدیل ہو جاتا ہے اور اسکے مقابلہ مین سفید رنگ کے بخارات نکلتے ہین جو تاریکی مین روشن معلوم ہوتے ہین۔ اور اسیواسطے اس عنصر کا نام فاسفورس ہے۔ یعنی روشنی پیدا کرنے والا عنصر سبب اس روشنی کا یہ ہے کہ فاسفرس آکسیجن کو لیکر فاسفورس ترائی اوکسائڈ ہو جاتا ہے۔

حدیث مین جو صفت جنون کی ہوا سے بنائی گئی ممکن ہے یہی فاسفرس جو ابخرات کی شکل مین ہو اوس صنف کا جز اعظم ہو۔

۵۱ - حکماے متاخرین قایل ہین کہ جرم شمس بالذات منبع نور رونا ہے بس نور رونا کو سورج اپنی شعاعون کے ذریعہ سے ہر تارے تک پہونچاتا ہے کرہ اوسکا مرکب ہے طبقات ناریہ و بخاریہ سے۔ کرہ آفتاب ایک دریاے عظیم سے آگ کی پیچان سے ہے اور ہر وقت مثل موجون کے شعلے اوسکے بلند

رہتے ہیں ایک ایک شعاع چالیس ہزار فرسنگ کے طول میں ہے اور سورج
ایک ایسا جسم ہے جس میں مرات العکس سے جو دوسرے زاید دھاتیں ثابت کی گئی
ہیں مثل تانبہ، لوہا، نکل، جستہ وغیرہ کے جن دھاتوں کے گیز جسم شمسی سے
اکثر اس فضا سے تا غنا ہی میں بلند ہوتے ہیں اور تمام نظام شمسی میں وہ حرارت
پہونچتی ہے یہانتک کہ وہ حرارت جو ہماری زمین کو پہونچتی ہے آفتاب کی حرارت
سے ۲۲۰۰ ملیون کا حصہ ہے باقی ناریت آفتاب کی اور سیارات
اقمار وغیرہ پر منقسم ہو جاتی ہے۔

اسلامی تعلیم میں بھی آفتاب کو معدن نور ونار فرمایا ہے۔

(۱) وجعل الشمس سراجا (سورۂ نوح) اور سورج کا چراغ بنایا۔ یعنے
جسطرح نار و نور سے چراغ فیضان پہونچتا ہے اسیطرح سے سورج بھی۔

(۲) وجعلنا سراجا وھاجا (سورۃ النباء) تمام مفسرین کا اتفاق ہے کہ مراد اس
سے سورج ہے (وھاج) کے معنے روشن آگ کے ہیں (قاموس وغیرہ)

(۳) سلام ابن مستنیر امام جعفر صادق علیہ السلام سے۔ اے مولا سورج
چاند سے کیوں زاید گرم ہے۔

امام علیہ السلام۔ خدا نے آفتاب کو خلق کیا ہے آگ کے نور سے اور آب
صاف سے ایک طبق اسکا نور سے ہے دوسرا طبق آب صاف سے
اسیطرح سے سات طبق ہیں۔ جب خدا نے سورج کو آگ کا لباس پہنایا اسی وجہ
سے وہ چاند سے زاید گرم ہے (خصال، علل الشرایع، بحار، روضۃ الکافی
تفسیر قمی، مجمع البحرین) اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سائل حقیقت
شرعیہ سے واقف تھا جبھی تو اوسنے سورج کو معدن نار سمجھکر سوال کیا لیکن
وہ چاند کو بھی ٹھنڈا نہیں خیال کرتا ہے اسکو بھی گرم سمجھتا ہے۔ صرف یہ
دریافت کرتا ہے کہ ایک دوسرے سے کیوں گرم ہے۔

امام علیہ السلام نے جو ہدایات فرمائے ہیں وہ قابل غور ہیں۔

(الف) سورج کو طبقات سے مرکب فرمایا ہے فلاسفۂ قدیم کی رو سے وہ لوگ آفتاب و ماہتاب کو بسیط خیال کرتے تھے اور حال میں ثابت ہوا ہے کہ سورج پر بڑے بڑے کلف ہیں جو کہ آفتاب پر جہت شرقی میں نظر آتے ہیں پھر تھوڑے عرصہ کے بعد دور ہو جاتے ہیں معلوم ہوتے ہیں بعض وقت زمانی میں دکھائی دیتے ہیں اکثر کلف بہ قریب خط استواء کے آفتاب پر معلوم ہوتے ہیں اور انکا بعد (۳۰) درجہ سے زیادہ نہیں ہے اور قطبین پر لطف گمان کیا جاتا ہے کہ کلف اعلی قرات کرۂ تیرہ کے ہیں یعنے گرمی اور حرارت شمسی سے جو گیس پیدا ہوتے ہیں ان کو کرۂ تیرہ چار و طرف تنفس کر رہا ہے اور نفسے بہت بھاری گیس ایک مقام پر مجتمع ہوتے ہیں جو حجاب ہو جاتے ہیں نور شمسی کے اور اتنا حصہ سیاہ معلوم ہوتا ہے قرص آفتاب کا ظاہری رخ نہایت لطیف ہے اور وہ رخ لطیف ہے جو انجرہ لطیفہ تیرہ میں اڑ پھیلے ہوئے ہیں گرد سورج کے لاکھوں میل تک لیکن انکو قرص آفتاب کے نور کی وجہ سے معلوم نہیں ہوتے جس طرح سے آفتاب کے نور کی وجہ سے ستارے انکو نظر نہیں معلوم ہوتے البتہ کسوف شمس کے وقت انکو وہ انجرات مختلف الوان کے معلوم ہوتے ہیں جنمیں اکثر سرخ رنگ کے ہوتے ہیں اور جس قدر سورج سے قریب ہوتے ہیں اوسیقدر روشن ہوتے ہیں کہ ان انجرات کا مستقل ایک کرہ گرد آفتاب کے ہو گیا ہے جیسے کرۂ دسنیر (یعنی کرۂ ملونہ) کہتے ہیں

(ب) سورج کو مثل دیگر اجرام ایسے عنصریات و مادیات سے مرکب فرمایا ہے مثل آگ، پانی، بخار، ہوا کے امین بھی متقدمین کی رو سے وہ لوگ اجرام فلکیہ کو عنصریات سے خیال نہیں کرتے تھے۔

(ج) وجہ حرارت کی یہ بتائی ہے کہ خدا نے آفتاب کو آگ کا لباس پہنا دیا ہے یعنے آگ اوسکے طبقات کو بیچاں محیط ہے۔

کرنل بوس فانڈیک کا قول ہے کہ قوت سورج کی روشنی پر منحصر ہے اور غلاف

مین جو نورانی ہے اور محیط ہے جرم آفتاب کو جسکا نام فوتوسفیر ہے اور تمام طاقت جرم شمس کی اسیطرف مصرف ہے کہ یہ کرہ اپنی حالت وخاصیت یعنے نور وحرارت کی صورتین باقی رہے۔ پس کرہ آفتاب گویا وہ جرم ہے جو گھرا ہوا ہے اس کرہ نوریہ وناریہ سے اور یہ اوسیوقت تک شمس ہے جبتک اس کرہ ناریے پیچان ہے اور یہ کرہ نیترہ اوس مادہ مشتعلہ سے بنا ہے جو جرم شمسی کے نورین موثر ہے اور یہ مسئلہ متاخرین نے آلہ اسپکٹرسکوپ سے ثابت کیا ہے۔ اب دیکھو جو مسئلہ بے آلہ کو حل نہ ہوسکتا تھا اوسکو یہ حضرات آئمہ معصومین علیہم السلام اپنے خواص تابعین کو کسطرحسے بیان فرماکر تسکین فرما دیتے تھے جو ایک دلیل ان حضرات کے ملہم ہونے کی ہے اسیلئے کہ بدون اسباب والات کسی مسئلہ کی تحقیق کردینا بیشک غیبی تعلیم کہی جاویگی۔

(۳) اصبغ ابن نباتہ جناب امیر علیہ السلام کا قول نقل کرتے ہین "اگر سورج کا اہل زمین کیطرف رخ ہوجاوے تو تمام زمین جل جاوے اور جو کچھ اوسپر ہے حرارت کی شدت سے خاک سیاہ ہوجاوے (بحار، روضہ کافی)

ظاہر نظر مین یہ اعتراض ہوتا ہے کہ آفتاب کروی ہے اوسکا کوئی منھ نہین اور اگر فرض بھی کرین تو لازم آتا ہے کہ بعض صفحات شمس کو اسوقت نہ دیکھتے ہون حالانکہ زمین کی گردش کے وقت ہمکو ہر سطح سورج کی دیکھائی دیتی ہے پھر منھ کونسا رخ ہے جو ہمارے طرف نہین ہے۔

جواب یہ ہے کہ ہیئت جدیدہ مین ثابت ہے کہ سورج مین بعض مقامات بہ نسبت بعض دیگر شدید الحرارت ہین یعنے تمام حصہ آفتاب کا حرارت مین برابر نہین ہے اور کلف والا حصہ سورج کا دیگر مقامات سے زاید حرارت رکھتا ہے ممکن ہے امام علیہ السلام نے اوس سمت کو فرمایا ہو جو سورج مین شدید الحرارت ہے۔ ہرشل کا خیال ہے کہ نصف سمت کرہ شمس کے شدید الحرارت ہے بہ نسبت نصف آخر کے۔ بعض کا خیال ہے کہ سمت شمالی آفتاب بہ نسبت

سمت جنوبی کے شدید الحرارت ہے۔ لہذا کلام امام میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا اور یہ کہنا
کہ ہم تمام کرۂ شمس کو دیکھتے میں غلط ہے اسلئے کہ قطب شمالی و قطب جنوبی کے حصے
سورج کے ہماری زمین سے بھی محاذی نہیں ہوتے کیونکہ زمین کی حرکت گرد دائرہ جنوبی
ہوتی ہے جو وسط شمس کے قریب ہے پس شخص کرۂ زمین سے قطب جنوبی و شمالی کو آفتاب
کے نہیں دیکھتا ہے وہ محاذی قطب شمس کے نہیں ہوتا اور نہ شعاعیں آفتاب کے قطب
کی زمین کے سمت ہوتی ہیں جیسے سورج کے وسطی شعاعیں اس کرہ کی سمت آتی ہیں
پس ممکن ہے معصوم کا مقصود وجہ شمس سے سمت شمالی آفتاب کی مراد ہو یعنی اگر اسکا
رخ زمین کیطرف ہو جاوے تو زمین و اہل زمین جل جاوے اور کوئی شک نہیں ہے
کہ سمت شمالی سورج کی محاذی کرۂ زمین سے نہیں ہے اگر محاذی ہو تو زمین جل
جاوے کیونکہ سمت شمالی سورج کی بہت گرم ہے۔
اور یہ بھی ممکن ہے کہ سورج کی کل گرمی زمین پر نہیں پہنچتی ہے بلکہ بہت تھوڑا حصہ
زمین تک پہونچتا ہے باقی گرمی سورج کی منقسم ہو جاتی ہے اور سیارون اور قمار
وغیرہ پر لگتی ہے مراد معصوم کی "لو کان وجہها لاهل الارض" سے
"لو کان توجهها لاهل الارض" ہو یعنی اگر تمام گرمی سورج کی زمین پر پہونچے
تو یکبارگی زمین و اہل زمین جل جاوین۔
حکیم فاندیاک صاحب کا قول ہے۔ آفتاب کی وہ گرمی جو سال بھر مین زمین پر بتدریج پہونچتی
ہے اگر ایک دفعہ مین آجاوے تو زمین پگھل جاوے۔ اب اندازہ کرو کل حرارت کا اگر ایک
مرتبہ وہ زمین تک پہونچی تو کیا حالت ہو بیشک یہ کرہ بخار بنکر اڑجاوے۔
(۵) امام رضا علیہ السلام نے آفتاب و ماہتاب دو نشانیاں ہیں۔ بعد اسکے فرماتے ہیں
جلک ان دونون مین عرش کے نور سے ہے اور حرارت دونون مین آتش جہنم سے
ہوتی ہے جب قیامت ہوگی تو نور ان دونون کا عرش مین چلا جاویگا اور اسوقت نہ سورج
ہوگا نہ چاند (تفسیر قمی، مجمع البحرین)
اس بیان سے صاف معلوم ہوا کہ کرہ شمس مین حرارت ذاتی ہے اور چاند بھی ٹھنڈا

نہین ہے اوسمین بھی حرارت ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ قیامت مین ان دونون کرون کا جرم ٹھنڈا پڑجاویگا اور یہ چاند سورج اس نظام سے نکلکر دوسرے نظام شمسی کے تابع ہوکے کسی دوسرے ثابت ستارے کے سیارہ بنکر قابل سکونت ہوجاوینگے اوسوقت نہ یہ چاند ہوگا نہ سورج یہ سارا نظام شمسی برہم ہوجاویگا - یہی قیامت ہے -

(۶) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا - سورج کے لئے ایک ملک ہے جو اوسپر پانی چھڑکتا ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو زمین جل جاتی " (کافی، بحار) یہ بھی دلیل اس بات کی ہے کہ سورج بالذات حرارت وناریۃ رکھتا ہے -

اب رہا پانی کے چھینٹے دینا اگر یہ محض استعارہ ومجاز ہے تو کہہ سکتے ہین کہ اجرام نوری آگ کی تیزی پانی کے چھینٹون سے کم کی جاتی ہے خداوند کریم اوس جوہر قدسی سے حرارت کم کردیتا ہے جس سے زمین نہین جلتی اور حرارت سے زمین کی حفاظت پانی کے چھینٹے سے استعارہ ہے -

اور اگر مجاز واستعارہ نہ ہو تو ہر سیارہ تک جو گرمی آفتاب کی پہونچتی ہے اوسکے سرد کرنے کیواسطے خدا نے وہ اجزا رمائیہ ورطوبات جو کرہ ہوا مین مقرر کئے ہین جس سے شعاع آفتاب کی سرد ہوکر ہر سیارہ کی زمین تک پہونچتی ہے اور پانی کے چھینٹے دینا مراد اوس سے آفتاب کی کرنین ہین جو حرارت شمسی کرہ ارض تک پہونچاتی ہے اون اجزا رمائیہ سے کرنونکا سرد کرنا چھینٹے دینے سے استعارہ ہے -

۲ ۵ - بنا بر نظام ہر شئی خلقت کو اکب کی سدیمون سے ہے پس ہر جرم فلکی نوری ناری ہے اور ہر ایک زمانہ دراز گذرنے پر رفتہ رفتہ ٹھنڈا ہوتا ہے چنانچہ ہماری زمین بھی آفتاب کا جدا شدہ شعلہ ہے جو عرصہ دراز کے بعد ٹھنڈا ہوا جاتا لیکن ابتک زمین کا جگر گرم ہے چنانچہ زمین اکثر اندرونی گیزون کے دباؤ سے پھٹ جاتی ہے اور شعلہ نکلتے معلوم ہوتے ہین اور کوہ آتش فشان ہیکے ذریعہ سے بڑے بڑے شعلہ نمودار ہوتے ہین یہی حالت کرہ قمر کی تھی چنانچہ ڈاکٹر مبوک صاحب نے اپنی تحقیق ہین جا مے کے کوہ آتش فشان کا نظارہ بیان کیا ہے اور بڑے بڑے شعلہ

کوہ آتش فشان سے کے شفق قمر سے زاید روشن اونکو نظر آسکے ہین یہی حال دیگر سیارات کا ہے۔

اسلامی تعلیم کا نظارہ کرو اور صلوۃ پڑھو۔

(۱) امام حسن عسکری علیہ السلام تفسیر آیہ کریمہ جعل لکم الارض فراشا (سورۂ بقرہ) (یعنے خدا نے تمھارے لئے زمین کو فرش قرار دیا ہے) فرماتے ہین کہ زمین کو تمھاری طبیعت کے موافق بنایا ہے تمھارے جسمون کے مناسب اوسکو نہایت گرم نہین بنایا ہے کہ تمکو جلا دے (احتجاج طبرسی) مطلق حرارت کی نفی نہین فرمائی ہے بلکہ اوسقدر حرارت کی نفی کی ہے جو جلا ڈالنے والی ہوتی ہے یہ اوس حرارت کا ذکر ہے جو سکونت ارضی کے بعد زمین مین پائی جاتی ہے کہ زمین کے ٹھنڈے ہونے پر ورنہ جسقدر زمین مین گہری کھودو اوسیقدر حرارت بڑھتی جاویگی ستے کہ قریب مرکز زمین ہر شئے سیال و گیس کی حالت مین اب بھی موجود ہے۔

(۲) چاند کی نسبت امام رضا علیہ السلام کا ارشاد ہے "حرارت چاند مین جہنم کی ہے" (تفسیر قمی، مجمع البحرین) چاند کو بھی گرم بتایا ہے جسمین متقدمین کی تردید فرمائی ہے

(۳) امام جعفر صادق علیہ السلام نے تمام اجسام کی نسبت فرمایا ہے "آگ تمام اجسام مین پوشیدہ ہے اور کل اجسام قائم بنفسہ ہین (مثال) پتھر اور لوہا جب دونوں باہم رگڑو تو ان دونون مین سے آگ نکلتی ہے جس سے چراغ جلاتے ہو اور اوس سے روشنی ہوتی ہے پس آگ (حرارت) ہر جسم مین موجود رہتی ہے اور روشنی اور چمک اوسکی نکلتی ہے (احتجاج طبرسی) صاف بتایا ہے کہ کل اجسام مین ناریت و برقیت موجود ہے اور جو شئے روشن و چمکدار معلوم ہوتی ہے یہ وہی برقیت ہے

۴ ۵ - کومٹ (ذو ذنب تارون کو متقدمین کواکب و نجوم نہ خیال کرتے تھے بلکہ حوادث سے جو اور فضا کے سمجھتے تھے اور رکھتے تھے کہ بخارات اور دھوان اس فضا کا اونکی خلقت کا باعث ہے۔

متاخرین نے متقدمین کی رائے کی غلطی ثابت کی ہے اور کومٹ کو دوسری قسم کا

سیارہ قرار دیا ہے جسکا ہولا جسم اور ہلکا شکل بارہا سے سحاب یا دھنی ہوئی روئی کے ہے فرق دیگر سیارات سے یہ ہے کہ سیارات ٹھوس اور ٹھنڈے ہوتے ہین اور ذنبات کے اجرام پولے اور حرارت کی شدت کیوجہ سے مشتعل ہوتے ہین لبا اوقات گیز اور بخارات اوس سے اوڑتے نظر آتے ہین جو بالا زاید قطر کومٹ سے بلند ہوتے ہین نیوٹن صاحب کا خیال ہے کہ ۱۶۸۰ء مین ایک دمدار تارہ دیکھائی دیا تھا جسکی گرمی اوس لوہی سے جو آگ سے سرخ ہو دو ہزار درجہ بڑھی ہوئی تھی جس سے سمجھا جاتا ہے کہ کئی ہزار سال مین اوسکا ٹھنڈا جسم ہوگا۔

اسلامی تعلیم مین ذنبات کی نسبت ارشاد ہے۔

امام حسن علیہ السلام نے اپنے خطبہ مین فرمایا ہے "جاری فرمایا خدا نے آسمانون مین چراغون کو ضوء ان چراغون کی محض اوس حد تک ہے جو ابتدا کی ہے اور آسمان کے شہابون کو ان چراغون کا ستارہ قرار دیا ہے جو روشن اور درخشندہ ہین (بحار) صاف ذو ذنب کا بیان ہے اسلئے کہ ذو ذنب مثل چراغ کے مستطیل ہوتا ہے اور ساری روشنی سر سے پر ہوتی ہے جو ابتدا و سر سمجھنا چاہیئے پھر انکو ناری اور نوری بتایا ہے جسطرح سے چراغ یا لذات نار و نور رکھتا ہے پھر یہ بھی بتایا ہے کہ شہاب ثاقب انھین کو منسوب سے بنتے ہین جیسا کہ حکیم سلیا بری نے بھی لکھا ہے کہ جب ذو ذنب پھٹتا ہے اور اوسکی ترکیب جسمانی ٹوٹتی ہے تو اوسکے ٹکڑے شہاب ثاقب کہلاتے ہین مسٹر ارفیل نے بھی اسکی تائید کی ہے۔ صاف اس حدیث مین متقدمین کی رد ہے۔

۴۵ - مارش گیز یعنی لائٹ کاربوریٹیڈ ہیڈروجن علامت ک ۴ ہ مقدار اتصال ۱۶ اوزان مادی ۸ -

یہ بیرنگ و بلا بو بلا ذائقہ لطیف شئے ہے جسکو ابھی تک کسی تدبیر سے سیال نہین کر سکے ہین اور کوئلہ کی کانون مین پایا جاتا ہے جسکو عوام مین فسرڈیمپ یعنے

آتش مرطوب کہتے ہیں ایسی جگہوں میں جہاں پانی بند ہے یا کچھ بہت ہے اور نباتات وغیرہ سڑتے ہیں وہاں یہ مرکب ہمیشہ موجود رہتا ہے اسواسطے اسکو مارش گیس کہتے ہیں چونکہ جلنے کیوقت پانی بھی پیدا ہوتا ہے اسواسطے اسکو آتش مرطوب کہتے ہیں یہ مرکب کاربن وہیڈروجن کا ہے - جیالوجی کا دوسرا دورہ زمین کا ایسا تھا جسمیں یہ مرکب کثرت سے پیدا ہوتا تھا کیونکہ اوسوقت زمین پر پانی اور کیچڑ تھا بہت جلد جلد روئیدگیاں زمین پر نمودار ہوتی تھیں اور سڑگل کر زمین میں ملجاتی تھیں اوسوقت مارش گیس زمین پر کثرت سے پیدا ہوتا تھا عجب نہیں اس آتش مرطوب کی نسبت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مفضل سے فرمایا ہو کہ وہ ایک وہ آگ ہے جو کھائی نہیں جاتی ہے (مفضل) بحار میں آگ اب تیرہ سو سال کے بعد تحقیق ہوئی -

۵۵ - ریڈیم وہ دھات ہے جسکو مسٹر کوری نے حال میں تحقیق کیا ہے اسکے عجیب غریب خواص تحقیق ہوئے ہیں ہرچند کہ ابھی کامل تحقیق نہیں ہوئی ہے مگر جو کچھ بھی معلوم ہوا ہے وہ نہایت تعجب خیز ہے خالص ریڈیم سے روشنی اور حرارت ہر وقت نکلتی رہتی ہے مگر اوس روشنی اور حرارت نکلنے سے کوئی کمی ریڈیم کے جسم میں نہیں ہوتی روشنی اور حرارت کے علاوہ ریڈیم سے دوسرے قسم کی شعاعیں بھی نکلتی ہیں جو روشنی کی شعاعوں سے مختلف ہوتی ہیں اور دو تین قسمیں ہوتی ہیں یہ شعاعیں مفید بھی ہیں اور ساتھ ہی مضر رساں بھی ریڈیم کا کوئی رنگ نہیں ہوتا یہ بالکل شفاف ہے اسکے نہایت چھوٹے چھوٹے ذرے ملسکتے ہیں انکو پیسکر سفوف بنا سکتے ہیں جس شیشے میں ریڈیم ہو اوسپر سیسہ چڑھا دینے سے ریڈیم کی شعاعیں نہیں نکلسکتیں اگر سیسہ اوس نلی میں نہ چڑھا ہو اور ریڈیم کی شیشی جسم سے کچھ دیر سے لگی رہے تو اوس سے بڑی تکلیف ہوگی - ایک دفعہ کی حکایت ہے کہ ایک شخص ریڈیم کو ایک نلی میں ڈالکر جیب میں رکھکر کہیں لیکچر دینے گئے تھے دو تین کے بعد جسم کا وہ حصہ جو اوس جیب کے نیچے تھا سرخ ہونے لگا اور آہستہ آہستہ وہاں ایک تکلیف دہ زخم بن گیا یہی ریڈیم کی شعاعوں کی خاصیت - اگر ریڈیم اور کوئلا دونوں ایک ہی برابر مقدار

مین لیکر کوئلہ جلا دیا جاوے تو جتنی حرارت کوئلون کی آگ سے ایک گھنٹہ مین نکل جاویگی اتنی حرارت ریڈیم مین سے کہین اتنی گھنٹونمین خارج ہوگی - اگر ایک سال تک ریڈیم برابر حرارت و روشنی دیتی رہے تو اس عرصہ مین اسکے جسم کا صرف ایک کروڑوان حصہ زائل ہوگا جو کہ نہ ہونے کے برابر ہے ایک کلوروگرام ریڈیم تیس فیٹ مربع کرے کو روشن کرسکتی ہے اور اگر ریڈیم کے پاس سلفائیڈ آف زنک رکھدیا جاوے تو روشنی بہت تیز ہوجاتی ہے - اگر کوئی آدمی دیرتک اس روشنی مین بیٹھا رہے تو اوس سے اندہے ہوجانے کا خطرہ ہے - اگر ریڈیم کی نلی کا فقیر بیٹ کر آنکھ بند کرکے اوسکے پردے پر رکھے تو اوسکی روشنی آنکھ کے اندر دیکھائی دیگی جس سے معلوم ہوا کہ وہ آنکھ کو بذات خود روشن کردیتی ہے -

تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ دنیا مین اصلی ریڈیم ڈیڑھ چھٹانک (تقریبًا دو اونس) موجود ہے اونس کا ایک ثلث فرانس مین اتنا ہی جرمن مین اور امریکہ مین تہائی سے بھی کم - ایک اونس کے قریب دنیا کے باقی حصو نمین - ایک کلوروگرام ریڈیم کی قیمت فی الحال ساٹھ روپیہ یعنی سونے سے تین ہزار گنی قیمت -

ریڈیم کی حرارت کا اندازہ اسطرح سے ہوسکتا ہے کہ دو گلاس لو ایک مین تھرمامیٹر رکھدو دوسرے مین ریڈیم کی نلی رکھکر دوسرا تھرمامیٹر رکھو کچھ عرصہ کے بعد بارہ اوس تھرمامیٹر کا جو ریڈیم والا گلاس ہے اوس کی نلی کے پاس ہے چڑھ جاویگا اور خالی گلاس والا تھرمامیٹر اپنی اصلی حالت پر رہے گا -

ریڈیم مین علاوہ حرارت و روشنی وغیرہ کے ایک اور چیز بھی ہے جسے ریڈیم کے بخارات کہنا مناسب ہے جسطرح سے پانی سے بخارات نکلتے ہین یہ بخارات جو ریڈیم سے نکلتے ہین اور گرد کی چیزون پر جم جاتے ہین تو اوسمین یہ بخارات ایک خاص وقت تک ریڈیم کے خواص پیدا کردیتے ہین یہ ایک نہایت مفید خاصیت ہے کیونکہ ہر ایک شخص کے لیے ریڈیم ممکن نہین ہے وہ محروم اشخاص اون چیزون ہی سے بہت کچھ فائدہ اٹھا سکتے ہین جو ریڈیم کے بخارات سے اثر پذیر ہوگئے

ہون - ریڈیم کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس سے کھرے کھوٹے جواہرات کی شناخت ہو سکتی ہے اگر ایک تاریک کمرہ میں ہیرے یا جواہرات کے پاس ریڈیم لائی جاوے اور وہ جواہرات جگمگا اٹھیں اور بڑی تیزی سے چمکنے لگیں تو وہ سچے ہیں اور اگر اونپر کوئی اثر نہو تو جھوٹے خیال کیے جاوین -

بعض ایسی بیماریوں کے لیئے جو لاعلاج سمجھی جاتی ہین ریڈیم بہت مفید ثابت ہوئی ہے مثل لیوپس اور سرطان وغیرہ کے اسکی بدولت اندھے بھی دیکھ سکتے ہین چنانچہ ایک اندھے آدمی پر اسکا تجربہ کیا ریڈیم کی نلی اوسکی آنکھ پر رکھی گئی اوسکو کئی چیزین نظر آئین - آدھے سر کے درد کو بھی فوراً کھوتی ہے -

ایک اور عجیب خاصیت یہ ہے کہ مینڈک کے بچون پر شعاعین ڈالی گئین تو وہ آٹھ روز مین بڑے بڑے مینڈک ہو گئے اور جب بڑے مینڈکونپر یہ عمل کیا گیا تو وہ حد سے زائد بڑھ گئے -

انسان کی زندگی کو تمام کرنے کے لیئے ریڈیم بہت ہی خطرناک اور زود اثر چیز ہے کہا جاتا ہے کہ ایک کلو گرام ریڈیم ملک فرانس کے تمام آبادی کی زندگی ختم کر دینے کو کافی ہے انسان اسکے اثر سے جو ہون کیطرح مرتے ہین کیڑون کے لیئے بھی ایسی خطرناک شئے ہے -

بعض مختلف پرندے کے انڈے ریڈیم کے پاس رکھے گئے اونمین سے مختلف رنگ کے بچے پیدا ہوئے جو بالکل اون پرندونسے مختلف تھے جنکے وہ انڈے تھے -

بعض جگہون مین ایسے چشمے ہین جنکے پانی مین ریڈیم کے آثار پائے گئے ہین ان سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین مین ریڈیم خاص مقدار مین موجود ہے - اس دھات کی تحقیق سے اسلامی تحقیقات پر روشنی پڑتی ہے جنکو کچھ اجمال سے ہم اسمقام ذکر کرتے ہین -

(۱) ریڈیم سے حرارت و نور نکلتا رہتا ہے مگر اوسکے حجم مین کسیطرح کمی نہین ہوتی - یہ امر خرق عادت سا معلوم ہوتا ہے پہلے سمجھا جاتا تھا کہ کوئی جسم بدون

اسے جسم کم کرسکے کوئی قوت اور کوئی اثر نہین ڈال سکتا ہے بہشت و دوزخ کے حالات کو جو کچھ اخبار و احادیث و آیات قرآنی مین لکھا ہے اونکا مفاد یہ ہے کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ ایک حال مین رہتے ہین خرچ کرنے سے کم نہین ہوتے۔ اس صفت پر بہشت و دوزخ کے نہایت قہقہہ زنی ہوتی تھی اب ریڈیم کے وجود نے جہالت کی ہنسی کی قلعی کھولدی۔

(۲) ریڈیم کئی قسم کی شعاعین ہوتی ہین جو روشنی کی شعاعون سے مختلف ہوتی ہین۔

(الف) بہت تحیر ہوتا ہے جب کبھی کہا جاتا ہے کہ جناب سیدہ صلواۃ اللہ وسلامہ علیہا محراب عبادت مین جب نماز کیواسطے کھڑی ہوتی تھین تو مختلف اوقات مین مختلف انوار سفید و سرخ و زرد ساطع ہوتے تھے۔ اب ریڈیم کی شعاعین ثابت کرتی ہین کہ علاوہ نور کے ایسی نورانی شعاعین ایک ہی جسم مین مختلف ہوسکتی ہین۔

(ب) حضرت آدم کی خلقت مین بتایا جاتا ہے کہ منجملہ اجزائے کیمیائی کے اونمین نور بھی تھا جو نور نور خدا تھا اور یہی نور موجب ایمان کا ہوتا ہے (تفسیر فرات، بحار الانوار)

(ج) حدیث مین بتایا گیا ہے کہ ملائکہ کی خلقت آب شیرین کے نور سے ہوئی ہے اور وہ نہر رحمت تھا (بحار، تفسیر فرات) بعض چشمون مین ریڈیم کے آثار کا پایا جانا اور اوس سے استدلال اس امر پر کہ زمین مین ریڈیم دہات ملی ہوئی ہے ممکن ہے وہ پانی دریا کا جسمین ریڈیم گھلا ہوا ہو اوسی سے خلقت ملائکہ ہوئی ہو محال عقلی کیا ہے

(۳) بے آگ روشن ہوجانا بھی عقل مین نہ آتا تھا ایک کلوروگرام ریڈیم سو فٹ مربع کمرے کو روشن کرتا ہے۔

(الف) امام حسین عم کی پیشانی سے شب تاریک مین روشنی کا نکلنا اور راہ کا روشن ہوجانا جیسا کہ احادیث مین ہے کیا بعید ہے۔

(ب) خدا فرماتا ہے اللہ نور السموات والارض مثل نوره

المشكوة فيها مصباح المصباح في الزجاجة الزجاجة كانها كوكب دري يوقد من شجرة مبارکة زيتونة لا شرقية ولا غربية يكاد زيتها يضيئ ولو لم تمسسه نار نور على نور (سورۂ نور) خدا آسمان و زمین کا نور ہے مثال اوسکے نور کی چراغدان کی سی ہے جسمیں چراغ ہو اور چراغ شیشہ کی قندیل میں ہو شیشہ بھی جگمگاتے ستارے کے مانند ہو وہ چراغ درخت بابرکت زیتون سے جو نہ شرقی ہے نہ غربی جلایا گیا ہو قریب ہے کہ روغن اوسکا از خود جل اوٹھے اگرچہ آگ اوسکے متصل نہ ہوئی ہو یہ نور بالائے نور ہے۔ جاہل حیران تھے کہ بے آگ روشنی کیسی - خدا بتاتا ہے کہ اوسنے زمین و آسمان کو روشن کر رکھا ہے جسمیں کا ربن کا نام نہین ریڈیم دھات کو دیکھو اور اوسکے ایک کلو رو گرام سے تین فٹ مربع کمرہ کو روشن ہوتے دیکھو خدا کا نور اس سے بڑھا ہوا ہے جو تمام عالم کو منور کیئے ہوئے ہے روشنی آگ ہی پر منحصر نہین ہے یہ نور الٰہی جو نور مخلوق سے اور عالم کے منور کرنے کیواسطے خلق ہوا ہے اوسمین جرم ظلماتی کاربن چھو بھی نہین گیا۔

(۴) ریڈیم دھات جس نلی مین ہو اوسکا جسم انسانی سے دیر تک متصل ہونا آبلہ ڈالتا ہے - اس خاصیہ کو مشاہدہ کرنے کے بعد کیا تعجب ہو سکتا ہے اوس واقعہ پر جو حضرت ایوب نبی پر گذرا - اسلامی اخبار مین دیکھو شیطان کا حضرت ایوب کے منھ مین پھونکنا اور اوس سے تمام جسم آبلہ ہو جانا و کیڑے پڑنا جسکی تصریح توریت مین بھی ہے کوئی بعید از عقل بات نہین ہے۔

(۵) ریڈیم کے بخارات جس چیز پر جم جاتے ہین اوسمین بھی خاصیت ریڈیم کی پیدا ہو جاتی ہے اور ریڈیم کی نلی آنکھ پر نابینا کے رکھنے سے بہت سے اشیا سوجھائی پڑتے ہین ریڈیم کا نور آنکھ مین آجاتا تجربہ سے معلوم ہو گیا ہے۔

اب دیکھو جناب امیر علیہ السلام سے ایک نابینا کا اسطرح سے علاج کیا کہ دو دلی پانی سے تر کر کے آنکھون کے حلقہ پر رکھا اور ایک آئینہ آگ مین گرم کر کے مریض کو

سورج کے رخ کھڑا کر کے اوس آئینہ مین نظر کرایا فوراً بینائی آگئی (دینۃ المعاجم)
یہ علاج بھی بعید از عقل نہ رہا اور لا بینائی اوسکی ایک شخص کے تھپیڑا آنکھ پر مارنے سے
کبھی بھی ممکن ہے ضرب سے کسی پردہ مین خون جمگیا ہو اور اس عمل سے آئینہ کا فوکس
ڈالکر وہ خون حرارت پہونچا کر رقیق کیا گیا ہو - یا اوس شیشہ مین ریڈیم و دھات کے
کچھ خواص آثار رہون -

(۶م) مینڈک کے بچون پر ریڈیم دھات کی شعاعین ڈالکر ایک ہفتہ مین بڑا کرنا
تجربہ سے ثابت ہوا ہے جناب سیدہ صلوات اللہ علیہا کا نمو جسکی نسبت لکھا ہے
کہ ایک ہفتہ مین عادتاً بچہ جسقدر نمو کرتے ہین وسقدر وہ معظمہ ایک روز مین نمو
فرماتی تھین خلاف فطرت انسانی ایسا نمو ہوتا کچھ بھی مستبعد نہین ہے کیا اون معظمہ کے
اجزا کیمیائی کے خواص و آثار سے انکار کر دینا اور ریڈیم کی اس خاصیت کا اقرار
کرنا انصاف کا خون نہین ہے؟ ریڈیم کی شعاعین پڑنے سے حیوانات مین نمو خلاف
فطرت ہو اور جناب سیدہ مین نمو خلاف فطرت قابل قبول نہ ہو -

پانچوان باب زمین کا بیان

(۶۵) سابق کے لوگ زمین کو عنصر بسیط سمجھے تھے حالانکہ تحقیق سے زمین مین
بہت سے عناصر پائے جاتے ہین اور خود زمین عناصر سے مرکب ہے بہت سے
مفردات دھات اور غیر دھات کی شکل مین جزو زمین ہین - میری نظر مین متقدمین کو
یہ شبہ کہ آب و خاک و باد و آتش عنصر ہین اسوجہ سے ہوا ہے کہ انکو اجسام کی تین شکلین
محسوس ہوئین جامد، سیال، گیس اور ان تین شکلو سے چار مرکبات کثرت سے اونکو دکھائی
پڑے جنکو وہ عنصر سمجھے اور مرکبات عالم کا جز قرار دیدیا اور جو اوصاف انھون نے
بساطت پر قائم کئے ہین وہ سب وہمی اور قیاسی ہین ہم اون اوصاف کا نہ ذکر کرنا چاہتے
ہین نہ تردید کسی فلسفہ کی مقصود ہے اس کتاب کی تحریر کا صرف منشا یہ ہے
کہ فلسفہ جدید کسقدر ہمارے فلسفہ سے مطابق ہے -
اسلامی تعلیم مین زمین کو عنصر بسیط نہین بتایا ہے جیسا کہ حال کی کیمسٹری مین ثابت ہوا

معصوم نے فرمایا ہے کہ خدا نے ہوا کو پیدا کیا اور اس سے ظلمت و نور اور پانی اور عرش و ہوا کے تند غلق ہوئی اور اسی ہوا سے (اکسیجن) آگ پیدا ہوئی تمام مخلوقات انھیں چھ چیزوں سے بنے (تفسیر قمی، بحار) ہوا سے تمام مخلوقات کی پیدائش بتائی گئی ہے ممکن ہے اس ہوا سے آکسیجن مراد ہو جو ارضی مرکبات میں اسقدر ہے گویا کل زمین کا نصف وزن پایا اور کوئی گیس مراد ہو زمین کو عنصر نہیں بتایا ہے اور آگ پانی و ظلمت و نور کو عنصر بتایا ہے بلکہ حدیث میں مخلوقات کی بناوٹ کے غالب اجزا کا ذکر ہے اور یہان بھی زمین مذکور نہیں جس سے معلوم ہوا کہ یہ بسیط نہیں ہے نہ آگ بسیط ہے نہ پانی نہ ہوا نہ ظلمت و نور نہ عرش اب رہا مراد ظلمت و عرش و نور وہ جو کہ کیا ہے غالباً مجاز ہے اور استعارہ ہے خاص اجزا سے جسکو ہم نہیں سمجھتے معصوم سے تفصیل پہنچی نہیں لیکن اگر عرش سے مراد وہی عرش ہے جسکو کرسی کے اوپر بتایا جاتا ہے اور جس سے عالم کو محیط کہا ہے اور مراد ظلمت سے عدم نور ہے تو یہ غلط ہے عرش کے ترکیب ہے اور اس سے خلقت عالم کی اسکا کوئی بھی معتقد نہیں ہے بسیط ہے ظلمت عدمی شئے ہے وہ جز کسیکا نہیں ہو سکتی یقیناً اس مقام پر مجاز و استعارہ ہے خاص اشیاء سے مختص اسلامی تعلیم میں زمین کو مرکب بتایا ہے اور بسیط ہے جیسے متاخرین قائل ہیں کیمسٹری میں نصف وزن زمین کا آکسیجن کو بتایا ہے اسلامی تعلیم میں اگر زمین کی خلقت ہوا سے کی جاتی تو کسقدر حیرت ہوتی جدید فلسفہ گیس سے زمین کی خلقت بتاتا ہے اور کچھ حیرت نہیں ہوتی اسلامی تعلیم میں تمام موجودات کو گیس سے بتایا ہے جنمیں زمین بھی داخل ہے اب تو صدق دل سے اس تعلیم کا کلمہ پڑھو اور ناحق کی ضد و جہالت کا ترک کرو۔

۵۷ - سلیشیم - علامت س م مقدار اتصال ۲۸ -

یہ عام مفرد ہے جس سے زمین بنی ہے اسکو سلیکان بھی کہتے ہیں باستثنا آکسیجن کے اس سے زیادہ اور کوئی مفرد دنیا میں نہیں ہے جو تہائی حصہ کل زمین و اضافات کا ہے خالص نہیں ملتا لیکن ہمیشہ آکسیجن کے ہمراہ ملا ہوا ہے کوارٹز ریگ بلوری سنگ

سنگ تقطیع، بالو) اور اکثر پہاڑوں کے پتھر قریب قریب خالص سلی سک ڈائی اوکسائڈ کی شکل مین پایا جاتا ہے وزن متناسبہ اسکا ۲،۲۴۹ ہے اور اسکے گھلانے کے لیئے اسقدر تیز حرارت درکار ہے جیسے لوہے کے گھلانے کے لیئے ضرورت ہے۔

سلی سک ڈائی اوکسائڈ علامت سی و۲ مقدار اتصال ۶۰

سلی شیم کا یہی ایک اوکسائڈ ہے جسکو عوام مین سلیکا کہتے ہین چہ گوشہ ستون کی شکل مین قدرتی بکثرت ملتا ہے جسکو کوارٹز یعنے سنگ بلوری کہتے ہین چقماق پتھر اور دودز پتھر اور ریگ اراج و عقیق و زمرد و سنگ یشم قریب قریب خالص سلیکا ہین شیشہ یعنے کانچ بھی سلیکا کا مرکب ہے ہزارہا قسم کے کانی مرکبات ایسے ہین جو ایلیومنیم اور پٹاسیم اور کیلیسیم اور آئرن سلی کیٹ سے مختلف مقدار دمین ملکر بنتے ہین سپید رنگ کا شفاف کوارٹز (یعنے سنگ بلوری) جو خالص سلیکا ہے اسکا وزن متناسبہ ۲،۶ ہے یہ کسی تیزاب مین حل نہین ہوتا الا ہیڈرو فلورک ایسڈ مین سلی شیم ٹیٹرا فلورائڈ اور پانی بنتے ہین ہا + ۴ ہا فلو = سی فلو ۴ + ۲ ہا۲ و

سلیکا کسی آگ سے نہین گھلتا الا وکسی ہیڈروجن کے شعلہ مین۔ سلیکا سینٹہ اور ربیت، سے کے جھلکے مین بھی ہوتا ہے جینی، بھنگری، شیشہ، اینٹ، یہ سب سلیکان ہین۔

اسلامی تعلیم مین زمین کی خلقت مین بتایا گیا ہے وہ امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہین زمین بالو سے بنی ہے (کافی) یہ وہی سلیکان یا سلی شیم ہے۔

۸ ۵۔ کیلسیم۔ علامت ک مقدار اتصال ۴۰

یہ دھات خالص حالتین کبھی نہین ملتی لیکن مختلف مرکبون کی صورتین نہایت کثرت سے پایا جاتا ہے خصوصا کاربونیٹ نمک کی شکل مین کیلسیم خوبصورت سفیدرنگ کا چمکدار دھات ہے جسمین خفیف جھلک زرد رنگ کی پائی جاتی ہے وزن متناسبہ اسکا ۱،۵۷ ہے سونے کے مانند سخت ہے اسکے باریک تار بنا سکتے ہین یہ کترا

اور سوہان سے ریتا بھی جاتا ہے جوٹ دیگر پتلے کاغذ کے مانند طبق بنائے ہین
مرطوب ہوا کے مقابل مین جلد میلا ہو جاتا ہے اور خشک مین بذریا نی کے اجزا ا ر
جلد متفرق کر دیتا ہے بلاٹینم کے ورق پر روح انجر کے چراغ پر رکھنے سے خوبصورت
سفید رنگ کی روشنی کے ساتھ جلتی ہے علیٰ ہذا القیاس آکسیجن اور کلورین اور انجرات
آیوڈین اور برومین بھی بجلی کیساتھ جلتی ہے کیلسک اوکسائڈ یا لایم - کہا ہندی
مین چونا کہتے ہین - سنگ مرمر کو خوب حرارت پہونچانے سے خالص جز حاصل ہوتا ہے
- کیلسک کاربونیٹ کہ یہ نمک دنیا مین بیشمار ملتا ہے مثلاً کھریا مٹی اور لایم اسٹون
یعنے کنکر اور ماربل یعنے سنگ مرمر - کیلسک کاربونیٹ ہین -
علاوہ ازین کوڑی گھونگی سیپی کاربونیٹ آف لایم ہین - انسان وحیوان کی ہڈیون مین
یہ نمک موجود ہے - کیلسک کاربونیٹ پانی مین حل نہین ہوتا لیکن اگر اس پانی مین
کاربونک ایسڈ موجود ہو تو بہت جلد حل ہو جاتا ہے -
اسلامی تعلیم مین بتایا گیا ہے " امام جعفر صادق علیہ السلام مفضل سے فرماتے ہین
زمین سے گچ اور چونا نکلتا ہے (بحار، خصال)
خاص طور پر معصوم نے ان دو چیزونکا ذکر فرما کر کیمیائی حالت زمین کی بتائی ہے
اور کیلسیم کے وجود کیطرف اشارہ ہے جہان عربون سے کیلسیم کا ذکر فرما کر کیا فائدہ
تھا وہ لوگ گچ اور چونے کو معدنی نہ سمجھتے تھے معدنیات مین ذکر فرما کر صاف بتا دیا ہے
کہ کیلسک کاربونیٹ زمین کی ساخت مین موجود ہے شریعت مین گچ اور چونے پر
تیمم اور سجدہ کی ممانعت ہے خاص اسکی وجہ یہی ہے کہ یہ دونون چیزین معدنی
ہین اور معدنیات پر سجدہ اور تیمم کی ممانعت ہے -

۵۹ - الیومینیم - علامت ال مقدار اتصال ۲۷،۰۴

یہ دھات بشکل سلیکیٹ بصورت مختلف چکنی مٹیون کے اور اوکسائڈ کی صورت مین
بھی قدرتاً ملتا ہے الیومینک سوڈک کلورائڈ جو دوہرا نمک ہے اسکو سوڈیم
دھات کے ہمراہ ملا کر حرارت دینے سے اس دھات کو علیحدہ کر دیتے ہین

یہ دھات چاندی کے مانند نہایت چمکدار خوبصورت دھات ہے جس سے بہ مختلف قسم کے زیور بناتے ہین وزن متناسبہ اسکا ۲۶ء ۲ ہے دھاتون کے ہمراہ بہت کارآمد و عمدہ مرکب بنتے ہین مثلاً تانبہ کیسا تھ ایک ایسا مرکب بنتا ہے جو سونے کے مثابہ ہے الیومینک اوکسائڈ اسکو الیومنیم سکوئی اوکسائڈ بھی کہتے ہین — ال ۲ ا ۳ یہی صرف ایک اوکسائڈ ہے الیومنیم کا قلمی صورتین یہ مرکب ہے اسطور پر قدرتی ملتا ہے یعنے یاقوت، نیلم، اور کھرنڈ پتھر، پھٹکری، کے پانین الیومنیا کا سولیوشن داخل کرنے سے یہ مرکب حاصل ہوتا ہے یہ سفید رنگ کا ہیولا ریت ہے الیومنک پٹاسک سلفیٹ وہ مشہور معروف دوھرا نمک ہے جسکو الم (پھٹکری) کہتے ہین بعضی جسکو پوروسینین کہتے ہین کئی طرحکی ہوتی ہے اور کئی قسم کی مٹیان ایسی ہین جو ظروف بناتے ہین لیکن اون سبکی ماہیت یہ ہے کہ وہ الیومینک سلیکیٹ ہین انکو چکنی مٹی کہتے ہین —

انسانی خلقت کے بیان مین چکنی مٹی کا ذکر اسلامی فلسفہ مین کیا گیا ہے جسے ظروف بنتے ہین جیسا خدا فرماتا ہے خلق الانسان من صلصال کالفخار (ازسورہ رحمٰن) انسان اوس مٹی سے بنا ہے جو صلصال تھی مانند فخار کے — فخار اوس مٹی کو کہتے ہین جو آگ سے پکالی جاوے جسکی ٹھیکری ہوتی ہے (مجمع البحرین) اور صلصال وہ سوکھی مٹی ہوتی ہے جو آگ مین نہ پکالی جاوے اوسکے بجانے سے آواز پکے برتن کی سی آوے (مجمع البحرین) یہ وہی چکنی مٹی ہے اور الیومنیم ہے جسکو اسمقام پر صلصال کہا ہے وہی چکنی مٹیان جو ظروف بنانے کے استعمال مین آتی ہین بدون آگ مین پکانے ویسی آواز دیتی ہین جو اور مٹیون کے پکانے کے بعد آواز پیدا ہوتی ہے یہ صلصال وہی الیومنیم ہے جو چکنی مٹیون کی شکل مین پایا جاتا ہے —

۶۰ — سوڈیم علامت س و — مقدار اتصال ۲۳

چاندی کے مانند سفید رنگ کا ملایم اور چمکدار دھات ہے، ۲۰۰ درجہ مین پگھلتا ہے

اور رحرا احمر کی حرارت سے کم مین تشکل ابخرات تبدیل ہو جاتا ہے ابخرات بیرنگ ہوتے ہین وزن متناسبہ اسکا ۲۳ ء ۹ ہے سواسطے پانی مین ڈالنے سے تیرتا ہے اور اوسکے اجزا جلد متفرق کر دیتا ہے مگر اسقدر حرارت پیدا نہین ہوتی کہ شعلہ پیدا ہو لیکن اگر پانی ذرا گرم ہو یا ایک ٹکڑا جاذب کاغذ کا پانی پر رکھکر اوسپر سوڈیم کا ٹکڑا رکھین تاکہ ایک جگہ دھات قائم ہو جاوے تو اسقدر حرارت پیدا ہوگی کہ شعلہ پیدا ہو جاتا ہے اور شعلہ کی رنگت خوب زرد ہوگی پانی سے آگ نکلنا ویکھی پہلے ایسی بات تھی جو قیاس مین نہین آسکتی تھی اب تجربہ اسکی دلیل ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسکو آگ کے اقسام مین مفضل سے فرمایا ہے "ایک وہ آگ ہے جو پتی ہے کھائی نہین (خصال ؟ بحار)

سوڈک کلومائڈ یہ عام کھانے کا نمک ہے جو تمام دنیا مین کثرت سے پایا جاتا ہے۔ سمندر کے پانی مین فی صدی تین حصہ موجود ہے اسواسطے اسکو سی سالٹ یعنے بحری نمک کہتے ہین اکثر اقالیم مین اسکے بڑے بڑے چشمہ ہین عظیم الشان پہاڑ اور کانین بھی اسکی زمین مین موجود ہین سوڈک کاربونیٹ جسکو ہندی مین سجی کہتے ہین پہلے اس نمک کو اشجار بحری کی خاک سے حاصل کرتے تھے اب اسکو کھانے کے نمک سے بناتے ہین سوڈک نائٹریٹ یہ نمک بھی بعض ولایتوں مین قدرتی ملتا ہے۔ سوڈک بوریٹ۔ یعنے سہاگہ یہ نمک فارس اور طبت کے چشمون مین قدرتی گھلا ہوا ہے ان نمکوں کا بیان اسلامی تعلیم مین پانیون کے بیان مین ہے خدا فرماتا ہے "ھذا عذب فرات وھذا ملح اجاج (سورۂ فاطر) یہ آب شیرین ہے اور (خوش ذائقہ ہے) اور یہ آب نمکین وشور ہے۔ تمام نمکون کے اقسام کو یہ ارشاد شامل ہے جو مخلوط ہین پانی مین اور پانی سے زمین مین جز ارضی ہو گئے ہین۔

۱۶ آئرن۔ علامت اۓ مقدار اتصال ۶ ۵

ہندی مین لوہا فارسی مین آہن لاطن مین فیرم کہتے ہین جسقدر اس دھات کا مصرف ہے اوسیقدر کثرت سے یہ دھات معدنین مین اور اجزا ارضی مین موجود ہے اکثر

چیزین بدون اسکی شرکت سے نہین بن سکتین خالص صورتین بہت کم ملتا ہے سنگ آسمانی
بعض اوقات جو آسمان سے برستا ہے اسمین خالص لوہا ہوتا ہے۔
ابتک لوگ ہنستے تھے کہ قرآن مین خدا نے فرمایا ہے کہ لوہا آسمان سے خدا نے بھیجا
جیسا کہ ارشاد ہے "وانزلنا الحدید" (سورہ حدید) اب کیا منھ لیکر ہنسینگے
آسمان سے لوہا برسنا کیمیا کا سیکڑون مرتبہ کا مشاہدہ ہے جسکو تیرہ سو سال پیشتر
آپنے قرآن مجید مین بتادیا ہے۔
تجارت مین تین قسم کا لوہا پایا جاتا ہے یہ تینون کیمیائی صفات مین ایک دوسرے
سے بہت مختلف ہین۔ اول بنایا ہوا۔ دوم ڈھلا ہوا۔ سوم فولاد۔ پہلی قسم کا قریب
قریب خالص لوہا ہے دوسری قسم مین کاربن اور سلی کان مختلف مقدار مین شامل ہین۔
تیسری قسم کے لوہے مین دوسری قسم کی بہ نسبت کاربن کم ہے زمانہ سابق مین وہی
قسم کا لوہا تھا بنا ہوا اور فولاد ڈھالا جاتا تھا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے
مفضل سے معادن کے بیان مین لوہے اور فولاد کو علیحدہ علیحدہ ذکر کیا ہے۔ اسکی
یہی وجہ ہے کہ وہ حضرت کیمیائی اختلاف کو ان دونون کے جانتے تھے اور ساتھ ہی
تیسری قسم لوہے کی جو سنگ آسمان کیساتھ برستا ہے اوسکا ذکر بھی قرآن مین موجود ہے
جس سے سابق یونانی حکما بھی ناواقف تھے۔ وزن تناسبہ اسکا ۸۰۱ء ۵ ہے خالص
لوہے کی قلمین مکعب شکل کی ہوتی ہین۔
لوہے کے بعض مرکبون مین مقناطیسی صفت پائی جاتی ہے اور مقناطیس لوہے کو کھینچتا ہے
مگر جب اسکو حرارت دیکر سرخ کرین تو مقناطیس اسکو نہین کھینچ سکتا لیکن ٹھنڈا ہونے
کے بعد یہ مقناطیس سیاہ لوہے کا اکسائڈ ہے جو پتھر ملن کے سب طبقہ مین ملتا ہے
اور اکثر اسکے پہاڑ ملجاتے ہین لوہا حیوانات ذی الفقرات کی بناوٹ مین بہت موجود
ہے اور جز خون ہے اکسائڈ اسکا نباتات و حیوانات کے لیئے نافع ہے۔ لہذا لوہا
بھی جز ارضی ہے۔
اسلام مین بھی زمین کے اجزا مین سے لوہے اور فولاد کو قرار دیا ہے اسیلئے کہ جو شئے

زمین سے حاصل ہو وہ جز زمین سے ہے معدنی لوہے کا ذکر امام جعفر صادق ع نے مفضل سے فرمایا ہے ت

۲ ۶ - کاربن علامت ک مقدار اتصال ۱۲

یہ پہلا ثقیل مفرد ہے سیال یا لطیف شکل مین نہین ملتا ہے لیکن اس عجیب مفرد کی تین مختلف ثقیل شکلین ہین بظاہر تینون صورتین ایک دوسرے سے نہایت جدا ہین مگر ماہیت مین سب یکسان ہین سر مو تفاوت نہین ہے مثلاً انسان باعتبار ماہیت و بناوٹ سب ایک ہین وہی دو آنکھ اور ایک ناک دو کان ایک معدہ خدا نے سبکو عطا کیے ہین ہضم اور گردش خون کے آلات جو خالق نے ہندوستان کے رہنے والون کے جسم کے اندر بنائے ہین وہی افریقہ و روس و فرنگ و دیگر اقوام کے مگر دیکھو ایک آدمی دوسرے سے بظاہر شکل مین کسقدر مختلف ہے یہی صورت اس مفرد کی بھی ہے جو جزو اعظم زمین کا ہے۔

اول وہ صورت ہے جسکو ہم ہیرا یا الماس کہتے ہین دوم گرافاسٹ یا پلمبیگو سوم چارکول یعنی کوئلہ ثقل رنگ وزن تناسب کے اعتبار سے ان تینون مین بہت بلکہ بالکل اختلاف ہے لیکن انمین سے کسیکو آکسیجن یا ہوا کے مقابلہ مین جسمین آکسیجن موجود ہے جلا دین تو وہی چیز اور ایک ہی وزن کی حاصل ہوتی ہے جسکو کاربونک ایسڈ یا کاربن ڈائی اوکسائڈ کہتے ہین اس مرکب کے ہم حصون مین (۳۲) آکسیجن اور (۱۲) کاربن ہی جاننا چاہیے جس سے ان تینون شکلون کے اشیاء کو حاصل کرین کاربن نہایت بڑا مفرد ہے جو انسان و حیوان و نباتات کی بناوٹ مین جزو اعظم ہے اگر روئے زمین پر یہ عنصر نہ ہوتا تو مخلوق خواہ حیوانات سے ہو یا نباتات سے - بصورت حال ہرگز موجود نہ ہوتی علاوہ ان تین صورتون کے یہ مفرد آکسیجن و ہیڈروجن کے ساتھ نباتات و حیوانات و انسان کی بناوٹ مین جزو اعظم ہے اور آکسیجن و کیلسیم دہات کے ساتھ کنکر اور کھریا مٹی اور سنگ مرمر اور سیپی وغیرہ کی صورتین لا انتہا موجود ہے ہیرا عالم مین کمیاب گرانی دار وزیر صاحب نے ظاہر کیا کہ یہ مشہور و معروف جوہر

جو اہرات کا بادشاہ خالص کاربن ہے اور ایک ناچیز سے شئے یعنے کوئلہ کا سگا بھائی ہے دنیا مین سب سے بڑا ہیرا اور رمدہ کوہ نور ہے جسکا پہلے وزن پون پاؤ کے قریب تھا اور تراشنے کے بعد اب ایک تولہ دس ماشہ تین رتی کے قریب ہے الماس گویا قلمی کاربن ہے ہمیشہ ہشت گوشہ قلم کی صورت مین قدرتی ملتا ہے وزن تناسب اسکا ۳۰۲ سے لیکر ۳۰۵ تک ہے۔ الماس کے برابر کوئی شئے سخت نہین ہے آکسیجن کے مقابلہ مین حرارت دین تو اسکے ہمراہ ملکر کاربونک ڈائی اوکسائڈ مین شامل ہوجاتا ہے لیکن اگر آکسیجن یا ہوا سے بچا کر سخت حرارت دین تو کوئلہ کے مانند ہوجاویگا۔

گرافائٹ چھ گوشہ قلمون کی شکل مین ہوتا ہے اور سیاہ رنگ کا مثل دھات کے اس تشبیہ سے اسکو سیاہ سیسہ بھی کہتے ہین اور کاغذ پر اگر گھسنے سے سیاہ داغ پڑجاتا ہے اسواسطے خالص کرکے پنسل بناتے ہین۔

کوئلہ تیسری شکل کاربن کی ہے یہ گویا قلمی کاربن ہے لکڑی یا حیوانات کی ہڈیون کو جلانے سے حاصل ہوتا ہے یہ بالکل خالص کاربن نہین ہے اسمین بعض معدنی نمک بھی ملے رہتے ہین۔ کوئلہ کی شکل کا نہایت خالص کاربن وہ ہے جسکو کاجل کہتے ہین۔

وزن تناسب اس قسم کے کاربن کا ۲۰۶ سے لیکر ۲۰۷ تک ہے کوئلہ اگرچہ بظاہر پانی سے ہلکا معلوم ہوتا ہے لیکن فی الواقع وہ بھاری ہے اسفنجی ہونے کیوجہ سے پانی پر تیرتا ہے لیکن اگر اسکو سفوف کرکے پانی مین ڈالین تو وہ پانی کے نیچے بیٹھ جاویگا اسفنجی ہونے کے باعث اسمین جذب کرنے کی بھی صفت پائی جاتی ہے نوے مرتبہ اپنی طاقت سے زیادہ امونیا کو اور نو مرتبہ آکسیجن کو جذب کرتا ہے شکر کو صاف اور اوسکی رنگت کو جذب کرنے کے لیئے بھی مستعمل ہے دافع عفونت ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عفونت دار ہوائین جو یہ جذب کرلیتا ہے وہ آکسیجن کے ساتھ جو کوئلہ اپنے اندر جذب کرکے رکھتا ہے ملکر ایسی مرکب ہوجاتے ہین کہ انکی ماہیت بدل جانے کے سبب سے اونمین سے کیفیت عفونت کی بالکل جاتی رہتی ہے اگر لکڑیان یا کھونٹے تلے اوپر چنکر مٹی سے پوشیدہ کردین اور اندر ہی اندر جلاوین اسطرح سے کہ خارج سے اسمین ہوا نہ جاوے تو پانی اور گیل ہوا

ین سے وہ مرکب ہے اوڑجاویگا اور ایک سیاہ شئے اور بعض لکڑیوں اد
یعنی چھوٹوں کیصورت کی رہ جاویگی البتہ حجم اوسکا پہلے سے کم ہوجاویگی یہ وہی کوئلہ
ور اگر ہم کو مثلاً ہوا مین یا آکسیجن گیز مین جلا دین تو اوس سے کاربونک ایسڈ پیدا ہوگا۔
بس عرصۂ دراز گذرا ہے ہماری زمین پر پہلے حرارت بہت تھی اور روئیدگی لاانتہا
تی جیسا کہ انشاءاللہ چیالوجی مین بیان کرینگے اس عرصہ گذرنے پر زمین ٹھنڈی ہوتی
ئی اور درخت و روئیدگی طبقات زمین مین دبتی گئی اور انقطاع ہوا سے گرد کیوجہ
سے اندر ہی اندر زمین کے جل گئی اور اوسکے تمام مادے اوڑنے والے اسلئے اوڑ
گئے اور بخارات ہوگئے اور جو مادہ اوڑنے کے قابل نہ تھا وہ رہگیا یعنے کوئلہ
پتھر کا اور دیگر مواد نباتیہ اور رازفیہ جو اوسمین مخلوط ہوگئے تھے اگر ہم تحقیق سے
معدنی کوئلہ کو نظر کرین تو اوسمین ہمکو پتے کی شکلین چھپی ہوئی معلوم ہونگی اور اگر میکرسکوپ
سے صاف و شفاف ٹکڑہ معدنی پتھر کا نظر کرین تو بیشک اوسمین نباتی تکوین معلوم ہوگی
ان دلائل سے معلوم ہوا کہ معدنی کوئلہ بھی نباتی کوئلہ کے مانند ہے۔ اگر کوئلہ جلادین
تو اوس سے کاربونک ایسڈ بنتا ہے اور کوئلہ جلکر جو دھوان بنتا ہے اوسکو جمع کرکے
دیکھین تو وہ کاربن ہوتا ہے۔
اس جزو اعظم کو زمین کے بھی اسلامی تعلیم نے نظر انداز نہین کیا ہے۔
محمد ابن عمران عجلی امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کرتے ہین۔
اے مولا کیا شئے خانۂ کعبہ کی جگہ پر تھی جسوقت عرش خدا پانی پر تھا جیسا کہ خدا فرماتا
ہے "وکان عرشہ علی الماء"
امام علیہ السلام۔ مہاۃ درخشندہ تھا (یعنے دُر) (کافی یا بحار)
مہاۃ بفتح میم سپید بلور ہے (صحاح جوہری)
صاف بتایا گیا ہے کہ ابتدائی حالت زمین کی اور اوسوقت کا زینت زمین کا ہیرا
تھا جسطرح ہیرے کو ہوا اور آکسیجن سے بچا کر سخت حرارت دینے سے ہیرا کوئلہ
کی شکل مین تبدیل ہوتا ہے اوسیطرح سے قدرتی الماسی شکل زمین کی کوئلہ کی شکل مین تبدیل

ہیولی اور یہی اشیا اوسمین تھا فوقتاً ملتے رہے ہے
بہشت مین یاقوت والماس وغیرہ سے مکانات اور زمینین بنائی گئی ہین ـ
اونکا بھی عجب نہین یہی مطلب ہو کہ وہان زمین کا کاربن الماس کی شکل مین ہے اور
کوئلہ کی شکل اختیار نہین کی ہے ـ
پھر زمین کی بھی تکوینی حالت بتائی ہے کہ اوسکی خلقت مین کاربن ہے ـ
حدیث مین ہے کہ خدا نے عقیم (ہوائے تند) کو پانی پر مسلط کیا اوسنے پانی کو
تھا جس سے کثرت سے موجین بلند ہوئین اور پھین اوٹھا اور پھین سے دھوان
اوٹھکر ہوا مین پہونچا جب وہ وقت آیا جسکا خدا نے ارادہ کیا تھا اوسوقت پھین
کو حکم ہوا جم جانے کا وہ جامد ہو گیا پھر موج کو حکم ہوا جم جانے کا وہ بھی جم گئی پھین سے
زمین بنی اور موج سے پہاڑ (تفسیر قمی، بحار)
ہوا کا پانی کو تھپنا اور اوس سے پھین اوٹھنا اور دھوان اوٹھنا صاف بتاتا ہے
کہ ہوا کا اکسیجن پانی کے مخلوط کاربن سے ملکر اوکسائڈ بنتا ہے اور اسی کاربونک
ایسڈ سے خلقت زمین کی ہوئی ہے ـ
(مثال) پانی گلاس مین بھر وایک نلی کا سرا پانی مین ڈبو دو دوسرے سوراخ کو
منھ سے پھونکو ہوا سینہ سے نکلکر پانی کو متحرک کریگی اور بلبلہ اوٹھینگے یہانتک کہ پانی مین
سفید دودھ کے ہوجاویگا ـ وجہ یہ ہے کہ تنفس کے ذریعہ سے ہوا مین کاربونک
شامل ہوتا ہے ہوا کے اکسیجن اور کاربن کے اتحاد سے پس تنفس سے اوکسائڈ بنتا ہے
(اعتراض) پانی مین کاربن کہانسے آیا ـ
(جواب) یہ سوال ایسا ہے جسکے جواب مین ہم پوچھتے ہین کہ پانی خود ہیڈروجن
کا اوکسائڈ ہے ہیڈروجن کہانسے آیا جسکا یہ اوکسائڈ ہے جسطرح سے خدا نے ہیڈروجن
کا اوکسائڈ بنایا اوسیطرح سے کاربن بھی خلق کیا جو ہوا یا پانی مین مخلوط تھا ہوا مین بھی
کاربن اکسیجن کے ہمراہ بشکل کاربونک ڈائی اوکسائڈ موجود ہے ـ
۳ ۴ ـ نیٹروجن جسکا ذکر اوپر گذرا زمین مین شریک ہے یہ بہت اوون کیساتھ

مرکب ہوتا ہے یعنی پرنٹرک ایسڈ کے جیسے بارود کا نمک اور نوسادر جو مرکب ہے
نیٹروجن و ہیڈروجن سے اور یہ گوشت مین ہر حیوان کے پایا جاتا ہے تمام مادونسے
اسکو بہت کم ملنے کی خواہش ہے البتہ اکسیجن سے مرکب ہوکر نیٹرک ایسڈ بنتا ہے اور
ہیڈروجن سے ملکر امونیا گیس (نوسادر) بناتا ہے نیٹروجن ہوا کا جز اعظم ہے پانچ
حصہ ہوا مین چار حصہ نیٹروجن ہے حدیث مذکورہ آرٹیکل ۶۲ بتاتی ہے کہ زمین مین
نیٹروجن بھی شریک ہے اسلیئے کہ ہوا کی شرکت پانی کیساتھ ہوئی ہے اور پانی مین شریک
ہے جس سے زمین خلق ہوئی ہے۔

۴ ۶ - ہیڈروجن بھی جز زمین کا ہے اسکا مفصل بیان ہوا اور پانی کے باب مین
ہوا ہے پانی درحقیقت ہیڈرک اوکسائڈ ہے اور اوس سے خلقت زمین بتائی ہے
بہت سے احادیث اس بارہ مین ہین جو مرکبات آب مین مذکور ہوے ہین اور حدیث
مندرجہ آرٹکل ۶۲ یہی بتاتی ہے۔

۵ ۶ - سلفر علامت س مقدار اتصال ۳۲ وزن مادی ۳۲

سلفر یعنے گندک دنیا مین دونون طرح سے یعنے خالص اور بصورت مرکبات ملتی ہے یعنی
ملکو نمین جہان آتش خیز پہاڑ ہین وہان ہشت گوشہ قلمی صورتمین قدرتی پائی جاتی ہے اور
اکثر دھاتون کے ہمراہ ملی ہوئی ہے چنانچہ ان مرکبون کو سلفائڈ کہتے ہین مثلا
لڈ سلفائڈ - زنک سلفائڈ - آئرن سلفائڈ، کاپر سلفائڈ، اور انھین مرکبون سے سلفر
علیحدہ کرتے ہین علاوہ اسکے گندک بصورت میگنیشیم، کیلسیم، سوڈیم سلفیٹ کے قدرتی
موجود ہے ہیڈروجن کے ہمراہ بشکل ہیڈرک سلفائڈ یا سلفیورٹیڈ ہیڈروجن ہم معدنی
چشمون مین پانی مین پاتے ہین اور انڈا سڑنے سے جو گیس اوٹھتا ہے اوسمین موجود
ہے اور جانور سڑنے سے یہ گیس نکلتا ہے جو ہوا سے گروی سے وزنی ہوتا ہے اوسکا
سونگھنا زہر ہے اگر ۲۰۰ اجز ہوا سے گروی سے ملا دے تو چڑیا سونگھ کر مرجاوے اور
۸۰۰ اجز ہوا سے ملنے والی گیس کو کتا سونگھ کر مرجاتا ہے کلورین اسکی ضد ہے گندک جب
خوبصورت زرد رنگ کا مفرد ہے اور ۲۳۲ درجہ کے قریب بالعض کے نزدیک ۲۴۹

درجہ مین پگھلنے لگتی ہے اور پانی کے مانند شربتی رنگ کے سیال مین تبدیل ہوجاتی ہے اس سے زائد حرارت دیجاوے تو گاڑھی ہونے لگتی ہے اور رنگت مین گہری ہوجاتی ہے ما بین ۲۳۰ اور ۲۸۰ درجون کے اسقدر گاڑھی اور لسدار ہوجاتی ہے کہ برتن کو اوندھا کرنے سے نہین گرتی مابین ۲۸۰ اور ۵۰۰ درجون کے پھر وہ پتلی ہوجاتی ہے مگر مثل سابق ۵۰۰ درجہ مین کھولنے لگتی ہے اور سرخ رنگ کے انجرات مین تبدیل ہونے لگتی ہے وزن متناسبہ انجرات کا ۲۲ ۲۲ ۲۲ ہے اور ہیڈروجن کی نسبت سے ۳۲ ہے گندک پانی مین یا شراب مین حل نہین ہوتی مگر ترپن ٹائن اور روغنونمین حل ہوتی ہے۔ سب سے بہتر محلل اسکا کاربن ڈائی سلفائڈ ہے۔ گندک جلنے والی شئے ہے ہوا یا آکسیجن مین جلانے سے ہلکے نیلے رنگ کے شعلہ سے جلتی ہے یعنے آکسیجن کو لیکر سلفر ڈائی اوکسائڈ مین تبدیل ہوجاتی ہے جسکو سلفیورس ایسڈ کہتے ہین۔ سلفیورک ایسڈ پانی کے ہمراہ ملنے کیوقت بڑی حرارت پیدا ہوتی ہے اسواسطے بڑی ہوشیاری سے اور احتیاط سے تدریج ملاتا جائے شکر اور پاسک کلوریٹ کو ملا کر اسپر ایک قطرہ سلفیورک ایسڈ ڈالنے سے بڑی آگ پیدا ہوتی ہے ایک مضبوط شیشہ کے گلاس مین قدرے شکر اور چند قطرہ گرم پانی کے ڈالکر سلفیورک ایسڈ ملادین تو شکر پھولکر کوئلہ مین تبدیل ہوجاویگی۔ جنوبی امریکہ اور آتش فشان پہاڑون کے قریب سے جزائر سقالیہ سے کثرت سے نکالی جاتی ہے خدا قرآن مجید مین فرماتا ہے ”انا منزلون علی ھذہ القریۃ رجزا من السماء بما کانوا یفسقون (سورۂ عنکبوت) ہم اس قریہ پر آسمان سے عذاب نازل کرینگے اون لوگون پر جو فاسق ہوگئے ہین۔

حضرت لوط کی بستیون سدوم وعمورہ کا ذکر ہے آسمان سے آگ برسی تمام بستیان جلکر خاک ہوگئین اس ہوائے کرہ مین ہر قسم کے مادے موجود ہین گندک بھی مخلوط ہے ممکن ہے آکسیجن سے گندک جلکر برسی ہو یا ہیڈرک سلفائڈ یا سلفیوریٹڈ ہیڈروجن یا اور کوئی ایسا ہی مرکب برسا ہو۔

... اور بھی بہت سے مفردات زمین میں شامل ہیں لیکن بہت کم ... سے معلوم ہوگا زمین کو مربع فرض کرو اوسکے حساب سے ... اسطرح ... ہے

آکسیجن		
سلیکا	آلومینیم، میگنیشیہ، کیلسیم،	
	کاربن، سوڈیم، پوٹاشیم، آئرن،	
	نیٹروجن، ہیڈروجن سلفر، کلورین	باقی مفردات

فصل مرکبات ارضی کے بیان میں

۶۴ — انسانی خلقت کے متعلق اسلامی تعلیم یہ ہے —

(۱) خلق الانسان من صلصال کالفخار (سورہ رحمن) ہمنے انسان کو خلق کیا اوس مٹی سے جو خشک بنی تھی اور اسطرح سے آواز دیتی تھی جیسے آگ کی پکی ہوئی مٹی آواز دیتی ہے —

(۲) ولقد خلقنا الانسان من صلصال من حماء مسنون (سورہ حجر) ہم ہیں خلق کرنے والے انسان کو خشک مٹی سے جو گندھی تھی گرم پانی سے —

(۳) انا خلقناہ من طین لازب (سورہ صافات) ہمنے خلق کیا انسان کو اوس مٹی سے جو مخلوط و ممزوج تھی —

(۴) جناب امیر علیہ السّلام فرماتے ہیں خدائے عزوجل نے واسطے ہاتھوں میں جلوا ب

شیرین کا لیا اور اوسکو مٹی سے مخلوط کیا وہ جم گیا۔ پھر دوسرا چلو آب
لیا اوسمین مٹی ملائی اور وہ بھی جم گیا۔ پھر اون دونون کو ملایا اور مٹی
پھر چارون ملائکہ کو حکم دیا یعنے شمال و جنوب، وصبا، و دبور کو تاکہ
چلین اور اوس مٹی کی ابتدا کرین اور اوسکو بنا دین اور اوس مٹی سے
کرین اور اوسمین چارون طبیعتین ہوا اور خون وصفرا بلغم کی صلاح
بس ملائکہ اوس مٹی پر آئے اور چارون طبیعتین اوس مٹی مین پیدا کین
لگی بلغم صبا کیطرف سے داخل ہوا صفرا دبور کی سمت سے اور خون جنوب
پھر اوسپر نسیم پہونچی اوسسے بدن کی تکمیل کی عورتون سے محبت اور طول
(ریح) کی سمت سے ہوا اور اکل و شرب اور علم و مروت بلغم کی وجہ سے
غضب اور بیوقوفی و شیطنت اور تجبر و سرکشی اور ہر کام مین عجلت صفرا سے
اور عداوت ولذت و محارم الٰہی و پابندی شہوات کی خواہش خون کی وجہ
سے ہوئی (ملخص حدیث از مجمع البحرین)

(۵) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نے فرمایا جب خدا نے
خلق فرمانا چاہا تو جمعہ کے روز اول ساعت مین جبرئیل کو حکم دیا بحکم خدا
آسمان سے دنیا کے آسمان تک سے داہنی ہاتھ مین مٹی لی پھر ساتوین زمین
سے ساتوین زمین تک جو سب سے نیچی ہے ہر زمین سے مٹی لی۔ پھر
کو کچھ سکھایا پہلی مٹی داہنے مٹھی مین لی اور دوسری بائین مین اوس مٹی کے
اور زمین وآسمان کی مٹیان ذرہ ذرہ اور ریزہ ریزہ ہوگئین اور دونون
ملا دیا اسکے ملخص حدیث (کافی)

(۶) امام محمد باقر علیہ السلام سے فرمایا۔ خدا نے وہ مٹی جس سے
کو خلق کیا حاصل کی اور خالص آب شیرین مین اوسکو گوندھ کر چالیس روز پڑا
پھر آب شور و تلخ مین گوندہ کر چھوڑ دیا چالیس روز جب اوس مٹی مین جم گیا
لیا اور مطیع و منقاد اپنا بنایا اب وہ مٹی داہنے اور بائین دو مٹی سے

اور نتی پھر مٹی زمین سے لی اور سکو آب شیرین و آب نمکین
سے اونکو مرکب کیا مختلف طبائع سے پس آدم کو
اونکا نام آدم ہوا۔ پس آدم سے بنے ہین پانی اور مٹی
نور سے ہے اور نور سے ایمان آتا ہے
ہے مٹی سے مخالفت وضعف وکبھی ہوتی ہے جب اوس
منسوب قرات ہے)
یل کا واضح طور پر پتہ لگتا ہے۔
خلقت انسانی ہوئی جو بصورت چکنی مٹی کے تھا۔
ن گرم پانی کی بھی شرکت ہے جس سے کہ سکتے ہین کہ سلفر پا
تھا۔
ور جمنی سے ہوئی جس سے صاف اون کیمیائی اجزا کیطرف
دھات وغیر دھات سے پائے جاتے ہین۔
وغیرہ پانیوں مین تحلیل ہین وہ بھی انسانی خلقت مین شامل
جنوب وشمال مشرق مغرب انکا اثر بھی اس مٹی پر بتایا گیا
م ہوتا ہے کہ ہوا سے گیس اور وہ محلولات جو مختلف ہوا مین
ت۔
ریح جسکو یونانی سودا سے تعبیر کرتے ہین اور طب جدید
ہتین ہے لیکن اسلامی تعلیم مین ایک چوتھا خلط بتایا گیا ہے
کو انشاء اللہ ہم بشرط حیات ومساعدت زمانہ طب سے
سیلے بہر حال یہ خلط ان چارون ہواؤن سے بنے اور محلولات ان اخلاط
بلغم کے اجزا کیمیائی اوس ہوا سے حاصل ہوئے جسکو جنوب
سیات کہتے ہین اور کے اجزا کیمیائی اوس ہوا سے انسان مین ملے گئے

جسکو عرب دبور کہتے ہیں۔ اور جنوب سے ... ہوا سے
ہو سے جو عرب میں ہوا اسے جنوب کہلاتی ہے ... یعنے ریح جنوب
بصورت گیر ہے جسکے اجزا رکیمیائی شمال سے حاصل۔

(ز م) ان چار ہواؤن کے علاوہ ایک پانچوین ہوا ... نسیم کہتے
انسانی جسم کی تکمیل کی سیفے اوس اجزا رکیمیائی سے تکمیل ... انسانی کی۔

(ح م) آسمان و زمین کی ٹھو سے نیا یا نا اسطو ... اجرام فلکی ...
جو مختلف اجزا ہین وہ بھی انسانی خلقت ...

(ط م) آسمانون او زمینون کی مٹیون کو ... سے
انفصار سے ہے تمام عناصر ارضی و سماوی ...
و ماں العناصر ہے جو عقد کی کشش سے حلیہ ...

(ی م) مٹیون کو آب خالص و شور زمین چار ...
کی بھی سنرلت کا پتہ ہے جو اشیاء کے سرنے ...

نیچریہ ... کہتے ہین کہ آدم علیہ السلام سرٹی ہوئی
کی ہے اور گینگ کیمسٹری سے نادا قفیت انکو
ہیسی فرمادین سیلا شخص جس سے نسل انسانی قائم ہو
کے قدیم ہونے کا کوئی قائل نہین زمین کے جو
ہے۔ پانی کے اشیا نی سے تپنگے آگ سے
سے ارضی اشیار زمین و مٹی سے شبنگے تو کس
دوسرے اور تیسرے دور مین زمین پر بکثرت
کی خلقت ہوئی جو تھے دور مین زمین سے آگ پانی
تعلق ہوا ۔ کیمسٹری مین کیفیت تخمیر (یعنے فرمنٹیشن) کو
سرمنے یعنے اجزا متفرق ہونے کی حالت مین ہو
سپیدی بیضہ اور گندھا ہوا آٹا وغیرہ کیفیت کیمیائی ...

حیوانات کی پیدائش [illegible] پیدا ہو [illegible]

ہوتی ہے [illegible] پیدائش میں سے ہے جبکہ [illegible]

[illegible] اور [illegible] ہوتا ہے اور شکر [illegible]

[illegible] کیسے مین کشم خطا ہر زرد رنگ

[illegible] شکل سے نہایت

[illegible] جو [illegible] قطار یا گچھون میں

[illegible] اصل عالم [illegible] میں سے ہے

[illegible] ہوتا [illegible] راز ابھی تک

[illegible] اسلام کے سر زدی ہوئی مٹی سے

[illegible] سال [illegible]

[illegible] روز آپ [illegible]

[illegible] الاسلام

[illegible]

[illegible] ارضی [illegible] کی [illegible]

[illegible] مشابہت [illegible] ہوئی جب [illegible]

[illegible] مقصد زندگی [illegible]

[illegible] انسان [illegible] پہلے بنا

[illegible] میں نکالا جنکی

[illegible] صاحبزادن کا [illegible]

انسان [illegible] سے بھی انسان

[illegible] پیدا ہوئی کہا [illegible]

[illegible] انسان کو [illegible] مٹی سے ہے تو انسان

[illegible] انسانی نشو و نما [illegible] چیز سے ہے غذا سے اور غذا [illegible]

سے تب بھی جسم حیوانی ہے اوسکی نشو و نما بھی غذا سے ہوئی اور وہ غذا بھی گھاس
پات ہے جب انسان کی نشو و نما گھاس سے ہوئی اور گھاس کی مٹی سے تو انسان کی
نشو و نما کا بڑا حصہ یہی مٹی ہوئی اور اصل نطفہ کی بھی مٹی سے ہوئی تو یہ کہنا بھی صحیح ہے
ہر بچہ مٹی سے پیدا ہوتا ہے حضرت آدم پر کیا منحصر ہے کوئی آریہ اور نیچری [illegible]
نہیں ہے جو مٹی سے نہ بنا ہو یہی کس بات پر ہے یہی تو خدا فرماتا ہے ولقد خلقنا
الانسان من سلالۃ من طین ثم جعلناہ نطفۃ فی قرار مکین ثم خلقنا النطفۃ علقۃ
فخلقنا العلقۃ مضغۃ فخلقنا المضغۃ عظاما فکسونا العظام لحما ثم انشأناہ
خلقا آخر فتبارک اللہ احسن الخالقین ثم انکم بعد ذلک لمیتون ثم انکم یوم
القیمۃ تبعثون (سورہ مومنون) ہم نے انسان کو خالص مٹی سے خلق کیا پھر اوسی
مٹی کو نطفہ بنایا جو رحم میں ساکن ہوا پھر اوس نطفہ سے علقہ بنایا اور علقہ سے مضغہ بنایا
اور مضغہ سے ہڈیاں بنائیں اور ہڈیوں کو گوشت پہنایا بعد اسکے اوسکی دوسری شکل
(انسان کی) بنا دی مبارک ہے خدا جو سب سے بہتر بنانیوالا ہے پھر بعد اسکے
تم مروگے پھر قیامت کے دن کھڑے کیے جاؤ گے۔

ہر انسان کی یہی حالت ہے حضرت آدم کا کیا ذکر اگر فلسفہ کی رو سے ان حالات سے
نا واقف ہوتے تو کیا یہ شبہ نہ ہوتا کہ نطفہ سے علقہ اور علقہ سے مضغہ اور مضغہ سے
ہڈی ہڈی سے انسان بنا دشوار ہے یہی حالت نطفہ سے مشتری کی ہے بلکہ حقیقۃ
کہا جاتا ہے کہ ہڈی سے انسان بنا گوشت سے انسان بنا نطفہ سے انسان بنا
اوسیطرح انسان مٹی سے بنا ہے اور مرکر مٹی ہو جائیگا اور قیامت کے روز دوبارہ
مٹی سے پھر دوبارہ بنایا جاویگا۔

بہت صاف الفاظ میں حقیقت اس مٹی کی احادیث میں بتائی گئی ہے

(۱) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بدن مٹی ہو جاتا ہے [illegible] جس مٹی سے
بنا تھا اور وہ جز انسانی جو چلا جاتا ہے پیٹ میں درندوں اور [illegible]
[illegible] میں انسانی اعضا سے یا جو اجزا انسانی گل جاتے ہیں وہ [illegible]

...سے روبرو ایک ایک ذرہ بھی ظلمات ارض مین پوشیدہ
...اشیاء کے اور ہر شئے کے وزن کو ... ودعایین
...سونے کیطرح سے مٹی مین مخلوط رہتی ہے جب قیامت
...تو زمین سے وہ پانی نکلینگے جنہین حیات سے
...سے وہ مٹیان جمع ہوجاوینگی اور پانی اسطرح سے
...مین پانی بھر کر گھنگھولو اوسوقت انسانی مٹی اسطرح سے نتھر
...جاتا ہے اور دودھ متھکر مکھن نکل آتا ہے اوسوقت تمام
...جینگے (احتجاج طبرسی)
...سے جسمین نہ کوئی اغلاق ہے نہ تاویل کی ضرورت ہے
...کے بعد جسم انسانی جن جن ذرات مین تحلیل ہوتا ہے اونہین جز...
...راگیا ہے یونانیون کی صریحی ... وہ کہتے ہین ...
...تے ہین اسلامی تعلیم اسکے خلاف ہے بتایا گیا ہے کہ مرنے
...ہوتے خواہ انسان کو کوئی کھا جاوے یا وہ جلکر خاک
...و مٹی مین محفوظ رہتے ہین - پھر دو مثالون سے سمجھایا گیا ہے
...تا ہے نیاری ... دھو دھا کر سونا مٹی سے نکال لیتے ہین ...
...زمین سے پانی نکلکر اوس مادہ کو دھو دھا کر علیحدہ کردیگا
...ہے -
...متھکر جسطرح سے نکل آتا ہے اسیطرح سے انسانی مادہ
...ت فنا نہوگی انتشار اجزا سے ... تم ...
...دوبارہ انسان کو پیدا کریگا -
...ام فرماتے ہین -
...ہے -
...گل جاتی ہے مگر نہ گوشت باقی رہتا ہے نہ ہڈی فقط

انسانی طینت باقی رہ جاتی ہے جس سے وہ خلق ہوا تھا وہ حل ہین ہوتی قبر مین باقی رہتی ہے یہانتک کہ اوس سے انسان بنایا جاتا ہے (مجمع البحرین) مرنے کے بعد گل تحلیل ہو جاتے ہین نہ ہوا رہتے ہے نہ نور و نار رہ باقی محض چند دھاتی وغیرہ دھاتی رہ جاتے ہین وہی انسان کی اصل ہین۔

(شبہہ) مردے کی مٹی مین بہت سے دھاتی وغیرہ دھاتی اجزا ہوتے ہین امام علیہ السلام محض طینت کو فرمایا ہے۔

(جواب) امام علیہ السلام نے طینت کو بسیط و مفرد فرمایا ہے جو لوگ ذرات بسیط کہتے ہین یہ اعتراض اونکے قول کی بنا پر ہوتا ہے امام علیہ السلام طینت کے قائل ہین لہذا طینت اور اوسکے مفردات اصل انسانی ہین اوسکا وجود ہوگا اور غلط ہوگا۔

۱۷ – مسئلہ ین سیہ بابت عجیب و غریب ہے ایکے رو سے مانا جاتا ہے کہ دیکھان تخم اوڑتے پھرتے ہین جہان موقع ملتا ہے اور تمام حالات موافق ہوتے ہین وہ تھوڑے عرصہ کے بعد وجود پذیر ہوتے ہین نباتات و حیوانات کا امکان سمجھتے ہین فرانس کے ایک عالم نے کتاب مین اس قسم کا خیال ظاہر کیا تھا کہ چاند سے زندگی بخش تخم نباتاتی و حیوانی زندگی کا آغاز ہوا تھا جرمنی کے ڈاکٹر ایچ مرمان کی کتاب سے جہین آبادو سیار و نکا ذکر تھا یہ خیال اخذ کیا اور کے مسئلہ کیساتھ شامل کر دیا کہ کسی آباد دنیا سے جاندار تخم اوڑکر اس تھے جس سے پودون اور جانورون کی ابتدا ہوئی۔ ایسے (یعنے کرم) پائے گئے ہین جنکے انکشاف مین خوردبین قاصر ہے مویشی کی منھ اور پاؤن کی بیماری کے جرم ہوتے ہین بعض کا قد ہوتا ہے یہ ہوا مین اوڑتے رہتے ہین سورج کی شعاعون سے دور تک پھونچ سکتے ہین اور جاندار پیدا کرنے کے موجب

ایسا ننھا جرم اوپر کرا دو پر جا دے تو وہ مریخ کا دائرہ گردش اکیس روز میں بہ تمام
کاٹتے روز میں جیوپٹر کا جو دو ماہ میں طے کریگا اور ہمارے نظام شمس سے قریب
ترین ہمسایہ [illegible] میں یہ جرم نو ہزار سال میں پہونچیگا بہ حساب روشنی کی رفتار کی شرح
کے مطابق لگایا جاتا ہے کیڑے کا وزن مخصوص پانی کے برابر تسلیم کیا گیا ہے
اس مقام پر ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ جاندار تخم یا جرم کتنی مدت تک قائم رہ سکتا
ہے خلا میں کہیں سخت حرارت ہے اور کہیں سخت سردی جسمیں سے زندگی کا عمل زائل
ہو جاتا ہے ۔

جواب یہ ہے کہ مصر کے کسی پرانے مصالحہ دار لاش میں سے گیہون کے چند دانے
ملے تھے جو کئی ہزار سال تک پڑے رہنے کے بعد بھی اگنے کے قابل رہے
فرانسیسی عالم [illegible] ڈوین کہتا ہے کہ رومی قبر میں اٹھارہ سو سال کے بعد جرم پائے گئے
تھے جو نشو و نما کی قوت سے معرا نہ تھے۔ مارشل وارڈ اور ریوکس کے تجربات سے
جراثیم کی مدت قیام ثابت ہو گئی ہے یعنی انکے پیدا کردہ جراثیم بہت مدت تک زندہ
رہنے کے قابل تھے۔ ایک شرط اسکے ساتھ یہ پائی گئی کہ ہوا انکے غذا میں نہ ہوا
کمان۔ اس قسم کے خیالات ہیں عالموں کے جاندار کی پیدائش و نشو و نما کے متعلق گزرنگی
کا مادہ وکہاں سے پیدا ہوتا ہے سائنس نے ہنوز اسکا کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا ہے
بعض ارتقاء کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ پہلے پلازم زندگی کا تخم اور ارگنک سل وغیرہ
سے رفتہ رفتہ نباتات وحیوانات وغیرہ پیدا ہوتے ہیں مگر یہ ایک راز سربستہ ہے
جو افشا نہیں ہوا ہے۔

قرآن مجید میں انسانی خلقت کی نسبت ارشاد ہے ع لقد خلقنا الانسان فی
احسن تقویم ثم رددناہ اسفل سافلین (سورۃ التین) تحقیق ہمنے خلق کیا
انسان کو اچھے طریق سے پھر ہمنے پلٹا دیا اسکو نیچے سب نیچوں کے۔ انسان کا اسفل
سافلین [illegible] نا بتاتا ہے کہ افق سے انسان زمین پر آیا ہے اور وہ انسانی افق
پر تھا [illegible] رحمت ہی حدیثوں سے ہوتی ہے زمین سب سے نیچا کرہ ہے اسپر

آسمان سے انسانی مادہ نازل ہوا پھر فرماتا ہے۔
فارسلنا الیها روحنا فتمثل لها بشرا سویا (سورہ مریم) ہم نے بھیجا مریم کی طرف اپنی روح کو وہ روح مریم کے لیے انسان ستوی الخلقت بنگئی۔ یہ آیت بھی انسانی مادہ کو خدا کیطرف سے آتا بتاتی ہے۔
شب معراج رسولخدا کا آسمان پر رطب کھانا اور اوس سے نطفہ کا جناب سیدہ [illegible] اللہ علیہا کا قائم ہونا اخبار مین موجود ہے۔
یہ سب شہادتین ہین اس بات کی کہ انسان کا بشکل ذرات آسمان پر ہونا [illegible] آتا ثابت ہے۔
اسیطرح سے ارواح کا افلاک پر جانا یہ بھی احادیث و اخبار مین بکثرت موجود ہے [illegible] ثبوت اس مسئلہ سے سائنس کے بدیہی ہوگیا ہے۔
قرآن مجید مین ہے وقالوا اذا کنا عظاما ورفاتا أانا لمبعوثون خلقا جدیدا قل کونوا حجارة او حدیدا او خلقا مما یکبر فی صدورکم (سورہ بنی اسرائیل) کافر کہینگے جب ہم (سڑگل کر) ہڈی اور خاک کے ذرہ ہوجاوینگے کیا ایک نئی خلقت کیو [illegible] بنجاوینگے کہو (اے محمد) تم پتھر یا لوہا یا اور کوئی بڑی خلقت ہوجاوگے جو تمہارے دلین ہو (تب بھی تم دوبارہ پیدا ہوگے) بہت صراحت سے [illegible] امر مین کہ مرکر انسان وہ صورتین اختیار کرتا ہے جسکو وہ اپنے زعم مین مقلوب الماہیت سمجھتا ہے اور انسانی مٹی پتھر ہوجاوے یا انسانی آئرن خالص لوہے کیطرح [illegible] یقین [illegible] اور ہر یا انسانی تصور اس سے کوئی بڑی خلقت تجویز کرے مثلا سو [illegible] بنجاوے [illegible] کہ مادہ ایک سے اجتماع ذرات سے ایک تا [illegible] تارہ بنے تب [illegible] دوبارہ اوسی سے مادہ انسانی رفتہ رفتہ علیحدہ ہوکر پھر ویسا انسان بنادیا جاویگا [illegible] سیطرح سے ہمارے [illegible] سے زمین و آسمان بنے اور وہی اجزاء [illegible] جو ہمارے ہین وہی زمین و آسمان کے ہین اور جو زمین و آسمان کے ذرہ ہین [illegible] ہمارے ہین۔
اسمقام سے حدیث نور کا ثبوت بھی بدیہی ہوگیا [illegible] نے فرمایا ہے ہمارے نور [illegible]

[illegible] ستارہ زمین [illegible] نیا سیارہ الودۃ، مناقب شہر آشوب) جسکا صاف مطلب [illegible]

[illegible] آسمان کی ترکیب مین شامل ہین ۔

[illegible] أإذا كنا عظاما ورفاتا أإنا لمبعوثون خلقا جديدا

[illegible] [illegible] الذي خلق السموات والارض قادر على ان يخلق مثلهم و

[illegible] (سورہ بنی اسرائیل) کفار کہتے ہین کہ جب ہم سڑگل کر ہڈی ہو گئے

[illegible] خلقت کیونکر بن سکتے ہین (خدا فرماتا ہے) تم نہین دیکھے

[illegible] جسے زمین و آسمان بنا تا ہے (ایک ثابت تارہ پھٹتا ہے

[illegible] ہین ۔ دوسرے ثابت تارے اونکو لیکر اپنا سیارہ بنا لیتے

[illegible] ۔ پھر زمین پھٹی اور وہ تحلیل ہو کر پہلا مادہ بن گئے اور

[illegible] ہوئے آخری نتیجہ اونکا یہی ہوگا کہ وہ پھر ایک ثابت تارہ

[illegible] سورج سے زمین بنی ہے) خدا بیشک قادر ہے کہ تمھارے

[illegible] پہلے خدا نے اسکی ایک مدت قرار دی ہے جسمین کچھ [illegible]

[illegible]

[illegible] بلکہ رفتہ رفتہ جسطرح سے سورج سے زمین اور زمین سے

[illegible] پھر شہاب ثاقب [illegible] اوسطرح سے شہاب ثاقب جمع ہو کر پہ [illegible] مت [illegible]

[illegible] سے سورج بنتا ہے [illegible] جسے انسانی مادہ تحلیل ہوتا ہوا پھر ملکر انسان بنتا ہے

[illegible] معاد جسمانی ہے ۔ یعنی مادہ [illegible] فی انسان کا عود کرنا محال نہین ہے ۔ اس بڑے الٹشن

[illegible] ے مسئلہ کو پھر مثال مین سمجھایا جاتا ہے خدا فرماتا ہے ۔

مثل الحيوة الدنيا كماء انزلناه من السماء فاختلط به نبات الارض فاصبح

هشيما تذروه الرياح (سورہ کہف) ان کافرون سے دنیاوی زندگی کی [illegible]

مثل بتاؤ کہ آسمان سے پانی [illegible] سا پھر اوس سے (کیمیائی) اختلاط ہوا اور تخم سے

جو زمین مین سے [illegible] سے لہلہاتی روئیدگی ہوئی) صبح ہوتے پھر وہ (گھاس)

ابتدائی روئیدگی شدت [illegible] سے آفتاب کے ہوا کی تیزی و تندی سے ٹوٹ

پھوٹے خشک ہو کر منتشر ہو کر خاک مین ملگئی یہی حالت بعینہ ہوائی آگ کی ہے
مواد انسانی ایک مقام پر جمع ہو کر آج انسان بنا کل اوسکے اجزا الگ ہو کے
دیگر عناصر مین پھر وہ عناصر مجتمع ہو کر نیا انسان بنے گا جسم کے طریقہ سے مین بلکہ
رفتہ رفتہ وہ اجزا شکلین بدلتے بدلتے بقدرت خدا انسانی شکل اختیار کرینگے یہی
انسانی خلقت اور اوسکے معاد جسمانی کی کیفیت جسپر کیمسٹری صدق دل سے تیرہ سو سال
بعد ایمان لائی ہے - اس اسلامی تعلیم کو مختصر طور پر اورگینک کیمسٹری نے بھی اور صدق
دل سے ایمان لاو -

۸ ۶ - البیومن کیمیاگری متعلق بحیوانات مین البیومن کا اول درجہ ہے خون جو کہ
خود روح ہے اسکی بناوٹ اور عضلات دماغ و اعصاب و خوردہ کلاں اور دیگر
مین البیومن جز اعظم ہے حیوانات کے انڈے مین جو شئے ہے وہ البیومن ہے
اب بغور دیکھا جاوے تو یہی ایک بڑی چیز ہے اس سے پھر ایک عضو کی ترکیب
ہو جاتی ہے خون انسان کا ہو یا حیوان کا جب باہر نکالا جاتا ہے تو جلد دو چیزین
ہو جاتا ہے ایک ثقیل شئے جسکو لوتھڑا کہتے ہین دوسرے آبی چیز جسکو خون
سیرم کہتے ہین - سیرم مین علاوہ پانی اور نمکیات کے البیومن حل ہے -

البیومن نباتات مین بکثرت موجود ہے مثلاً شلجم، اروی، گوبھی وغیرہ مقدار اتصال
کے رو سے اسکی ماہیت کا حصہ معلوم نہین ہے مگر باعتبار وزن فیصدی اسمین چیز
قریب قریب اسی مقدار مین پائی جاتی ہے — [illegible]
[illegible] البیومن کی کوئی خاص شکل نہین ہے پانی مین کم و بیش حل ہو جاتا ہے اور ہلکی
مین زیادہ شراب اور ایتھر مین حل نہین ہوتا -

البیومن حرارت کے باعث سے بھی ثقیل ہو جاتا ہے اور جب ایکمرتبہ ثقیل ہو جاوے
تو پھر سیال نہین ہو سکتا اسکا مطلب یہ ہے کہ کوئی طریقہ ہمارے پاس نہین ہے جس سے
ہم ثقیل البیومن کو پھر سیال کر سکین جن و ملک کی خلقت بھی ممکن ہے البیومن سے جس
طرح سے ہماری خلقت مین البیومن ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ علاوہ البیومن کے کوئی

ثقیل اور ثقیل سے سیال ہو سکتا ہے۔

... یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ جسم کثیف سے

بنتے ہیں۔

... سیال و جامد بن سکتے ہیں البیومن سے

... کے سیال و رقیق رطوبت سے پرورش حیوان

... عورت سے کہ انسان بنتا ہے جسم لطیف سے

... نہیں ہے اور ثقیل سے پھر لطیف ہونا یہ سبب

... سے ترکیب کے قابل ہوں اور پھر اسکے بھی تحلیل

... نہ کر سکتے تو کوئی بھی اسپر قادر نہیں ہے جب

... کوئی شبہ بھی نہیں ہو سکتا۔

... ن کی جاتی ہے ...

... کے اعضا میں نہیں ہے مگر دودھ اسکا بڑا مخزن ہے

... مثلاً ارو کی دال میں بکثرت ہے البیومن کے مثانے

... کرنے سے منجمد ہو جاتا ہے۔ دودھ میں کوئی تیزاب

... علیحدہ ہو جاتا ہے جسے دہی یا پنیر کہتے ہیں اور

... یا شکر مل ہوتی ہے جسکو دہی کا توڑ یا انگریزی میں (وہے)

... نے سے جو بالائی جمتی ہے وہ کیزی این ہے۔

... البیومن اور کیزی این میں فرق یہ ہے کہ البیومن

... کیزی این بتدریج جمتا ہے اور سطح پر بالائی

... کیزی این ذی شکل بالائی جم کر نمودار ہوتی ہے

... کے دودھ سے کیزی این زیادہ حاصل ہوتا ہے

... جناب امیر علیہ السلام کا فیصلہ موجود ہے جس میں

... کے دودھ سے وزن کی ہوتا ہے (مدینۃ المعاجز)

ے ۔ جلیٹن۔ حیوانات کی جھلیان اور پوست ورباط وغیرہ
باعث سے پانی مین تمام وکمال حل ہوجاتے ہین البتہ کم وبیش
جو ٹھنڈا کیا جاوے تو وہ منجمد ہوجاتا ہے مگر بہت ملایم ہو
تھرتھراتا ہے اسکو جلیٹن کہتے ہین یہ شئے حیوانات کی بناوٹ
مگر جب اعضاء مذکورہ پانی اور حرارت کے مقابلہ مین آوین
بناوٹ کا حیوانی حصہ گویا جلیٹن ہے۔ ہڈی کو ایسڈ ہائیڈرو
رکھین تو اسکا ارضی حصہ یعنے نمک حل ہوجاوینگے اور
رہجاویگی اسکو پانی مین جوش دین تو حل ہوکر جلیٹن سے گو
سینگ اور کھر وغیرہ کو پانی مین پکانے سے
پھکنا ایک ایسی شئے ہے کہ اسکو پانی مین حرارت دیکر
مین شکل البیومن کے ہے۔

خداوند کریم قرآن مجید مین فرماتا ہے اقرأ باسم
علق (سورہ اقرا) پڑھو اپنے خدا کے نام سے
ہے علقہ وہی جلیٹن اور فاسفیٹ ہے جو ہڈی اور
اے ۔ واضح ہو کہ ہڈیان کیمیائی ساخت مین دو قسم
سبس ٹنس (جزو حیوانی) اور دوسرے کو
جز معدنی) کہتے ہین چنانچہ نقشہ مفصلہ ذیل سے
کتنے مرکبات کس کس مقدار مین پائے جاتے ہین۔

اینمل سبس ٹنس:
- جلیٹن ـــــ ۳۲.۱۷
- بلڈ وسلز ـــــ ۱.۱۳

ارتھی سبس ٹنس:
- کیلشیم فاسفیٹ ـــــ ۵۱.۰۴
- کیلشیم کاربونٹ ـــــ ۱۱.۳۰
- کیلشیم فلورائیڈ ـــــ ۲
- میگنیشیا فاسفیٹ ـــــ ۱.۱۶
- سوڈا اور سوڈیم کلورائیڈ ـــــ ۱.۲

یان [illegible] ان تمام ٹکڑون کے ایک خاص جزو جسکو کاندرین کہتے

[illegible] ہین [illegible] نقشہ ذیل مین ہین خشک خون کے ایکسو حصون مین حسب

[illegible] ۱۰ — ۱۵	آکسیجن	۳۰ — ۲۱
[illegible] — ۷	نائٹروجن	۴۲ — ۳
[illegible] ۷۰ — ۱	جملہ	۱۰۰

خون کے ایکہزار حصون مین حسب ذیل مفردات بقدار ذیل پائے جاتے ہین

[illegible]	کارپسکلز مین	ناشکر سیالگوئی مین	جملہ
—	۰۰ — ۳۴۳	۴۵۰ — ۴۵	۲۵۰ — ۷۹۰
—	۲۲۵ — ۸	—	۳۲۵ — ۸
[illegible] —	۱۱۰ — ۱۴۱	—	۱۱۰ — ۱۴۱
—	۱۵۵ — ۱	۸۶۰ —	۱۵ — ۳
[illegible] —	۳۰۰ — ۱	۹۷۰ — ۱	۲۷۰ — ۳
—	۰۶۰ — ۴	۲۶۵ — ۴	۳۲۵ — ۸
[illegible] —	—	۰۲۵ — ۳۹	۰۲۵ — ۳
[illegible] —	—	۴۲۰ — ۳۹	۴۲۴ — ۳۹
—	۵۰۰	۵۰۰	۱۰۰۰

[illegible] حیوانی بناوٹ مین کسقدر [illegible] دھات وغیرہ دھات موجود ہین قبل تحقیق
[illegible] تو کیسا تعجب ہوتا [illegible] اسلامی تعلیم مین بتا یا گیا ہے کہ انسانی

خلقت مختلف مٹیون سے اور مختلف مقامات کی مٹیون سے ہے

(۱) وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ خدا نے حضرت آدم علیہ السلام کو
ساتون زمینون سے سر پہلی زمین سے اور گردن دوسری زمین
سے دونون ہاتھ چوتھی زمین سے پشت اور پیٹ پانچوین زمین
چھٹی زمین سے دونون پنڈلیان اور دونون قدم ساتوین زمین
الحقائق فخر الدین رازی)
ممکن ہے مراد ساتون زمینون سے سات اراضی اقالیم ہون یا مراد اراضی سیارہ
ہون جسکو ہم مفصل کتاب الہیئۃ فلسفۃ الاسلام مین لکھینگے۔
اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی کیمیائی اجزا اجرام فلکی سے بھی لیے
گئے ہین اور یہ مطلب اس حدیث کا نہین ہے کہ ہر عضو مخصوص ہے مقامات مذکورہ
حدیث سے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ہر زمین سے خصوصیت کے ساتھ ایک جزو حضرت آدم
کے ہر عضو مین شریک تھا علاوہ اوس جز مخصوص کے اور اجزا کیمیائی بھی تھے۔
(۲) ابن عباس سے مروی ہے کہ خدا نے حضرت آدم ع کو خلق کیا سر اقدس بیت المقدس
کی مٹی سے منہ جنت کی مٹی سے آنکھین حوض کی مٹی سے، دانت ہند کی مٹی سے، داہنا ہاتھ
کعبہ کی مٹی سے، بایان ہاتھ فارس کی مٹی سے، ہڈیان پہاڑ کی مٹی سے، شرمگاہ بابل
کی مٹی سے، پشت وشکم عراق کی مٹی سے، قلب اقدس فردوس کی مٹی سے، زبان طائف
کی مٹی سے۔ سر بیت المقدس کی مٹی سے بنا یہی وجہ ہے کہ سر مقام عقل و فطانت و نطق
ہے چہرہ خاک جنت سے بنا اسلیے مقام زینت ہے۔ آنکھین حوض سے بنین اسلیے
اونمین ملاحت ہے۔ دانت ہند کی مٹی سے بنے اسلیے محل حلاوت ہے ہاتھ
کعبہ کی مٹی سے بنے اسلیے محل سخاوت ہے۔ پشت وشکم عراق کی مٹی سے بنے اسلیے
محل قوت ہین۔ شرمگاہ بابل کی مٹی سے بنی اسلیے موضع شہوت ہے۔ ہڈی پہاڑ
کی مٹی سے بنی اسلیے سخت ودرشت ہے۔ قلب فردوس کی مٹی سے بنا اسلیے محل ایمان ہے
زبان طائف کی مٹی سے بنی اسلیے موضع شہادت قرار پائی الحدیث (دقائق الحقائق)

اس خبر سے جو کچھ مفہوم ہوتا ہے حسب ذیل ہے۔

(الف) مٹیون کی تقسیم یہ بتاتی ہے کہ سب جگہ کی مٹی ایکسی طرح کی نہین ہوتی بلکہ اجزائے کیمیائی علیحدہ علیحدہ ہین جسکا یہ مطلب نہین ہے کہ کل اجزائے کیمیائی [illegible] کے ہر شہر یا ہر اقلیم سے بدلے ہوئے ہین بلکہ مطلب یہ ہے کہ بعض مفردات بعض اقالیم سے مخصوص ہین یا بعض اقالیم مین زاید پائے جاتے ہین اور بعض اقالیم مین وہ [illegible] بالکل نہین پائے جاتے یا پائے جاتے ہین تو بہت کم لہذا اوس مفرد کے لحاظ سے اوس اقلیم کا پتہ دیا ہے جہان وہ مفرد ہے اور بہت کثرت سے ملتا ہے مثلا انگلستان کے چشمہ مین ٹی تھیک کلورائڈ بکثرت گھلا ہوا ہے۔ پلاٹینم ملک روس جزیرہ [illegible] وغیرہ مین ملتا ہے۔ کاپر ممالک متحدہ امریکہ کے بڑے بحیرہ مین بڑے ٹکڑے کیصورت مین موجود ہے میگنیشیم کلورائڈ اور سلفیٹ کی شکل مین دریائے شور اور اکثر چشمون کے پانی مین موجود ہے اسیطرح سے اور بھی مفردات ہین۔

ٹی تھیک کلورائڈ کے مرکبات کو کہ سکتے ہین کہ یہ جز انگلستان کے چشمہ سے لیا گیا ہے پلاٹینم کے مرکبات کو کہ سکتے ہین کہ ملک روس یا جزیرہ [illegible] سے یہ جز لیا گیا ہے۔ اگرچہ یہ مفردات اور مقامات پر بھی ہین لیکن ایک کیمسٹ یا دواساز کوئی مرکبات بنانا چاہتا ہے تو اوسکے مفردات جن ممالک یا جن دکانون سے لئے گئے ہین ضرور ان ممالک سے اوس مرکب کی نسبت دی جاویگی ہرچند کہ وہ مفردات اور [illegible] مین بھی موجود ہون۔ یہی حال انسانی کیمسٹری کا ہے خالق نے جو مفرد جس ملک و اقلیم سے لیا ہے انسان مین اوسکو اخبار مین بتایا گیا ہے اعتراض کیا ہو سکتا ہے۔

(ب) پھر اختلاف آثار و خواص و صفات مخصوصہ کو ہر عضو سے بیان کیا ہے کہ وہ صفت اوس عضو کی اسوجہ سے ہے کہ فلان اقلیم و فلان مقام کی مٹی اوسمین شریک ہے مٹی ہونے کی حیثیت سے تمام زمین ایک خاصیت رکھتی ہے لیکن اوسکے خاص مفردات کے آثار و خواص سب جدا ہین لہذا جو مفرد جس اقلیم سے جس عضو مین صرف ہوا ہے اوسکا خاصہ اور فعل مذکور ہوا ہے۔

(ج) یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ ہر عضو کے مفردات علیحدہ علیحدہ ہین بلکہ حدیث کا مطلب یہ
ہے کہ بیت المقدس کی مٹی سے بنا اسلیئے مقام عقل و فطانت و نطق ہے بیت المقدس کی
مٹی سے جو مفرد لیا گیا ہے اوس نے انسانی دماغ کو عقل و فطانت دی دیگر اعضا مین جو کچھ
بھی اوسکا کیمیائی اثر ہوا اوسکا ذکر نہین ہے بہرحال سب مفردات کا مجموعہ ہے۔
اسلامی تعلیم پر نکتہ چینی لگانے سے قبل اب کیمسٹری نے تمام جہالات کی قلعی کھولدی اور اسلامی
تعلیم کی صداقت کو آئینہ کر دکھایا۔
۳ کے۔ رسولخدا کے براق کی نسبت حدیث مین ہے کہ کان اوسکے سبز زبرجد کے تھے
پیشانی یاقوت سرخ کی تھی۔ یا مرکب حضرت آدم جسکا نام میمون تھا جسپر ملائکہ نے حضرت
آدم کو سوار کیا اور ملکوت کی سیر کرائی اوسکی خلقت مشک کی بتائی گئی ہے دونون بازو
موتی اور مونگے کے۔
یا حوران جنت کی نسبت خدا فرماتا ہے کانھن الیاقوت والمرجان (سورہ رحمن)
وہ مثل یاقوت اور مونگے کے سرخ ہونگی۔
بہشت کے طبقات کی نسبت اخبار مین ہے۔ دارالسلام یاقوت سرخ کا ہے۔
دارالجنان سفید موتی کا۔ جنت الماوے زبرجد سبز کا۔ جنۃ الخلد زرد سونے کا۔
جنت النعیم چاندی کا۔ جنت الفردوس طلائے احمر کا۔ جنات عدن سفید بلور کا ہے
عمارات جنت چاندی سونے کی اینٹو سے بنی ہین گارا مشک کا ہے۔ مٹی عنبر و زعفران
کی۔ قصر موتی کے حجرے یاقوت کے۔ دروازے جواہرات کے۔ نہرین کا فور کی
بعض شہد کی، بعض دودھ کی۔ درخت بلور و یاقوت وغیرہ کے۔
یہ سب اخبار بتاتے ہین کہ ان مخلوقات کی کیمیائی ترکیب مین اشیاء مذکورہ ہین۔
حکیم حکمت الہی اونکی ترکیب سے باخبر ہین جنھون نے اوس مخلوق کی بناوٹ کا ذکر
کیا ہے تعجب کس بات مین ہے۔
۴ ے۔ عرب کی جاہل قوم ہر شئے کے مفردات کو نہ جانتی تھی اگر یہ کیا جاتا کہ انسان
کی ہڈی کی ساخت مین کیلسک کاربونیٹ ہے تو عرب کیا سمجھتے اسلیئے بتایا کہ انسان کی

ہڈی بہا ڑکی مٹی سے بنی ہے بیشک کھریا مٹی اور کنکر و سنگ مرمر چونا کیلسک کاربونیٹ ہیں - اگر سنگ مرمر سے انسانی ہڈی بتائی جاتی یا کنکر یا چونا یا کھریا مٹی سے تو اوسکا یہی مطلب ہوتا کہ کیلسک کاربونیٹ سے خلقت ہوئی سب مخلوق کو اسی مثال پر قیاس کرو سمجھانے کی راہ سے فرد شائع اور مرکب مشہور کا ذکر فرما کر اصلی مفردات ان مخلوقات کے بتانے سے گئے ہیں تاکہ جاہل عربوں کی سمجھ میں آجا رہے اور الہامی تعلیم کے سمجھنے مین دشواری نہ ہو -

آج تیرہ سو سال بعد سائنس جسکی حقانیت کا زور پڑھ رہا ہے اور علمی مذاق کو جہالت و نافہمی بتاتی ہے - جسقدر علمی تحقیقات کا دائرہ وسیع ہوتا ہے اوسیقدر واقعات اسلامی صداقت نقش کرتی جاویگی تا اینکہ کامل تحقیق کے بعد تمام کرۂ زمین پر ایک ہی مذہب ہوگا - ہر اسلامی تعلیم کو فلسفہ کی نظر و دوربین دیکھیگی اور صدق دل سے اسلامی کلمہ شہادت پڑھینگے گی ابھی تحقیقات ناقص ہے روز نئی تحقیقات ہورہی ہے اسوجہ سے بہت سی اسلامی تعلیمیں اچھی طرح سے ذہن نشین نہیں ہوتیں -

آتا ہے صداقت کا زمانہ اور بہت جلد آتا ہے فانتظروا مع المنتظرین

اللھم صل علی محمد و آل محمد

تمت

فہرست مضامین کتاب فلسفۃ الاسلام کیمسٹری

مضامین | صفحہ